چیف ایڈیٹر کے قلم سے

یوجنا

نوجوان نسل: امید افزا

کسی بھی قوم کے لئے اس کی نوجوان نسل خوش حالی کی ضامن ہوتی ہے۔ بیشتر ترقی یافتہ ممالک میں معمر افراد کی آبادی بڑھ رہی ہے، وہیں توقع ہے کہ 2020 تک ہندوستان دنیا میں سب سے کم عمر آبادی والا ملک بن جائے گا۔ یہ نوجوان نسل جو کل آبادی کا 4 فی صد ہے، ملک کے گراں قدر انسانی وسائل کا سب سے فعال اور متحرک جزو ہے۔

ہندوستانی آبادی کی یہ خصوصیت دنیا بھر کے ماہرین اقتصادیات اور پالیسی سازوں کی زبان پر ہے۔ ملک کا مستقبل ہونے کے ناطے نوجوان نسل کو قوم کی تعمیر میں وسیع کردار ادا کرنا ہے۔ تخلیقی صلاحیت کے ساتھ جوش، توانائی اور ہمہ گیریت کا امتزاج ملک کو چار چاند لگا سکتا ہے۔

بحیثیت انجینئر، ڈاکٹر، وکیل، بینکر، کاروباری، کھلاڑی نوجوانان قوم ہر شعبے میں ملک کی قیادت کر سکتے ہیں۔ بس ضرورت ہے ان کو صحیح رہنمائی اور وسائل کی فراہمی کی تا کہ وہ اپنا موثر کردار ادا کر کے ملک کی ترقی میں حصہ لے سکیں۔ اس سمت میں پہلا قدم ہے گھر میں موافق اور مناسب ماحول برقرار رکھنا تا کہ بچہ صحت مند رہے اور اچھی تعلیم حاصل کر سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے حق تعلیم قانون 2009 نافذ کیا گیا ہے۔ سروشکشا ابھیان، ای پاٹھ شالہ، اڑان (UDAAN) وغیرہ سب کو ہر سطح پر معیاری تعلیم مہیا کرانے کے لئے شروع کئے گئے اہم پروگرام ہیں۔ ملک کے پہاڑی دشوار گزار اور دور دراز علاقوں میں جہاں اچھی تعلیم کی سہولت مہیا کرانے میں فاصلاتی تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔ تعلیم تک دسترس کو بہتر بنانے کے لئے تکنالوجی کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے گیان (GIAN) سویم (SWAYAM) اور قومی ڈیجیٹل لائبریری جیسے پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔

تعلیم یافتہ نوجوان کو مخصوص روزگار حاصل کرنے کے لئے مطلوبہ مہارت ضروری ہوتی ہے۔ محض اسکول یا کالج میں تعلیم حاصل کرنے سے نوجوانوں کو روزگار نہیں ملتا، خاص طور پر آنے کے مقابلہ جاتی اور تکنیکی دور میں۔ ضرورت ہے مناسب اور موزوں مہارت کو ترقی اور تربیت دینے کی تا کہ اس بڑی تعداد کو تکنیکی طور پر ماہر افرادی قوت میں تبدیل کیا جا سکے۔ اسکل انڈیا مشن حکومت کی طرف سے شروع کیا گیا ایسا ہی ایک پروگرام ہے جو نوجوانوں کو بازار میں روزگار کے لئے مطلوبہ مہارت کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔ اس مشن کا ہدف 2022 تک 40 کروڑ افراد کو ان کی مرضی کے مطابق مہارت میں تربیت فراہم کر کے ان کی روزگار کی صلاحیت کو فروغ دینا ہے۔ اس پروگرام کے تحت مہارت کی تعلیم فاصلاتی کورسوں کے ذریعے بھی فراہم کی جاتی ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ معقول روزگار فراہم کر کے نوجوانوں کو با اختیار بنانا ہمارا نصب العین ہے۔ بے روزگار نوجوان ملک کی معیشت پر بدنما داغ اور سماج کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے حکومت نے حال ہی میں اسٹارٹ اپ انڈیا اور اسٹینڈ رڈ اپ انڈیا پروگراموں کے توسط سے اسٹارٹ اپ شروع کرنے کی حوصلہ افزائی پر زور دینے کی کوشش کی ہے۔

ایم یوڈی آر اے، ایس ای ٹی یو، اے آئی ایم (اٹل اختراعی مشن) کچھ ایسے پروگرام ہیں جو ملک میں اختراع اور کاروبار کے کلچر کو فروغ دینے کے لئے شروع کئے گئے ہیں۔

نوجوان نسل ملک کی تعمیر میں ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ملک کی قسمت بدلنے کی قوت ہے۔ جو ملک اپنی قسمت بدلنے کا خواہاں ہے، اس کو اس گراں قدر وسیلے کی توانائی اور تندہی کو بروئے کار لانے کے لئے راہ ہموار کرنی ہوگی۔ فرینکلن روز ویلٹ کا مقولہ ہے ’’بھلے ہی ہم نوجوان نسل کا مستقبل تعمیر نہ کر سکتے ہوں لیکن ہم مستقبل کے لئے نوجوان نسل ضرور تعمیر کر سکتے ہیں۔

اے کے دوبے

ہندوستانی نوجوان: ابھرتی طاقت

لفظ ''نوجوان'' کی اصطلاح کو جیسا کہ یونیسکو نے توضیح کی ہے ''بچپن پر انحصار سے بالغ پن کی آزادی کے لئے منتقلی کی ایک مدت نیز ایک فرقے کے اراکین کی حیثیت ہماری آزادی کی بیداری کے طور پر زیادہ احسن طور سے سمجھا جاتا ہے۔نوجوان عمر کے ایک مقررہ گروپ کے مقابلے میں ایک زیادہ سریع الحرکت زمرہ ہے''۔

نوجوانوں کے امور اور کھیل کی وزارت (نوجوان کے امور کا محکمہ) کی سالانہ رپورٹ 17-2016 کے مطابق نوجوان لوگ حکمرانی کے سلسلے میں کسی بھی ادارے کے لئے سب سے زیادہ پرجوش اور سرگرم جزو ہوتے ہیں۔ان کے لچکدار اور متحرک نظریے اور طریقے کی وجہ سے ہندوستان 35 سال سے کم کی عمر کے خانے میں آنے والی اپنی تقریباً 65 فی صد آبادی کے ساتھ ایک نوجوان ملک ہے۔اس حیثیت سے وہ بڑی حد تک ایک نوجوان ملک بنتا ہے۔مذکورہ وزارت کی سالانہ رپورٹ 17-2016 کے مطابق تخمینہ لگایا گیا ہے کہ 2020 تک جنوبی ایشیا کے دیگر ملکوں اور چین میں 38 سال کے مقابلے میں ہندوستان میں 28 سال کی ایک درمیانی عمر ہوگی۔ 15 سے 29 سال کی عمر کے گروپ میں ہندوستانی آبادی ہونے کی وجہ سے جو کل آبادی کے 27.5 فی صد حصے پر مشتمل ہے، ہندوستان کو آبادی سے متعلق ایک مفید طلب اور سازگار خاکہ فراہم ہوتا ہے۔

آبادی سے متعلق اس فائدہ کو بامعنی طور سے حاصل کرنے کے لئے یہ جز ضروری ہے کہ نوجوانوں کو مفید پیداوار کرنے اور تعمیری سازوسامان تیار کرنے والے زمرے میں رکھا جائے۔عالمی پیمانے پر ہندوستان کی مدد کرنے کے سلسلے میں ایک امکانی طاقت ہونے کے طور پر نوجوانوں کی مدد معقول پالیسی سمت اور تائید سے کرنی ہوگی۔نوجوان لوگ ایک ایسی تجربہ گاہ نہیں ہیں جہاں سرکاری آلات کی تیار کردہ ضمنی مصنوعات کی جانچ کی جائے بلکہ وہ ایسے متلون عناصر ہیں جن سے عصری مطابقت رکھنے والی ہنرمندیوں پر مبنی نئے مواقع پیدا کرنے کے لئے فائدہ اٹھایا جانا چاہئے۔

سماجی، سیاسی یا سول تحریکوں کی ایک صف ہونے کی وجہ سے نوجوان لوگ سرگرمیوں کے مرکز میں رہے ہیں۔ایل جی بی ٹی کیو تحریک سے لے کر ''خواتین کے لئے یکساں حقوق'' تک نیز ماحولیاتی تشویشات سے لے کر انسانی حقوق تک نوجوان لوگ عوامی زندگی کے گوناگوں شعبوں پر مشتمل سرگرمیوں کے مرکز میں رہے ہیں اور اکثر وہ دباؤ ڈالنے والے ایک قابل عمل گروپ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ان کی وسیع دلچسپی، مفاد اور تشویشات کا اظہار کرنے کی غرض سے نئے نئے ذرائع ابلاغ کا مسلسل طور سے اور وسیع طور سے استعمال کیا گیا ہے تاکہ ذرائع ابلاغ/سماجی ذرائع ابلاغ عوام کی رائے پیش کرسکیں، اس پر بحث ومباحثہ کراسکیں اور اس کی تشہیر کرسکیں۔نئے نئے ذرائع ابلاغ سے نہ صرف نظریے کی تشکیل میں مدد ملتی ہے بلکہ ان سے ایک نظریے کے اشتراک عمل اور ترسیل میں بھی مدد ملتی ہے اور اس طرح سے فی الواقع عوامی قبولیت سے اس نظریے کی توثیق کرنے میں مدد ملتی ہے۔نوجوان لوگوں کی اقتصادی/سماجی طور سے بامعنی سرگرمیوں کے مرکز میں کیوں ہونا چاہئے۔اس کی وجہ ہمیشہ بدلتے ہوئے سماجی محرکات کو اپنانے کے سلسلے میں ان کی جبلی صلاحیت ہے۔

نوجوان لوگ دونسلوں کے درمیان ایک پل کے طور پر مثالی طور سے کام کرسکتے ہیں۔یہ عمر کا ایک ایسا گروپ ہے جو اگر صحیح طور سے توضیح کی جائے، خود اپنی نشوونما اور ترقی کو آسان تر بنانے کی غرض سے لچکداری کی ضرورت کو سمجھ سکتا ہے۔نظریاتی کٹرپن اور مغربی ثقافت کی بغیر سوچے سمجھے نقل اتارنا۔ان انتہاؤں سے آگے چل کر ملک پر کوئی مثبت اثر نہیں پڑے گا۔نوجوان لوگ آج یہ بات سمجھتے ہیں کہ صرف مطلقیت یا خودمختاری سے تمام مسائل کا حل نہیں نکلے گا۔اس کام کو اکائیوں کو قریبیوں سے آپس میں جوڑ کر انجام دینا ہوگا جو ضم ہوکر ایک پوری اکائی بن جائیں گی۔نوجوان لوگ بنیادی طور سے نئی سماجی سوچ، اقتصادی ترقی اور سیاسی سرگرمی کے محرک ہیں۔

نوجوان لوگ آج حیثیت میں ہیں کہ وہ بہترین

مضمون نگار نوجوانوں کے امور اور کھیل کی وزارت میں سکریٹری ہیں۔

تجربہ حاصل کرسکتے ہیں نیز جذبے کی آزمائش کرسکتے ہیں۔ وہ ہندوستانی جمہوری نظام کے اندر خاص طور سے اخراج کے طریقے کی کثرت کے ساتھ پس منظر کے خلاف بامعنی مقصد کے لئے ایک تناسب میں اس کی آمیزش کرسکتے ہیں۔

جو چیز ایک سخت گیر سماجی نظام کی دیوار کو توڑتی ہے، وہ منطق نیز بڑھنے اور تلاش کرنے کا جذبہ ہے جیسا کہ نوجوان لوگوں نے استعمال کیا ہے۔ نوجوان لوگ آج آپس میں کھانا کھانے اور بین فرقہ جاتی شادی کے امور کے سلسلے میں اتنے سخت گیر نہیں ہیں۔ وہ ذات، طبقے، نسل یا صنف کے خطوط پر ساتھی انسانوں کو بنیاد بنائے بغیر ان کے تئیں توہین آمیز اور غیر حساس نظریے پر اعتراض کررہے ہیں۔ اگرچہ یہ چیز بڑے پیمانے پر نہیں ہے پھر بھی چھوٹے قدم صحیح سمت میں اٹھائے گئے ہیں۔

ان انتہائی اہم عناصر میں سے ایک عنصر جن سے نوجوانوں کو جڑیں تلاش کرنے میں مدد ملتی ہے، ٹکنالوجی کا استعمال اور اس پر زور دینا ہے۔ بغیر نقد رقم والی معیشت اور ڈیجیٹل ہندوستان جیسے وابستہ اقدامات اور نظریات سے ڈیجیٹل کاری کو بڑھاوا دینے کی کوششیں کررہی ہے۔ ٹکنالوجی معیشت کے مسائل پر توجہ دینے کی تمام کوششوں میں ایک موثر انتخاب کے طور پر ابھر رہی ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں اور اپنی روزمرہ زندگی میں تفاعل کرتے ہیں، ٹکنالوجی ترقی کا ایک مثبت ذریعہ ہے۔ ٹکنالوجی سے بنی نوع انسان کو بظاہر ناممکن کارہائے نمایاں انجام دینے میں مدد ملی ہے۔ ہم روزانہ ہی نئے سنگ ہائے میل قائم کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ ٹکنالوجی کا استعمال خاص طور سے ترقی پذیر ملکوں میں معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے بھی کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں ڈیجیٹل ماحول نے ایک زیادہ مستحکم انداز میں دنیا کا دلیری سے مقابلہ کرنے کے سلسلے میں نوجوانوں کو بااختیار بنایا ہے۔ اس کی وجہ سے تیز رفتار مواصلات عمل میں آتی ہے، تیزی سے معلومات حاصل ہوتی ہیں نیز جغرافیائی طور سے دور دراز مقامات ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر مربوط بھی ہوتے ہیں۔ یہ یکساں نظریات کو یکجا کرنے اور پھر ممکنہ حل او رنتیجہ نکالنے کا کام کرتا ہے۔ ایک بٹن کو چھوڑ کر ہم نظریات کی ساجھے داری کرسکتے ہیں۔ خیالات اور اقدام کے بارے میں صلاح مشورہ کرسکتے ہیں، ان کے سلسلے میں اشتراک عمل کرسکتے ہیں نیز ان کو واضح کرسکتے ہیں۔ ٹکنالوجی اس سے کہیں زیادہ ہے جو آنکھیں دیکھتے ہیں۔ ایک طالب علم مطالعہ جاتی مواد کی ایک شاہراہ کا حامل ہوسکتا ہے نیز ان اداروں کے لئے درخواست دے سکتا ہے جو خصوصی مہارت والے مطالعہ جاتی مراکز کے حامل ہیں۔ ٹکنالوجی نے کم سے کم رسائی کے امور میں یکساں مواقع پیدا کئے ہیں۔ اس کا سہرا پھر سے نوجوانوں کے سر جاتا ہے جو معلومات کے حصول اور نئے ٹکنالوجیکل انتخابات اپنانے کے سلسلے میں پیش پیش رہے ہیں۔

نوجوانوں کی نیز ٹکنالوجی کا انتخاب کرنے کی سب سے بڑی حصولیابی خطرہ مول لینے والے جذبے نیز اسٹارٹ اپس میں اضافے کو کہا جاسکتا ہے۔ ہنرمندی میں اضافہ کرنے والے زیادہ سے زیادہ نشانہ شدہ اور مخصوص اقدامات کی وجہ سے اسٹارٹ اپس نے صنعتیں اور کاروبار شروع کرنے نیز خدمات فراہم کرنے کے سلسلے میں مٹھی بھر چیدہ افراد کی حکمرانہ فطرت کو ختم کردیا ہے۔ ٹکنالوجی کے ساتھ ساتھ نوجوان لوگوں کے محض استقلال اور ہمت نے صنعت کاری اور کاروبار کو ہمہ گیر طور سے قابل رسائی بنادیا ہے۔

حکومت نے نوجوانوں کے امور اور کھیل کود کے لئے مخصوص کردہ وزارت کے ذریعے ہندوستانی نوجوانوں کے مستحکم اور مفید ترقی کا مسلسل طور سے جائزہ اور از سر نو جائزہ لیا ہے۔ اس نے باقاعدہ جائزہ کے ساتھ ساتھ نوجوانوں سے متعلق امور کے سلسلے میں نئے نئے اقدامات/ پروگرام اور ورک شاپ بھی منعقد کئے ہیں نیز نوجوانوں کی باقاعدہ اور قائدانہ ہنرمندیوں کی تربیت کا بھی خیال رکھا ہے۔

مذکورہ سالانہ رپورٹ 2016 کے مطابق نوجوانوں سے متعلق قومی پالیسی 2014 میں ہندوستان کے نوجوانوں کی ہمہ جہت ترقی کے سلسلے میں پورے ملک کے عہد کا اعادہ کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی بھرپور صلاحیت کو بروئے کار لاسکیں نیز ملک کی تعمیر کے عمل میں پرمنفعت طور سے تعاون کرسکیں۔

''نوجوانوں سے متعلق قومی پالیسی'' 2014 میں ہندوستان کے نوجوانوں کے لئے ایک کلی ویژن کی تجویز پیش کی گئی ہے تاکہ وہ اپنی بھرپور صلاحیت حاصل کرسکیں نیز ان کے توسط سے ہندوستان ملکوں کی برادری میں اپنا صحیح مقام پاسکے''۔

نوجوانوں سے متعلق پالیسی 2014 کے مقاصد اور ترجیحی شعبے حسب ذیل ہیں:

(i)ایک پیداواری ورک فورس قائم کرنا، جو ہندوستان کی اقتصادی ترقی کے لئے ایک پائیدار تعاون کرسکے۔ اس کے لئے ترجیحی شعبے ہیں:

☆تعلیم

☆صنعت کاری اور کاروبار

☆روزگار اور ہنرمندی کا فروغ

(ii)ایک قومی، صحت مند نسل تیار کرنا، مستقبل کی نسلوں کو سنبھال سکے۔ مندرجہ ذیل کے ذریعے عمل کیا جائے گا۔

☆صحت۔ صحت مند طرز زندگی

☆کھیل کود

(iii) معقول ملکیت تیار کرنے کے لئے سماجی اقدار پیدا کرنا نیز کمیونیٹی سروس کو فروغ دینا۔ عملی ذرائع حسب ذیل ہیں:

☆سماجی اقدار کا فروغ

☆کمیونٹی مصروفیات

☆(iv) حکمرانی کے تمام مرکزوں میں شرکت اور سوک مصروفیات کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچانا۔ مندرجہ ذیل کے ذریعے عمل کیا جائے گا۔

☆سیاست اور حکمرانی میں شرکت

☆نوجوانوں کی مصروفیت

(v)ان نوجوانوں کی مدد کرنا جن کو خطرہ لاحق ہے نیز تمام غیر مراعات یافتہ اور الگ تھلگ کردہ نوجوانوں کے لئے مساوی مواقع پیدا کرنا۔ ترجیحی شعبے شمولیت اور سماجی انصاف ہے۔

موجودہ حکومت نے کثیر پہلوئی پروگرام شروع کیا ہے جو شرکت کی دعوت دیتا ہے نیز نوجوانوں کی مجموعی کلی

ترقی کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچاتا ہے۔مثال کے طور پر نہرو یووا کیند سنگھٹن کو ملک کی تعمیر کی سرگرمیوں میں نوجوانوں کو شامل کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) رضا کارانہ سماجی خدمت کے ذریعے حوصلے اور انسان دوست شخصیت کو فروغ دیتی ہے۔

اس کے علاوہ نوجوانوں اور نوعمر لڑکے و لڑکیوں کی ترقی کے لئے قومی پروگرام بھی موجود ہیں۔نوجوان لوگوں کو سہولت بہم پہنچانے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے نوجوانوں کے قوامی میلوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اور انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندوستان کی تقریباً 41 فی صد آبادی کی عمر بیس سال سے کم ہے۔عمر کا یہ دور شخصیت سازی کے پہلو کے لحاظ سے انتہائی اہم ہے کیوں کہ یہ صحیح رہنمائی، تعین سمت اور ہدایات پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔نوجوان لوگ آج تیزی سے بڑھتے ہوئے شہری علاقوں کے مضر اثرات کے افسوس ناک طور سے مغلوب بن گئے ہیں نیز زندگی گزارنے تک کے لئے جرائم کی طرف کھنچتے جا رہے ہیں۔اس منفی نظریے کی ایک بڑی وجہ دستیابی اور رسائی کے درمیان فرق ہے جب کہ حکومت نے متعدد پروگرام اور اقدامات کئے ہیں لیکن ان سے استفادہ کرنے کا طریقہ یا ذرائع آسان نہیں رہے ہیں۔ان دستیابیوں تک رسائی کے سلسلے میں غالب معاملہ ''مالی رکاوٹیں'' یا ''سماجی ڈھانچہ'' ہے۔اس کے علاوہ نوجوانوں کے بحران اور اس کا مقابلہ کرنے کے نظام کے بارے میں ناواقفیت کی اہم وجہ ایک وسیع تر تعلیمی پینل میں پیدا کی جانے والی تشویش اور فکر کی ناکامی ہے۔ ماہرین تعلیم ''نوجوانوں کی شناخت کے بڑھتے ہوئے بحران'' ان کی اس موزوں صلاحیت اور قابل قدر تعاون کے بارے میں مکمل طور سے حساس نہیں رہے ہیں جسے تعلیم دینے کے سلسلے میں بین شعبہ جاتی نظریے اور طریقے کی محض شمولیت سے کثیر فوائد کے لئے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ایک نوجوان شخص کے کام کاج کو تسلیم کرنے، اسے قبول کرنے اور اس کی تعریف کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ یہ اعتراف نوجوانوں سے توقعات کرنے کے بارے میں سخت اور کٹر سوچ سے کافی مختلف ہونا چاہئے بلکہ فکر یہ ہونی چاہئے کہ بات چیت اور دیگر اقدامات کے ذریعے ان تغیر پذیر چیزوں کو باہر لایا جائے جنہیں نوجوانوں کے لئے اہم سمجھا جاتا ہے۔بہت زیادہ سراہی گئی اور عمل کی گئی این ایس ایس کے علاوہ این وائی کے ایس کے تحت زیادہ مخصوص کردہ پروگرام موجود ہیں جن کا مقصد کثیر حل سے مسائل حل کرنا ہے۔

مذکورہ وزارت کی سالانہ رپورٹ 2016-17 کے مطابق نوجوانوں سے متعلق قومی پالیسی 2014 پر کامیابی سے عمل درآمد کرنے کے لئے اس پر عمل کرنے کے ترجیحی شعبوں کے ساتھ ساتھ مجوزہ مداخلتوں کی ایک فہرست بھی ہے۔انہیں کافی طور سے مالا مال کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:

☆تعلیم کے سلسلے میں نظام کی صلاحیت اور معیار کرنا۔

☆روزگار اور ہنرمندی کے فروغ کے سلسلے میں نظاموں اور متعلقین میں ربط قائم کرکے، نوجوانوں کی رسائی اور بیداری پر توجہ مرکوز کرنا۔

☆صنعت کاری اور کاروبار کے سلسلے میں رواج دیئے گئے پروگرام منعقد کرنا۔

☆صحت کے شعبے میں خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانا۔

آر وائی ایس کے کا مقصد اب ایک زیادہ کلی اور مجموعی ترقی فراہم کرنا ہے کیوں کہ اب یہ شعبہ جاتی کردہ نظریے کی بجائے بین شعبہ جاتی نظریے میں کام کرتا ہے۔

حکومت کے کچھ اہم اقدامات حسب ذیل ہیں:

1-ہنرمندی کو بہتر بنانے کے سلسلے میں تربیت دینے کا پروگرام (ایس یو ٹی پی): اس کا مقصد تربیت یافتہ استادوں کی مدد سے پیشہ ورانہ تربیت والی ہنرمندی کو فروغ دینا ہے تاکہ زائد آمدنی پیدا کرنے میں مدد ملے اور خود اعتمادی میں اضافہ ہو۔

اس پروگرام کا مقصد مقامی ضرورت کو سمجھنا اور اس کے حساب سے پیشہ ورانہ تربیت دینا بھی ہے۔

2-عوامی فن، ثقافت اور یووا کریٹی کا فروغ: اس پروگرام کا مقصد دیہی نوجوانوں کو اپنی ثقافت اور صلاحیت کا مظاہرہ کرنے نیز اسے فروغ دینے کا موقع فراہم کرنا ہے۔

3-مہاتما گاندھی یووا سووچھتا ابھیان اور شرم دان کاریہ کرم کا مقصد نوجوانوں کو صفائی ستھرائی کی مہم اور پانی کی بچت کرنے کے سلسلے میں تعاون کرنے کے کام میں لگانا ہے۔

ملک میں عدم مساوات اور ناکافی شرکت کو دیکھتے ہوئے کچھ شمولیاتی پروگرام میں سماجی شمولیت اور شمولیاتی ترقی کی پالیسی کے بارے میں حکومت کی اچھی نیت اور زور کو اجاگر کیا گیا ہے۔ان میں سے اہم پروگرام حسب ذیل ہیں:

4-نوعمر لڑکے لڑکیوں کے لئے زندگی بھر کی ہنرمندی کی تربیت (نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں کو بااختیار بنانا): یہ ایک اہم اور بڑا اقدام ہے کیوں کہ اس میں نوجوانوں کی نفسیاتی پریشانی جو آج نمایاں ہے نیز اس انداز میں نوجوانوں کو تربیت دینے کو اجاگر کیا گیا ہے، جس سے وہ دباؤ کا مقابلہ کرسکیں نیز صحت مند زندگی کا انتخاب کرسکیں۔اس اسکیم کا مقصد تولیدی جنسی صحت، مسائل اور تشویشات کے بارے میں نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں کو حساس بنانا اور بیدار کرنا بھی ہے۔

جغرافیائی اور سماجی رکاوٹوں کو دور کرنا۔ دو پروگراموں کو اجاگر کیا جاسکتا ہے۔

(i) قبائلی نوجوانوں کے لئے تبادلے کا پروگرام (ٹی وائی ای پی): اس کا مقصد بائیں بازو کی انتہا پسندی سے متاثرہ قبائلی علاقے کے باصلاحیت نوجوانوں کو چننا نیز انہیں ملک کے دیگر حصوں کی سیاحت کرانا ہے۔اس سے وہ ایک غالب مقامی نظریے کی اثر کے بغیر اپنی سوچ کو فروغ دینے نیز اسے قومی رنگ دینے کے قابل بنتے ہیں۔ٹی وائی ای پی ایک ایسا موقع بھی فراہم کرتا ہے جس میں تجربے سے سیکھنے کے عمل کو متعلقہ قبائلی وطن میں درج کیا جاسکتا ہے جس کے نوجوانوں نے ترقی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور ہنرمندی کے فروغ کا جادو دیکھا ہے۔

(ii) شمال مشرق کے نوجوانوں کے تبادلہ کا

پروگرام: نوجوانوں کے امور اور کھیل کود کی وزارت نیز امور داخلہ کی وزارت کے ساتھ مشترکہ کوشش میں نہرو یووا کیندر سنگھٹن کے تحت اس پروگرام کا مقصد مہاراشٹر کے نوجوانوں کے ساتھ شمال مشرقی نوجوانوں کے اشتراک عمل میں سماجی واقتصادی ترقی کی مفاہمت نیز ثقافتی طور سے گونا گوں طرز زندگی کی خصوصیات پیدا کرنا ہے۔

اپنی نوعیت کی پہلی ایک سنگ میل حصولیابی میں تامل ناڈو میں سری پیرمبدور کے مقام پر ''قومی اہمیت کے ایک ادارے کا قیام دیکھنے میں آیا ہے جو نوجوانوں کے امور اور کھیل کود کی وزارت کے تحت قائم کیا گیا ہے۔

2014 کا قانون وضع کئے جانے کی بدولت نوجوانوں کی ترقی سے متعلق راجیو گاندھی قومی ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد اپنے آپ کو ''نوجوانوں کی ترقی کے شعبے میں تعلیمی عمدگی کے ایک عالمی طور سے تسلیم کردہ اور تعریف کردہ مرکز'' کے طور پر قائم کرنا ہے۔

یہ ادارہ زیادہ تر پوسٹ گریجویٹ ڈگری کے مختلف تعلیمی پروگرام پیش کرتا ہے جن میں مشاورتی نفسیات میں ایم ایس سی، سماجی اختراع اور صنعت کاری نیز کاروبار میں ایم اے، صنفی مطالعات میں ایم اے، ترقیاتی پالیسی اور عمل میں ایم اے وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ادارہ ایک بین شعبہ جاتی انداز میں نوجوانوں سے متعلق موضوع کے بارے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کی سہولت بھی دستیاب کرتا ہے۔

اقتصادی طور سے قابل عمل سماجی طور سے بھروسے مند اور آسانی سے دستیاب فراہم کرنے کے خیال سے حکومت نے نوجوانوں کے مختلف ہاسٹل قائم کئے ہیں جو شہروں میں تاریخی طور سے اور ثقافتی طور سے مالا مال جگہوں پر سٹی سینٹر میں نیز سیاؤں کے مقام پر واقع ہیں جن میں بجلی اور پانی کی بھرپور فراہم رہتی ہے۔ اس کا مقصد ایک قابل رسائی جائے سکونت فراہم کرکے ملک گیر گونا گوں ثقافت اور تفاعل کا ایک براہ راست تجربہ فراہم کرنا ہے۔

حکومت نے اپنے مختلف ذرائع سے ہر ایک انفرادی نوجوان کی امکانی قوت اور صلاحیت کو باہر لانے کے سلسلے میں اپنی بہترین کوششیں کی ہیں جس سے نہ صرف شخصیت سازی میں مدد ملے بلکہ ایک ابھرتی ہوئی قومی عالمی غالب آواز کو فروغ ملے۔ تغیر پذیر نوجوان ایک زیادہ حساس، باخبر اور ہم آہنگ دنیا کے مشعل بردار ہوں گے۔

نوجوان لوگوں اور ان کے غیر متزل جذبے کی اہمیت کے بارے میں بات ختم کرنے کے لئے سوامی وویکانند کے یہ الفاظ موزوں اور صحیح رہیں گے۔ "اٹھو! بیدار ہو! اور اس وقت تک نہیں رکو، جب تک کہ مقصد حاصل نہ ہوجائے"۔

☆☆☆

ہندوستان میں صفائی ستھرائی کی کیفیت پر این ایس ایس او رپورٹ

☆ میڈیا کے تحت اس امر کی حالیہ رپورٹیں آئی تھیں جن کے نتیجے میں بھارت میں صفائی ستھرائی سے متعلق کیفیت کی ریپڈ سروے رپورٹ کے بارے میں غلط پیغام کی ترسیل ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ این ایس ایس او کے 72 ویں راؤنڈ کے تحت آئی تھی۔ میڈیا رپورٹوں کے نتیجے میں جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ اپنی اصل کے لحاظ سے غلط ہیں بلکہ نامناسب طور پر بھی ان کے مطالب اخذ کیے گئے ہیں۔ لہٰذا یہ لازم ہوجاتا ہے کہ صحیح مطالب ومعنی پر مبنی اصل صورتحال تمام شراکت داروں کے علم میں لائی جائے۔ تمام متعلقہ افراد کے لئے درج ذیل وضاحتیں کی جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ سوچھتا سے متعلق کیفیت اور اس سے وابستہ ریپڈ سروے کے لئے سروے کی مدت مئی۔ جون 2015 تھی اور اس لئے سوچھتا اسٹیٹس رپورٹ میں شامل تمام انکشافات جن میں ماہ جون 2015 تک کے لئے دیہی صفائی ستھرائی احاطہ کا ذکر ہے اور یہ احاطہ 45.3 فیصد تک بیان کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ یہ نتائج تقریباً دو برس قبل کے ہیں اور اس میں سوچھ بھارت مشن (ایس بی ایم) کے صرف 9 مہینوں کی مدت شامل ہے۔ یہ سروے ایس بی ایم کے تحت حکومت کے ذریعے تعمیر کیے گئے بیت الخلاؤں کی تعداد کے بارے میں کوئی اطلاع فراہم نہیں کرتا۔ یہ سروے درج ذیل نکات کیبارے میں ہی اطلاعات فراہم کرتا ہے۔ (i) ایسے تمام کنبے جہاں بیت الخلاء تعمیر ہیں، کی فیصد (ii) ایسے تمام کنبے جن کے یہاں بیت الخلا میں استعمال کے لئے پانی تک رسائی ہے۔ (صرف کنبوں والے بیت الخلاؤں میں)۔ اس سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ وہ تمام گھر جہاں بیت الخلاء بنے ہوئے ہیں وہ 93 فیصد دیہی علاقوں میں ہیں اور 99 فیصد شہری علاقوں میں واقع ہیں اور ان دونوں طرح کے بیت الخلاؤں میں پانی دستیاب ہے۔ رپورٹ کے پیراگراف نمبر 4.8.10.1 میں درج ذیل بات کہی گئی ہے۔ ''دیہی علاقوں میں، 42.5 فیصد کنبے ایسے پائے گئے جنہیں بیت الخلا میں استعمال کے لیے پانی تک رسائی حاصل ہے۔'' چند مضامین میں اس امر کا مطلب یہ نکالا گیا ہے کہ جتنے کنبوں کے پاس استعمال کے لئے بیت الخلاء دستیاب ہیں ان میں سے محض 42.5 فیصد کنبوں کی ہی رسائی پانی تک ہے۔ اس طرح کا مطلب اخذ کرنا غلط ہے۔ لہٰذا ان تمام باتوں سے صحیح طور پر یہی مطلب نکالا جاسکتا ہے کہ دیہی علاقوں میں جتنے کنبے رہائش پذیر ہیں ان میں سے 42.5 فیصد کنبوں کی رسائی ان کے بیت الخلاؤں میں پانی تک ہے۔ اگر صرف ان کنبوں کو شمار کیا جائے جن کے گھروں میں بیت الخلا بنے ہوئے ہیں تو پانی تک رسائی رکھنے والے کنبوں کی تعداد دیہی علاقوں میں 93.9 اور شہری علاقوں میں 99 فیصد ہے۔ مذکورہ رپورٹ گھروں کے مستعمل پانی کی نکاسی کی بھی بات کرتی ہے جس میں باورچی خانے سے خارج ہونے والا مستعمل پانی وغیرہ بھی شامل ہے اور اس میں بیت الخلا سے خارج ہونے والا فضلہ جاتی پانی شامل نہیں ہے۔ لہٰذا مشورہ دیا جاتا ہے کہ جو شخص سوچھ اسٹیٹس رپورٹ کو استعمال کرنا چاہے اسے اس کے ضمیموں خصوصاً ''اصطلاحات کا نظریہ'' پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے پوری رپورٹ کا تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ وہ اس رپورٹ کے انکشافات کو پوری طرح سمجھ سکے۔

☆☆☆

الکھ این شرما/ بلونت مہتہ

ہندوستان میں نوجوانوں کے لئے روزگار

علاقائی عدم مساوات کو دور کئے جانے کی ضرورت ہے تا کہ مقامی نوجوان خود اپنے علاقوں میں روزگار حاصل کرسکیں۔مزید برآں مناسب پالیسیوں اور پروگراموں کی بھی ضرورت ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ خواتین روزگار حاصل کرسکیں۔ ملک کو تیزی سے کارروائی کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ آبادی سے متعلق فائدہ حاصل کرسکے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو آبادی سے متعلق فائدہ آبادی سے متعلق آفت میں بدل جائے گا۔

اول الذکر مضمون نگار انسانی ترقی سے متعلق ادارے کے ڈائریکٹر ہیں جب کہ آخر الذکر مضمون نگار انسانی ترقی سے متعلق ادارے کے فیلو ہیں۔

alakh.sharma@ihdindia.ort

ہندوستان میں دنیا بھر کے لحاظ سے نوجوانوں کی سب سے بڑی آبادی ہے، جو نوجوانوں کی کل عالمی آبادی کے تقریباً پانچویں حصے پر مشتمل ہے۔ ہندوستانی نوجوان اس صورت میں زیادہ اقتصادی ترقی کے سلسلے میں تعاون کرسکتے ہیں، اگر لیبر مارکیٹ میں ان کی خدمات سے صحیح طور سے استفادہ کیا جائے۔ ہندوستان کی آبادی کا آدھے سے زیادہ حصہ (60.3 فی صد) 15 تا 59 سال کی کام کرنے کی عمر کے زمرے میں نیز تقریباً ایک تہائی حصہ (27.5 فی صد) 15 تا 29 سال کے نوجوانوں کے زمرے میں آتا ہے۔ (ہندوستان کی مردم شماری 2011)۔ ہندوستان میں نوجوانوں کی آبادی میں 2001 اور 2011 کے درمیان آبادی میں اضافہ کی مجموعی شرح (1.6 فی صد) کے مقابلے میں سالانہ طور سے زیادہ شرح (2 فی صد) سے اضافہ ہوا ہے۔ نتیجتاً ہندوستان ہر سال لیبر مارکیٹ میں تقریباً 10 ملین نوجوان لوگوں کا اضافہ کرتا ہے۔ چناں چہ ملک کو نوجوانوں کی تعداد میں ایک زبردست اضافہ کا تجربہ ہورہا ہے جو ملک کی شمال اور مشرقی پسماندہ ریاستوں میں اور زیادہ نمایاں ہے۔ لیکن لیبر مارکیٹ میں نوجوانوں کی اس بڑھتی ہوئی آبادی کو کھپانے کے لئے ہر سال روزگار کے پیدا کردہ مواقع کی تعداد ناکافی ہے۔ ہندوستانی حکومت نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے والی متعدد اسکیمیں شروع کی ہیں مثلاً روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے سلسلے میں وزیراعظم کا پروگرام (پی ایم ای جی پی)، سورن جینتی گرام سوروزگار یوجنا (ایس جی ایس وائی)، سورن جینتی شہری روزگار یوجنا (ایس جے ایس آر وائی)، ہندوستان میں بناؤ اور ہنرمند ہندوستان وغیرہ۔ اس مختصر سے مضمون میں ملک میں نوجوانوں کے روزگار کے چیلنج کی جہتیں بیان کی گئی ہیں نیز حکومت کے ذریعہ کئے جارہے اقدامات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مضمون میں استعمال کردہ معلومات اور اعداد و شمار حکومت کے لیبر بیورو کے ذریعے روزگار کے پانچویں سالانہ سروے 16-2015 سے لئے گئے ہیں۔ جب کہ عام طور سے نوجوانوں کی آبادی 15 تا 29 برس کی عمر کے افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس مضمون میں ہم نے 18 تا 29 سال کی عمر کے گروپ کے افراد پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 15 سے 17 سال کی عمر کے گروپ سے تعلق رکھنے والے افراد کی صرف ایک چھوٹی سی تعداد لیبر مارکیٹ میں اپنی اطلاع دیتی ہے۔ چناں چہ روزگار کے چیلنج کا زیادہ تر تعلق 18 سے 29 سال کی عمر کے نوجوانوں سے ہے۔

کارکنان کی شرکت کی شرح

کارکنان کی شرکت کی شرح (ڈبلیو پی آر) کل آبادی میں کارکنان/ روزگار شدہ افراد کے تناسب کو ظاہر کرتی ہے۔ 16-2015 میں نوجوانوں کے لئے ڈبلیو پی آر 30 سال اور اس سے زیادہ کی عمر کے گروپ کے

لئے 57.3 کی ڈبلیو پی آر کے مقابلے میں 39.2 تھی (ٹیبل 1)۔ یہ بات متوقع ہے کیوں کہ 18 سے 29 سال کی عمر کے گروپ سے تعلق رکھنے والے افراد کا ایک بڑا حصہ تعلیمی اداروں میں بھی شرکت کرتا ہے۔

ٹیبل 1: عمر گروپ کے ذریعے کارکنان کی شرکت کی شرح (یو پی ایس) 2015-16

شعبہ	15-17 سال			18-29 سال			30+ سال		
	مرد	خواتین	فی صد	مرد	خواتین	فی صد	مرد	خواتین	فی صد
دیہی	11.1	4.3	8.0	63.1	19.1	42.3	89.0	29.8	60.1
شہری	4.0	1.4	2.8	48.6	11.8	30.7	82.6	16.7	50.4
کل میزان	9.3	3.6	6.7	59.3	17.1	39.2	87.1	26.0	57.3

ماخذ: لیبر بیورو، نوجوانوں کے روزگار اور بے روزگاری کی صورت حال کے بارے میں رپورٹ جلد II، 2015-16، حکومت ہند

نوٹ: یو پی ایس۔ یوزوول پرنسپل اسٹیٹس، ایم۔ مرد ایف۔ خواتین

ٹیبل 1 سے یہ بات بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ دیہی علاقوں میں ڈبلیو پی آر شہری علاقوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ مزید برآں 18 سے 29 سال کی عمر کی نوجوان خواتین کے مقابلے میں نوجوان مردوں کے لئے ڈبلیو پی آر تقریباً 23.5 گنا زیادہ ہے۔

30 سال سے زیادہ کی عمر کے کارکنان کے تقریباً نصف حصے کے مقابلے میں 18 سے 29 سال کی عمر کے کارکنان کا دو بٹا پانچواں حصہ خود روزگار شدہ تھا (ٹیبل 2)۔ یہ بات ٹیبل 2 سے بھی پتہ لگ سکتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان لوگ باقاعدہ اور اتفاقی اجرتی کارکنان کے طور پر لیبر مارکیٹ میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ رجحان شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

صنعتی تقسیم

کارکنان کی صنعتی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ 18 تا 29 سال کی عمر کے زمرے میں افراد کی اکثریت زراعت اور متعلقہ سرگرمیوں میں روزگار کرتی تھی (38.1 فی صد) جس کے بعد تجارت، ہوٹل اور ریستوراں (19. فی صد)، تعمیرات (15.1 فی صد)، اشیاء سازی (13.1 فی صد) اور دیگر خدمات کا نمبر آتا ہے۔ 30 سال اور اس سے زیادہ کی عمر کے گروپ کے ساتھ موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوان لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں غیر زرعی شعبوں مثلاً تعمیرات، اشیاء سازی نیز تجارت اور متعلقہ سرگرمیوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ زراعت سے اس منتقلی زیادہ تر اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ زراعت زیادہ لیبر کو کھپانے سے قاصر ہے نیز یہ لیبر مارکیٹ میں داخل ہونے والے ان نوجوان لوگوں کے لئے پرمنفعت روزگار کی پیش کش نہیں کرتی ہے، جو بہتر تعلیمی حصولیابیوں کے حامل ہیں۔

بے روزگاری کی شرح

بے روزگاری کی شرح افراد کا وہ تناسب ہے جو عام کرنے کے لئے دستیاب تھا لیکن جسے کام نہیں ملا ہے اور ابھی کام تلاش کر رہا ہے۔ 2015-16 کے دوران 18 سال 29 سال کے عمر سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح 13.2 فی صد تھی (ٹیبل 3) جو 30 سال سے زیادہ کی عمر کے کارکنان کی بے روزگاری کی شرح (1.6 فی صد) سے 8 گنا سے بھی زیادہ تھی۔ نوجوانوں کے زمرے میں نوجوان خواتین کی بے روزگاری کی شرح 20.0 فی صد تھی جو نوجوان مردوں کی بے روزگاری کی شرح (11.3 فی صد) سے تقریباً دگنی ہے۔ دیہی علاقوں کے مقابلے میں شہری علاقوں میں بے روزگاری کی شرح نیز مردوں کے مقابلے میں خواتین کے لئے زیادہ ہے۔ شہری علاقوں میں نوجوان خواتین کی بے روزگاری کی شرح 28 فی صد ہے جو کہ پریشان کن طور سے زیادہ ہے (نوجوان مردوں کے لئے یہ شرح 11.5 فی صد تھی) اس بات پر غور کرنا بھی اہم ہے کہ اگرچہ 15 سے 17 سال کی عمر کے گروپ سے تعلق رکھنے والے نوجوان لوگوں کو صرف ایک چھوٹا سا تناسب روزگار تلاش کرتا ہے، عمر کے اس گروپ کے لئے بے روزگاری کا وقوع 18 سے 29 سال کی عمر کے افراد کی بے روزگاری کے وقوع کے برابر ہے۔ یہ

ٹیبل 2: **عمر کے مختلف گروپوں کے ذریعے کارکنان کی سرگرمی وار تقسیم (یو پی ایس)** 2015-16

	15-17 سال			18-29 سال			30 سال اور اس سے زیادہ		
	دیہی	شہری	دیہی+شہری	دیہی	شہری	دیہی+شہری	دیہی	شہری	دیہی+شہری
خود روزگار شدہ	40.8	30.9	39.7	40.5	33.3	39.0	51.2	43.4	49.2
اجرت/تنخواہ والے ملازم	5.1	18.9	6.5	14.1	37.6	19.0	10.5	33.8	16.5
ٹھیکہ جاتی کارکنان	3.6	7.7	4.0	4.6	8.4	5.4	2.4	4.9	3.0
اتفاقی کارکنان	50.6	42.6	49.7	40.8	20.7	36.6	35.9	17.9	31.0
میزان	100	100	100	100	100	100	100	100	100

ماخذ: لیبر بیورو، نوجوانوں کے روزگار اور بے روزگاری کی صورت حال کے بارے میں رپورٹ جلد II، 2015-16، حکومت ہند

نوٹ: آر۔ شہری، یو۔شہری

صورت حال دیہی اور شہری علاقوں نیز مردوں اور خواتین کے لئے ایک جیسی ہی ہے۔

تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگار زیادہ سے زیادہ شدید ہوتی جارہی ہے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری کی سطح تعلیم کی سطح میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ ٹیبل 4)۔ انڈر گریجویٹ کی سطح پر سرٹی فیکیٹ کورس کے حامل یا گریجویٹ کی سطح پر ڈپلوما کے حامل نوجوان لوگوں میں بے روزگاری 23 فی صد ہے، جو ان نوجوان لوگوں کے لئے بڑھ کر تقریباً 35 فی صد ہوجاتی ہے جنھوں نے اپنی گریجویٹ کی ڈگری اور اس سے زیادہ مکمل کی ہے۔ اس بات پر توجہ دینا بھی اہم ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوان خواتین میں اپنے ہم پلہ نوجوان مردوں کے مقابلہ میں بے روزگاری کی سطحیں نمایاں طور سے زیادہ ہیں۔

18 سے 29 سال کی عمر کی ایسی تعلیم یافتہ خواتین میں سے ایک تہائی سے زیادہ خواتین بے روزگار ہیں جنھوں نے انڈر گریجویٹ اور گریجویٹ کی سطحوں پر سرٹی فیکیٹ کورس یا ڈپلوما ڈگری مکمل کی ہے۔ یہ صورت حال ان نوجوان خواتین کے لئے شدید ہے جو گریجویٹ اور اس سے زیادہ ہیں۔ اس زمرے میں بے روزگاری کی شرح تقریباً 48 فی صد ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستانی لیبر مارکیٹ نہ صرف روزگار کے کافی مواقع پیدا نہیں کررہی ہے بلکہ یہ کہ لیبر مارکیٹ میں بھرتی کرنے اور اجرت پر رکھنے کے طور طریقوں میں خواتین کے ساتھ امتیاز بھی کیا جارہا ہے۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ خواتین کے لئے روزگار کے موزوں مواقع پیدا نہیں کئے جارہے ہیں یا بنیادی ڈھانچے کی مناسب سہولیات مثلاً ٹرانسپورٹ کریچ وغیرہ کی سہولیات کی کمی ہے جن سے روزگار تک خواتین کی رسائی کے سلسلے میں سہولت مہیا ہوسکتی ہے۔ مجموعی طور سے یہ بات کافی مواقع پیدا کرسکی ہے کہ شہری نوجوان خواتین کے معاملے میں یہ چیلنج خاص طور سے زیادہ ہے۔

ٹیبل 3: عمر کے مختلف گروپوں کے ذریعے کارکنان کی سرگرمی وار تقسیم 2015-16

صنعت	15-17 سال	18-29 سال	30+ سال
زراعت اور متعلقہ سرگرمیاں	53.4	38.1	47.2
کان کنی	1.9	0.9	1.1
اشیاء سازی	14.5	13.2	9.6
بجلی، گیس اور پانی کی سپلائی،	0.2	0.6	0.6
تعمیرات	14.8	15.1	10.0
تجارت، ہوٹل اور ریستوراں	12.2	19.4	17.5
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ سازی اور مواصلات	1.1	3.7	3.9
مالی، بیمہ جاتی، غیر منقولہ املاک اور کاروباری خدمات	1.4	8.3	9.2
کمیونٹی، سماجی اور نجی خدمات	0.6	0.7	0.8
میزان	100.0	100.0	100.0

ماخذ: لیبر بیورو، نوجوانوں کے روزگار اور بے روزگاری کی صورت حال کے بارے میں رپورٹ جلد II، 2015-16، حکومت ہند

ٹیبل 4: عمر کے گروپ کے ذریعے بے روزگاری کی شرح۔ (یو پی ایس) 2015-16

شعبہ	15-17 سال			18-29 سال			30+ سال		
	مرد	خواتین	فی صد	مرد	خواتین	فی صد	مرد	خواتین	فی صد
دیہی	18.4	22.8	19.5	11.2	17.9	12.7	0.9	3.7	1.6
شہری	22.1	21.4	22.0	11.5	27.9	15.1	0.7	5.3	1.5
میزان	18.8	22.7	19.8	11.3	20.0	13.2	0.9	4.0	1.6

ماخذ: لیبر بیورو، نوجوانوں کے روزگار اور بے روزگاری کی صورت حال کے بارے میں رپورٹ جلد II، 2015-16، حکومت ہند

حالیہ سرکاری اقدامات

حکومت نے نوجوانوں کے لئے روزگار کو فروغ دینے کی غرض سے خود روزگار کی بہت سی اسکیمیں شروع کی تھیں لیکن ان کے نتائج بہت اطمینان بخش نہیں رہے ہیں، لہٰذا نوجوانوں میں کاروبار اور صنعت کاری کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے حالیہ برسوں میں متعدد نئی اسکیمیں شروع کی ہیں مثلاً مدرا (چھوٹی یونٹوں کے فروغ اور ازسرنو رقم فراہم کرنے کی ایجنسی) کے ساتھ اسٹارٹ اپ انڈیا، اسٹینڈ اپ انڈیا، پردھان منتری مدرا یوجنا، کاروبار کرنے کی آسانی، اسٹارٹ اپ دیہی صنعت کاری اور کاروبار کا پروگرام وغیرہ۔ ان اسکیموں کا ایک مختصر سا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

اسٹارٹ اپ انڈیا اور اسٹینڈ اپ انڈیا

حکومت نے جنوری 2016 میں اسٹارٹ اپ انڈیا اور اسٹینڈ اپ انڈیا شروع کیا ہے تاکہ ٹیکس فوائد جیسی مدد نیز 10,000 کروڑ روپے کا ایک بڑا اسٹارٹ اپ فنڈ فراہم کرکے کاروبار کرنے اور صنعت کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ حکومت نے رجسٹریشن ، قانونی کارروائیوں، ضابطہ جاتی کنٹرول، ٹیکس رعایت وغیرہ کے سلسلے میں نرم نظریہ شروع کرکے اسٹارٹ اپس کے لئے ایک سازگار ماحول پیدا کرکے کاروبار کرنے کی آسانی کو بہتر بنانے کی غرض سے مختلف اقدامات بھی کئے ہیں۔ ہندوستان میں دسمبر 2016 تک تقریباً 4700 اسٹارٹ اپس تھے۔ لیکن ان اسکیموں کا مطلوبہ نتیجہ فراہم نہیں ہوا ہے کیوں کہ 200 سے زیادہ اسٹارٹ اپس ایک سال کے اندر اندر بند ہوچکے ہیں۔ اگر چہ یہ دلیل

دی جاتی ہے کہ یہ ایک قدرتی ترقی ہے نیز ایک انتہائی مقابلہ جاتی مارکیٹ میں 20 فی صد سے زیادہ اسٹارٹ اپس برقرار نہیں رہتے ہیں، تاہم سب پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسٹینڈ اپ انڈیا کی اسکیم بھی جنوری 2016 میں شروع کی گئی تھی جس کا مقصد الگ تھلگ کردہ گروپوں مثلاً درج فہرست ذاتوں (ایس سی)، درج فہرست قبیلوں (ایس ٹی) اور خواتین میں صنعت کاری اور کاروبار کو فروغ دینا ہے۔ دسمبر 2016 تک اسٹینڈ اپ انڈیا کی اسکیم کے تحت منظور کردہ قرضوں کی کل تعداد 15341 تھی جس میں 2055 خواتین، 2568 ایس سی اور 718 ایس ٹی بھی شامل ہیں۔

پردھان منتری مدرا یوجنا

حکومت نے اپریل 2015 میں پردھان منتری مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی) بھی شروع کی ہے تاکہ بہت چھوٹے/چھوٹے کاروباری یونٹوں کے لئے ادارہ جاتی مالیہ تک رسائی فراہم کی جائے۔ پی ایم ایم وائی کے تحت تین قسم کے قرض منظور کئے جاسکتے ہیں جو یونٹ کی پیش رفت/ترقی نیز فنڈ کی ضرورت کے مرحلے کو ظاہر کرتے ہیں: شیشو (50,000 روپے)، کشور (50000 روپے تا 500000 روپے) اور ترون (500000 روپے تا 10,00,000 روپے)۔ پی ایم ایم وائی کے تحت تقسیم کردہ قرضوں کی کل رقم مارچ 2016 تک 1.25 کھرب روپے سے تجاوز کرگئی تھی۔ قرض لینے والی 32.7 یونٹوں میں سے 30.3 ملین یونٹ شیشو کے زمرے میں تھے۔

اسٹارٹ اپ دیہی صنعت کاری اور کاروبار کا پروگرام

دیہی علاقوں میں صنعت کاری اور کاروبار کو فروغ دینے کی غرض سے حکومت اسٹارٹ اپ دیہی صنعت کاری اور کاروبار کا پروگرام (ایس وی ای پی) شروع کرنے کا منصوبہ بنارہی ہے۔ ایس وی ای پی کا مقصد خود روزگار کے پائیدار مواقع پیدا کرنے کے سلسلے میں نچلی سطحوں پر یعنی گاؤں سے ضروری زور فراہم کرکے اقتصادی ترقی کو مستحکم اور رواں بنانا ہے۔ توقع ہے کہ ایس وی ای پی سے چار برسوں یعنی 2015-16 میں 24 ریاستوں کے 125 بلاکوں میں تقریباً 1.82 لاکھ دیہی صنعتیں اور کاروبار قائم کرنے نیز انہیں مستحکم بنانے میں مدد ملے گی۔ اس سے توقع کی ہے کہ تقریباً 3.78 لاکھ افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ اگر اس پروگرام پر صحیح طور سے عمل درآمد کیا جاتا ہے تو اس پروگرام سے دیہی نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے صنعت کاری اور کاروبار کے مواقع میں اضافہ کرنے کے سلسلے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

اختتام

ہندوستان آبادی میں تغیر کے مرحلے سے گزر رہا ہے، جس کی وجہ سے کل آبادی میں نوجوانوں کے تناسب میں اضافہ ہورہا ہے۔ نوجوانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے اچھی تعلیم نیز روزگار کے مناسب مواقع مسلسل طور سے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا تجزیے سے پتہ چلتا ہے، خاص طور سے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے چیلنج فی الواقع بڑا ہے۔ یہ بات افسوس ناک ہے کہ ایک طرف ہندوستانی دنیا میں خواتین کو شرکت کی سب سے 8 1 کم شرحوں میں سے ایک شرح کا حامل ہے تو دوسری ان نوجوان خواتین میں جو لیبر فورس میں شامل ہورہی ہیں، بے روزگاری کی شرحیں انتہائی زیادہ ہیں۔ سرکاری اقدامات مطلوبہ سمت میں ہیں۔ لیکن اور بھی زیادہ کچھ کئے جانے کی ضرورت ہے۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کو بڑی اور دیگر اقتصادی پالیسیوں کا حصہ بنائے جانے کی ضرورت ہے۔

ہندوستانی معیشت نے روزگار کے کافی مواقع پیدا نہیں کئے ہیں۔ روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے عمل میں تیزی لانے کے لئے مختلف وزارتوں کو اپنی تمام پالیسیوں اور پروگراموں میں روزگاری کے مواقع پیدا کرنے کا کام شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا ذکر کئے جانے کی بھی ضرورت ہے کہ وسطی اور مشرقی ہندوستان کا ایک بڑا حصہ ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کا تجربہ نہیں کرسکا ہے جیسا کہ مغربی اور جنوبی ہندوستان میں تجربہ کیا گیا ہے۔ اس طرح کی علاقائی عدم مساوات کو دور کئے جانے کی ضرورت ہے تاکہ مقامی نوجوان خود اپنے علاقوں میں روزگار حاصل کرسکیں۔ مزید برآں مناسب پالیسیوں اور پروگراموں کی بھی ضرورت ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ خواتین روزگار حاصل کرسکیں۔ ملک کو تیزی سے کارروائی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ آبادی سے متعلق فائدہ حاصل کرسکے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو آبادی سے متعلق فائدہ آبادی سے متعلق آفت میں بدل جائے گا۔ ☆

ٹیبل 5: تعلیم کی سطح اور عمر کے گروپ کے ذریعے بے روزگاری کی شرح (یو پی ایس) 2015-16

ایجوکیشن	18-29 سال			+30 سال		
	مرد	خواتین	فی صد	مرد	خواتین	فی صد
ناخواندہ	4.0	6.2	4.9	0.6	3.0	2.2
پرائمری سے کم	4.8	5.8	5.1	0.6	1.9	1.6
پرائمری	5.5	8.0	6.2	0.6	2.3	1.0
مڈل/سکنڈری/اور ہائر	9.2	17.1	10.4	0.7	4.8	1.6
انڈر گریجویٹ سطح پر سرٹیفیکٹ کورس	21.3	31.3	23.5	0.6	11.2	2.4
گریجویٹ سطح پر ڈپلوما	20.9	33.1	23.0	1.0	7.6	1.4
گریجویٹ اور اس سے زیادہ	29.7	47.7	34.8	2.3	13.5	6.2
کل	11.3	20.0	13.2	0.9	4.0	1.6

ماخذ: لیبر بیورو، نوجوانوں کے روزگار اور بے روزگاری کی صورت حال کے بارے میں رپورٹ جلد II، 2015-16، حکومت ہند

سوربھ سانیال/ ڈاکٹر رنجیت مہتہ

کاروبار کے فروغ میں اسٹارٹ اپ کا کردار

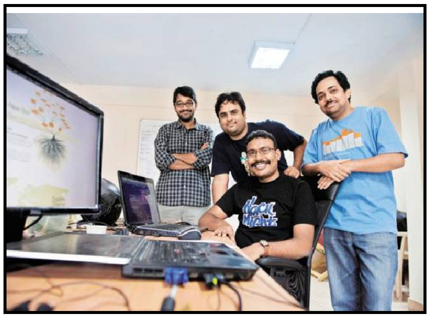

ہندوستان میں ہر سال ایک کروڑ روزگار درکار ہیں اور عالمی اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی ملک میں روزگار کے نئے مواقع بڑے کاروباری ادارے نہیں بلکہ اسٹارٹ اپ مہیا کراتے ہیں۔ اسٹارٹ اپس اختراعی مراکز کا کردار بھی ادا کرتے ہیں اور ملک میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں بھی اہم ہوتے ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی نے 16 جنوری 2016 کو نئی دہلی کے وگیان بھون سے ''اسٹارٹ اپ انڈیا کا باقاعدہ آغاز کیا تھا۔ اس قدم کا مقصد کاروبار کو فروغ دینا اور اسٹارٹ اپس کی ترقی کے لئے سازگار ماحول تیار کرنا اور جدت طرازی کو فروغ دینا ہے۔ اس کا نصب العین ہندوستان کو روزگار فراہم کرنے والا ملک بنانا ہے نہ کہ روزگار کی تلاش کرنے والوں کا ملک۔ وزیراعظم کے اسٹارٹ اپ انڈیا کیئے کئے جانے سے ہندوستان میں کاروباریوں کے حوصلہ میں اضافہ ہوا ہے۔ اس حقیقت سے کہ ہندوستان عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ اسٹارٹ اپ والا ملک ہے۔ اس صنعت کے وقار کو بڑھا دیا ہے۔ ملک میں اختراعی روایات کی نشو ونما ایک لمبا اور اہم سفر ہے۔ اس قدم سے حکومت ہند کے اس عزم کا اعادہ ہوتا ہے جس کے تحت وہ ہندوستان کو اختراع، ڈیزائن اور اسٹارٹ اپس کا گہوارہ بنانا چاہتا ہے۔

مضمون نگار بالترتیب پی ایچ ڈی ایوان تجارت اور صنعت کے سکریٹری جنرل اور ڈائریکٹر ہیں۔
saurabh.sanyal@phdcci.in
ranjeetmehta@gmail.com

ایک اسٹارٹ اپ کمپنی یا اسٹارٹ اپ وہ نوخیز کمپنی ہوتی ہے جس نے ابھی ترقی کے مراحل شروع ہی کئے ہوں۔ اسٹارٹ اپس عموماً چھوٹے ہوتے ہیں اور شروع میں مالیہ کی فراہمی یا بندوبست چند افراد جنھوں نے مل کر وہ کمپنی قائم کی ہے یا صرف ایک واحد فرد ہی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ کمپنیاں ایسی خدمات یا مصنوعات فراہم کرتی ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہوں یا بانی کمپنی کو یہ محسوس ہو کہ جو چیز دستیاب کرائی جاچکی ہے، اس کا طریقہ کار ناقص یا ابتر ہے۔ شروعاتی دور میں اسٹارٹ اپ کمپنیوں کے اخراجات اس کے مالیہ سے تجاوز کر جاتے ہیں کیوں کہ ان کو ترقی، آزمائش اور اپنے آئیڈیو کو بازار میں متعارف کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو مالیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسٹارٹ اپس کو بینکوں یا کریڈٹ یونینوں سے قلیل روایتی قرضہ جات فراہم کرسکتی ہیں۔

اسٹارٹ اپس دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو بالکل نئے اور منفرد ہوتے ہیں جن کے بارے میں کبھی کسی دوسرے نے سوچا ہو اور وہ اپنی طرز کے منفرد ہوں۔ اس طرح کے اسٹارٹ اپ شروع کرنا مشکل ہے لیکن ایک بار شروع ہو گئے تو ان میں ترقی بے مثال ہوتی ہے۔ دوسری قسم کے اسٹارٹ اپ وہ ہوتے ہیں جو کچھ ایجاد نہیں کرتے بلکہ وہ پرانی شراب کو نئی بوتل میں بھر کر نئے انداز میں پیش کرتے ہیں۔

اسٹارٹ اپ یا اس طرح کا کاروبار شروع کرنا ملک میں نیا رجحان ہے۔ یہ کام دشوار ہے اور ہر ملک میں اس کی ناکامیابی زیادہ اور کامیابیاں کم ہیں۔ اکثر کاروباریوں کو اسٹارٹ اپ شروع کرنے سے پہلے ناکامیوں اور دشواریوں کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کاروبار کے لئے مثبت طرز فکر ضروری ہے۔ جس معاشرہ میں تجارت کی ناکامیوں کو جھیلنے کی قوت نہیں ہوتی، وہ اختراع اور تخلیق کا شروع ہونے سے پہلے ہی گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ اسٹارٹ اپ کی ناکامی سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ ناکامیاں ہی یہ سکھاتی ہیں کہ ایک کاروباری کو کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔

اسٹارٹ اپ شروع کرنے کے لئے تجارت کی سمجھ بوجھ ضروری نہیں ہے۔ کوئی بھی شروع کرسکتا ہے جو چند ضروری ہے، وہ ہے آئیڈیا۔ اس آئیڈیے کو تجارت کے لحاظ سے کامیاب بنانا الگ بات ہے۔ اسٹارٹ اپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے پاس معتبر صلاح کار ہو جو خود یہ کام کر چکا ہے یا اس کو اس کا تجربہ ہو۔ یہ معتبر صلاح کار یا مشیر اپنے گراں قدر مشوروں سے کامیابی کو ناکامی سے الگ کرلیتا ہے۔ البتہ ملک میں اسٹارٹ اپ شروع کرنے کے لئے صلاح ومشورے کا کوئی باقاعدہ نظام نہیں ہے۔ جو بھی صلاح مشورہ ہوتا ہے، وہ وقتی ہوتی ہے۔ جو اسٹارٹ اپ رقم جمع کرتے ہیں، وہ اپنے سرمایہ کاروں سے تھوڑا بہت مشورہ کرسکتے ہیں لیکن ان میں دیانت داری، غیر جانب داری، اور کاروبار کی اچھی سمجھ رکھنے والے کم ہی ہوتے ہیں۔ اسٹارٹ اپ کے لئے اچھی صلاح کا حاصل کرنا ایک کار دشوار ہے۔

ہندوستان میں اسٹارٹ اپس کو درپیش رقومی کی فراہمی سے

متعلق مسائل: ملک بھر میں نوجوانوں کے کاروباری جنہوں نے پہلی بار کاروبار شروع کیا ہے، حکومت کی ان کوششوں کو قابل ستائش سمجھتے ہیں جس میں اس نے اسٹارٹ اپ انڈیا کے بینر تلے ان کے کاروبار کو شناخت بخشی ہے لیکن رقوم کی دستیابی، پیٹینٹ اور دانشورانہ املاک سے منسلک مسائل ابھی بھی حل طلب ہیں۔اسی طرح پیٹینٹ کے رجسٹریشن کے طویل طریقہ کار اور تحقیق و ترقی کے لئے رعایتوں کی کمی ایک اور بڑی رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے بہت سے اسٹارٹ بیرون ملک قائم ہیں۔سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یکم نومبر 2015 تک پیٹینٹ سے متعلق 246495 عرضداریاں اور ٹریڈ مارک سے متعلق 532682 درخواستیں زیر التوا ہیں۔

اسٹارٹ اپس کے لئے 90فی صد کے قریب رقوم کی فراہمی متفرق غیر ملکی زرمبادلہ سے ہوتی ہے اور داخلی فائنانز سروسز اختراع کی نوعیت بھی تبدیل کر دیتے ہیں۔گرانٹ ٹومٹن (Grant Tomton) کے حالیہ مطالعہ سے انکشاف ہوا ہے کہ 2015 میں ایسی 600 سے زائد کمپنیوں کو 20 کروڑ امریکی ڈالر کی رقوم پی ای اور وی سی فنڈز کے تحت حاصل ہوئیں۔

حالیہ مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ 94فی صد سے زیادہ نئے کاروبار پہلے سال ہی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے رقوم کی عدم دستیابی اہم وجہ ہوتی ہے۔کسی بھی کاروبار کے لئے مالیہ کی حیثیت اس کی شہ رگ جیسی ہوتی ہے۔آئیڈیا سے منافع بخش کاروبار طویل اور دشوار گزار سفر میں ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے جسے سرمایہ کہتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات کاروبار کے تقریباً ہر مرحلے پر کاروباری ایک ہی سوال کرتے نظر آتے ہیں کہ وہ اپنے کاروبار کے لئے رقم کہاں سے حاصل کریں۔ اسٹارٹ اپس کے بازار میں رقوم کی فراہمی کے متعدد نظام دستیاب ہیں۔

اسٹارٹ اپس درج ذیل متبادل کے ذریعہ رقوم حاصل کرتے ہیں:

1-پردھان منتری مائیکرو یونٹس ڈیولپمنٹ اینڈ ری فائنانس ایجنسی لمیٹڈ(ایم یو ڈی آر اے): یہ اسکیم 20,000 کروڑ روپے سے شروع کی گئی ہے جس کا مقصد صفر لاکھ ایس ایم ای ایس کو فائدہ پہنچانا ہے۔آپ اپنا کاروباری منصوبہ پیش کر سکتے ہیں جس کی منظوری کے بعد آپ کا قرض منظور کر لیا جاتا ہے۔آپ کو ایک ایم یو ڈی آر اے کارڈ دے دیا جاتا ہے جو ایک کریڈٹ کارڈ کی طرح ہوتا ہے اور اسے استعمال کر کے آپ خام مال خرید سکتے ہیں اور دیگر اخراجات کیلئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ قرض کے تین زمرے ہیں۔ششو، کشور اور ترن جس کے تحت آپ اس اسکیم میں قرض حاصل کر سکتے ہیں۔

2-بوٹ اسٹرہیگ یا سیلف فنڈنگ: یہ اسٹارٹ اکو رقوم دستیاب کرانے کا ایک موثر طریقہ ہے خصوصاً اس وقت جب آپ اپنا کاروبار شروع ہی کر رہے ہوں۔پہلی مرتبہ کاروبار کرنے والوں کو رقوم حاصل کرنے میں مشکلیں پیش آتی ہیں کیوں کہ ان کے پاس پچھلا کوئی ریکارڈ یا کامیابی کا کوئی ضامن منصوبہ نہیں ہوتا۔

3-کراؤڈ فنڈنگ: اس طریقہ کار کے ذریعے ایک یا اس سے زیادہ افراد سے آرڈر سے پہلے قرض، چندہ یا سرمایہ وصول کیا جاتا ہے۔اس طریقہ کار میں اسٹارٹ اپس کو اپنے کاروبار کی تفصیل کراؤڈ فنڈنگ پلیٹ فارم پر دستیاب کرانی ہوتی ہے۔وہ اپنے کاروبار کے ہدف، منافع کمانے کے منصوبے، مطلوبہ رقم کی مقدار اور اس کی وجوہات وغیرہ کی جانکاری دیتا ہے۔اس کو پڑھ کر صارفین اگر وہ چاہیں تو رقوم فراہم کرنے میں جو لوگ اس طرح رقوم فراہم کرتے ہیں، وہ مصنوعات کو خریدنے یا چندہ دینے کا عہد کرتے ہیں، جو بھی چاہے، وہ اس کاروبار میں پیسہ لگا سکتا ہے۔ ہندوستان میں مقبول عام کراؤڈ فنڈنگ سائٹس ہیں Ketto,wishberry,indeigogo, Fundlined وغیرہ۔

4-اینجل سرمایہ کاری: اینجل سرمایہ کار وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس فاضل نقد رقم ہوتی ہے اور جو نئے اسٹارٹ اپ میں سرمایہ کاری کے خواہاں ہوتے ہیں۔ وہ لوگ گروپ میں بھی کام کرتے ہیں اور سرمایہ کاری سے پہلے مجموعی طور پر تجاویز کا جائزہ لیتے ہیں۔اینجل سرمایہ کاروں نے متعدد معروف کمپنیوں جیسے گوگل، یاہو، علی بابا میں سرمایہ کاری کی ہے۔سرمایہ کاری کا یہ متبادل عموماً کمپنی کی ترقی کے اوائلی دور میں دستیاب ہوتا ہے۔جس میں سرمایہ کار 30فی صد تک کے حصص کی توقع رکھتے ہیں۔وہ زیادہ منافع کمانے کی خاطر زیادہ رسک لینے کو تیار ہوتے ہیں۔

5-وینچر سرمایہ: یہ پیشہ ورانہ طور پر منظم رقوم ہوتی ہیں جو ایسی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں جن میں منافع کا وسیع امکان ہوتا ہے۔وہ زیادہ تر حصص کے عوض سرمایہ کاری کرتے ہیں اور جب آئی پی او یا حوالگی کا معاملہ ہوتا ہے تو میدان چھوڑ دیتے ہیں۔ وینچر سرمایہ کاری سے مہارت اور مشاورت مہیا ہوتی ہے اور پائیداری اور نمو کے حساب سے تجزیہ کرنے میں مدد کرتی ہے۔

6-بزنس انکیوبیٹرز و ایکسیلٹرز: بزنس کے ابتدائی مرحلے میں انکیوبیٹرز ایکسلیٹر پروگرام رقوم کی دستیابی کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ پروگرام تقریباً ہر شہر میں موجود ہیں اور سینکڑوں اسٹارٹ اپ کاروبار ہر سال اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ انکیوبیٹرز کی حیثیت بچے کے لئے والدین سی ہوتی ہے جو بزنس کی نشو و نما کرتے ہیں۔اس کے لئے کام کرنے کی جگہ اوزار، تربیت کی سہولیات کا انتظام کرتے ہیں۔ ایکسلیٹر بھی وہی کام ہے بس فرق اتنا ہے کہ انکیوبیٹر بزنس کو چلنا سکھاتا ہے جب کہ ایکسلیٹر اس کو دوڑاتا ہے۔

7-مائیکرو فائنانس فراہم کرنے والے یا این بی ایف سی ایس: مائیکرو فائنانس بنیادی طور پر ان لوگوں/اداروں تک مالی خدمات پہنچاتا ہے جو روایتی بنکنگ خدمات حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔یہ متبادل ان لوگوں میں مقبول ہو رہا ہے جن کے مطالبات محدود ہیں اور قرض حاصل کرنے کی ان کی حیثیت بینک کی نظر میں نہیں آتی۔اسی طرح این بی ایف سی ایس یا نان بنکنگ فائنانس کارپوریشنز وہ کارپوریشنیں ہیں جو بنک کے قانونی مطالبات پورا کئے بغیر بینک خدمات فراہم کرتے ہیں۔

اسٹارٹ اپس کے فروغ کے لئے حکومت ہند کے اقدامات: اسٹارٹ اپ کا منصوبہ عمل کے لئے 19 نکاتی ایجنڈا ہے جس میں محنت اور ماحولیات سے متعلق اصول وضوابط کی پاسداری سے متعلق تصدیق نامہ، پیٹنٹ اور دانشورانہ املاک کی عرضداریوں کے لئے معاونین کا ایک پینل، ابتدائی لازمی رقوم کی فراہمی پر ٹیکس سے استثنیٰ تمسکات سے حاصل آمدنی پر ٹیکس کی معافی تین برس کی چھوٹ کے ساتھ چار سال کے لئے دس ہزار کروڑ روپے کی فنڈ کے ذریعہ مالی مدد۔

اسٹارٹ اپ انڈیا کا 19 نکاتی منصوبہ عمل

1۔تصدیق نامہ کی تکمیل

2۔اسٹارٹ اپ انڈیا گھوارے سے رابطہ کے لئے واحد مرکز

3۔موبائل ایپ اور پورٹلوں کے توسط سے طریقہ کار کو سہل بنانا (برائے اندراج) کارروائی کی تکمیل اور معلومات کا حصول)

4۔قانونی مدد، پیٹنٹ کے اندراج میں اور تیزی اور فیس میں 80 فی صد کی تخفیف۔

5۔عوام سے حصولیابیوں کے لئے سہل ضوابط۔

6۔سہل اور تیز اخراج

7۔فنڈ کارپس سے دس ہزار کروڑ روپے کی مالی امداد

8۔قرض کی ضمانت کے لئے رقم کی فراہمی۔

9۔تمسکات سے حاصل شدہ منافع پر ٹیکس کی معافی

10 آمدنی ٹیکس پر تین برس کی چھوٹ

11۔فیئر مارکیٹ ویلیو (ایف ایم وی) سے زائد سرمایہ کاری پر ٹیکس کی چھوٹ۔

12۔اسٹارٹ اپس کی سالانہ نمائشیں (قومی و بین اقوامی)

13اٹل اختراعی مشن (اے آئی ایم) کے تحت عالمی پیمانے کے اختراعی گھواروں کا آغاز۔

14۔ملک گیر انکیوبیٹر نٹ ورک کا قیام

15۔انکیوبیشن اور تحقیق وترقی کو فروغ دینے کے لئے اختراعی مراکز۔

16۔اختراعی اور جدت طرازی کو فعال بنانے کی غرض سے تحقیقی پارکوں کا قیام۔

17۔بایوٹکنالوجی میں کاروبار کا فروغ۔

18۔طلبا کے لئے پروگرام جن سے اختراع پر توجہ مرکوز ہو سکے۔

19۔سالانہ انکیوبیٹر گرانڈ چیلنج

1۔**ذاتی تصدیق:** ضابطہ کارروائیوں کو کم کرنے کے لئے اسٹارٹ اپس ذاتی تصدیق تسلیم کریں گے۔ ذاتی تصدیق کا اطلاق ایسے قوانین پر ہوگا جن میں گریچویٹی کی ادائیگی، محنت سے متعلق معاہدے، پراویڈنٹ فنڈ انتظام، آبی وصفائی کثافت قوانین شامل ہیں۔

2۔**اسٹارٹ اپ انڈیا گھوارہ:** ہندوستان میں اسٹارٹ اپ فاؤنڈیشنز کے لئے کل رابطہ کے لئے واحد مقام تیار کرنے کی غرض سے کل ہند سطح پر تنصیف یعنی گھوارہ قائم کیا جائے گا تاکہ کاروباری ایک جگہ پر آسانی سے معلومات کا تبادلہ اور مالی امداد حاصل کر سکیں۔

3۔**اپلی کیشن برائے اندراج:** اسٹارٹ اپ بانیوں کی مدد کے لئے موبائل اپلی کیشن کی شکل میں آن لائن پورٹل شروع کیا جا رہا ہے۔

4۔**پیٹنٹ کا تحفظ:** مرکزی حکومت کم لاگت سے پیٹنٹ کی جانچ کے لئے تیز نظام قائم کرنا چاہتی ہے۔ یہ نظام اسٹارٹ اپ فاؤنڈیشنز میں دانشورانہ ملکیت کے بارے میں بیداری پیدا کرکے اس کو فروغ دے گا۔

5۔**نوخیز اسٹارٹ اپ:** کاروباریوں کی مدد کے لئے حکومت 2500 کڑور روپے کے ابتدائی کارپس فنڈ سے چار سال میں کل 10 ہزار کروڑ روپے کا کارپس فنڈ قائم کرے گی۔ اس کارپس کو قائم کرنے میں ایل آئی سی اہم رول ادا کرے گی۔ اسٹارٹ اپ صنعت کے چنندہ نجی پیشہ وران اس فنڈ کا انتظام سنبھالیں گے۔

6۔**نیشنل کریڈٹ گارنٹی ٹرسٹ کمپنی:** نیشنل کریڈٹ گارنٹی ٹرسٹ کمپنی قائم کی جا رہی ہے۔ اس کا بجٹ 500 کروڑ روپے سالانہ ہوگا اور آئندہ چار سال میں قائم کردی جائے گی۔ اس کا مقصد اسٹارٹ اپس کو رقوم کی فراہمی میں مدد کرنا ہے۔

7۔**تمسکات پر ٹیکس معاف:** آج کل وینچر سرمایہ پر تمسکات منافع پر ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔ اسٹارٹ اپس کی ابتدائی سطح پر اس پالیسی کا اطلاق ہوگا۔

8۔**تین برس تک آمدنی ٹیکس پر چھوٹ:** اسٹارٹ اپ کو تین برس تک آمدنی ٹیکس ادا نہیں کرنا ہوگا۔ اس پالیسی سے اسٹارٹ اپس کے قیام کی رفتار میں انقلاب آجائے گا۔

9۔**اعلی سطحی سرمایہ کاری پر ٹیکس معاف:** اگر بازار بھاؤ سے زیادہ اونچی سطح پر سرمایہ کاری کی جاتی ہے تو وہ ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی۔

10۔**کاروباریوں کا فروغ:** پانچ لاکھ سے زائد اسکولوں میں اختراعات سے وابستہ مطالعاتی منصوبے شروع کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ عالمی پیمانے کے انکیوبیٹرز تیار کرنے کی غرض سے سالانہ تقریبات منعقد کی جائیں گی۔

11۔**اٹل اختراعی مشن:** اختراع کو فروغ دینے اور ذہین طلبا کی حوصلہ افزائی کے لئے اٹل اختراعی مشن شروع کیا جائے گا۔

10۔**انکیوبیٹرز کا قیام:** 35 نئے انکیوبیٹرز اور 31 اختراعی مراکز قائم کرنے پر غور کیا جارہا ہے۔ یہ پرائیویٹ پبلک طرز پر قائم کئے جائیں گے۔

13۔**تحقیقی پارک:** حکومت سات نئے تحقیقی پارک قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے جن میں سے چھ انڈین انسٹی ٹیوٹ کیمپوں میں ہوں گے اور ایک انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کیمپس میں ہوگا۔ ان پر فی کیمپس 100 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔

14۔**بایوٹکنالوجی میں کاروبار:** حکومت ملک میں بایو ٹکنالوجی کے پانچ نئے مراکز، 50 نئے بایو انکیوبیٹرز 150 ٹکنالوجی مستقل دفاتر اور 20 بایو کے رابطہ دفاتر کھولے گی۔

15۔**اسکولوں میں پروگرام:** حکومت پانچ لاکھ سے زائد اسکولوں میں طلبا کے لئے اختراع سے وابستہ پروگرام شروع کرے گی۔

16۔**قانونی مدد**: پیٹنٹ کی درخواستوں کو داخل کرنے اور دیگر سرکاری دستاویزات میں مدد اور قانونی معاونت کے لئے سہولت کاروں کا پینل دستیاب ہوگا۔

17۔**رعایت**: پیٹنٹ کی درخواست دائر کرنے پر کاروباری کو کل لاگت میں 80 فی صدی کی رعایت عطا کی جائے گی۔ 18۔**سہل ضوابط**: اسٹارٹ اپس کے لئے تجارتی ضوابط اور عوامی حصولیابی طریقہ کار کو سہل بنایا گیا ہے۔

19۔**سرعتی اخراج**: اگر اسٹارٹ اپ ناکام ہوجاتا ہے تو اس صورت میں بھی حکومت کاروباریوں کو ان کے مسائل کے مناسب حل تلاش کرنے میں مدد فراہم کرے گی۔

اگر ان کو دوبارہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تو حکومت اس کے اخراج کو سہل بنائے گی۔

ہندوستان میں 2016 کے پہلے سے تیسری سہ ماہی کے رواں 815 اسٹارٹ اپ سودوں میں 3.5 کروڑ امریکی ڈالر مالیت کی اینجل اور وینچر طرز کی سرمایہ کاری کی گئی جو کہ گزشتہ برس اسی عرصے کے دوران ہوئے سودوں کی مالیت سے کافی کم ہے۔ یور اسٹوری تحقیق کے مطابق 2015 میں جنوری سے ستمبر کے درمیان 639 سودوں میں 7.3 کروڑ امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کی گئی تھی۔ اس سال جہاں سودوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، وہیں مالیت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ 2014 میں پورے سال میں صرف 300 وی سی ڈبلیو اور اینجل طرز کے سودے ہوئے ہیں۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اقتصادی نظام میں مقابلہ جاتی خصوصیات کو زیادہ فعال اور متحرک بنانے میں اسٹارٹ اپ کمپنیوں نے نہایت فعال کردار ادا کیا ہے۔ وہ تبدیلی کے لئے مہمیز عطا کرتی ہیں جس کا اثر دوسرے عوامل پر بھی مرتب ہوتا ہے۔ جب کوئی کاروبار کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور طلب میں اضافہ کی وجہ سے پورا علاقہ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگتا ہے اور مزید صنعتیں معرض وجود میں آجاتی ہیں۔ گھریلو اسٹارٹ اپس سے نہ صرف لوگوں کو زندگی زیادہ سہل اور آرام دہ ہوجاتی ہے بلکہ اس سے ملک میں ترقی اور خوش حالی بحال ہوتی ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اسٹارٹ اپ انڈیا ہندوستان میں خوش حالی کا ضامن ہے۔ بہت سے نوجوان جو اپنا کاروبار شروع کرنے کے خواہاں ہیں، ان کے پاس وسائل کا فقدان ہے۔ اس وجہ سے ان کے آئیڈیاز، ذہانت، صلاحیت سب بیکار ہوکر رہ جاتی ہیں اور ملک دولت پیدا کرنے کے جوہر اور اقتصادی ترقی اور روزگار سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسٹارٹ اپ انڈیا کاروبار اور اقتصادی ترقی کے فروغ میں مدد کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ وہ لوگ جن کے پاس صلاحیت اور اختراعی جوہر ہے اور جو اپنا کاروبار شروع کی استطاعت رکھتے ہیں، ان کی مختلف سطح پر مدد اور رعایتیں فراہم کرکے حوصلہ افزائی کی جائے۔

☆☆☆

صدر جمہوریہ نے شبپور میں آئی آئی ای ایس ٹی میں پانی اور ماحولیات کی تحقیق کے مرکز کا افتتاح کیا

☆صدر جمہوریہ ہند جناب پرنب مکھرجی نے مغربی بنگال کے شبپور میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (آئی آئی ای ایس ٹی) نے ایک حیاتیاتی-شمسی-بادی مائیکرو گریڈ سینٹر اور آبی و ماحولیاتی تحقیق کے ایک مرکز کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ انہیں آئی آئی ای ایس ٹی میں ان اقدامات کا افتتاح کرتے ہوئے خوشی ہورہی ہے۔ آئی آئی ای ایس ٹی ایک تاریخی ادارہ ہے اور ملک میں سب سے پہلے قائم کئے گئے اعلیٰ تعلیم کے چند مرکزوں میں سے ایک ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے یہ اہم ادارہ سول اور میکینکل انجینئرنگ کے شعبے میں اعلیٰ معیاری تعلیم فراہم کرتا رہا ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا ہے کہ مربوط حیاتیاتی شمسی بادی مائیکرو گریڈ سینٹر اور آبی و ماحولیاتی تحقیق کا مرکز، دونوں سماجی اقتصادی ترقی کے پس منظر میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے مراکز وقت کی ضرورت ہیں کیونکہ وسائل کو پائیدار بنانے اور ماحولیات کا تحفظ اس وقت پوری دنیا میں اہم موضوعات ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ آج کے حالات میں توانائی کی دستیابی غیر یقینی ہوگئی ہے کیونکہ بجلی کی پیداوار میں اضافہ صنعتوں اور گھروں میں بجلی کی مانگ اور استعمال کو پورا کرنے میں ناکافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قابل تجدید توانائی کے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے بجلی کے نظام کا مائیکرو بندوبست اداروں اور صنعت جیسے توانائی کا زیادہ استعمال کرنے والے مراکز کو خود کفالت کی جانب گامزن کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ حیاتیاتی شمسی بادی مائیکرو گریڈ آئی آئی ای ایس ٹی کی پائیدار ترقی میں ایک اور اہم پیش رفت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ عام آدمی کیلئے بجلی دستیاب ہو اور انسانوں اور مویشیوں کیلئے پینے کا پانی فراہم کیا جائے۔ اس کیلئے ہمیں اپنے علم اور مہارت کو اپنی روزمرہ کی زندگی کے مسائل کے حل تلاش کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں انہوں نے راشٹرپتی بھون میں اختراعات کے سالانہ فیسٹول کے دوران پیش کی گئی بنیادی سطح کی اختراعات کی ستائش کی۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ اس ملک کی بڑی آبادی کو بجلی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ البتہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ہمیں اپنی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اپنے ماحولیات کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہئے۔ انہوں نے کہا بھارت نے پیرس معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ 21 ویں صدی میں پانی کی رسائی ایک بڑا چیلنج ہے۔ بھارت کے بہت سے گاؤوں میں بڑی تعداد میں آبادی کو پینے کا پانی میسر نہیں ہے۔ آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافے کے دوران محفوظ پینے کے پانی کی مانگ میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، اس کا حل نکالنے کی ضرورت ہے۔

سنیتا سنگھی

اہلیت روزگار:

تفویض اختیارات کا ایک کارگر وسیلہ

ایک بہتر ہندوستان کی تعمیر میں ہنرمندی کا اہم کردار ہے۔ اگر ہم ہندوستان کی ترقی کی جانب پیش قدمی چاہتے ہیں تو ہمیں ہنرمندی کے فروغ کو اپنا مشن بنانا ہوگا۔وزیر اعظم 15اگست2014

ہندوستان اس وقت علم شماریات آبادی کے عبوری سروے میں داخل ہو رہا ہے جہاں مجموعی آبادی کا 65فی صد کام کرنے کی عمر 59-15 میں شامل ہے۔اپنی اس خوبی سے ہندوستان کے پاس ہنرمندی کے اعتبار سے دنیا کا واحد مرکز بننے کا سنہری موقع ہے۔ ہندوستان اپنی اس خوبی کے سبب عالمی سطح پر ہنرمندی کے قابل قبول معیارات کے ساتھ دیگر ملکوں کی ہنرمند افرادی قوت کی مانگ کو پورا کرسکتا ہے۔

سال 2014 کی نیشنل یوتھ پالیسی کے مطابق 15 سے 29 سال کی درمیان کے عمر گروپ کے تمام نوجوان افراد ایک نوجوان آبادی کو تشکیل دیتے ہیں جو مختلف ضرورتوں، خواہشات اور تقاضوں کے ساتھ ایک مختلف گروپ ہوتا ہے۔سال 2011 کی مردم شماری کے مطابق مجموعی آبادی میں نوجوانوں کی شرح 28 فی صد ہے جو کہ مجموعی قومی آمدنی یعنی گراس نیشنل انکم (جی این آئی) کے تقریباً 34 فی صد کا تعاون کرتے ہیں۔ مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں نوجوانوں کی شراکت کو لیبر فورس اور پیداوار میں ان کی شراکت میں اضافہ کے ساتھ بڑھایا جاسکتا ہے۔ موجودہ وقت میں سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ نوجوانوں کو اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے تفویض اختیارات سے مزید کیا جائے اور ہندوستان کو ہنرمند افرادی قوت کی فراہمی میں دنیا کا سرفہرست ملک بنایا جائے۔

ہندوستان کو آبادی میں کام کرنے والے افراد کی اس خوبی کا پورے ملک میں یکساں طریقے سے فائدہ حاصل نہیں ہے۔ ہندوستان کی سمندری متصل ریاستوں مثلاً مغربی بنگال، کیرل، کرناٹک، تمل ناڈو او آندھرا پردیش اور چاروں طرف خشکی سے گھرے علاقوں جیسے مدھیہ پردیش، راجستھان، اترپردیش اور بہار کے درمیان کا واضح فرق نظر آتا ہے۔اس کے تحت سمندر سے متصل ریاستوں میں چین اور کوریا کے جیسا خاکہ نظر آتا ہے جہاں کرنے کی عمر والی آبادی میں بہت تیزی کے ساتھ اضافہ اور تنزلی ہوتی ہے جب کہ چاروں طرف سے خشکی والی ریاستوں میں نسبتاً زیادہ ٹھہراؤ رہتا ہے۔ بعض اوقات ملک کے وسط میں میدانی علاقوں میں بھی اسی طرح کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ہندوستان میں آبادی سے استفادہ کے اعتبار سے پالیسی وضع کرنے میں دو بڑی پیچیدگیاں ہوں گی۔ پہلی سمندر سے متصل ہندوستانی علاقوں میں بزرگوں اور ان کی ضروریات پر خصوصی توجہ اور چاروں طرف خشکی سے گھرے ہندوستانی علاقوں میں نوجوان آبادی کو تعلیم، ہنرمندی اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر خاص دھیان دینا ہوگا۔

تاہم ان ریاستوں میں مختلف وجوہات کی بنا پر نوجوانوں کو ووکیشنل ایجوکیشن/ صلاحیت سازی کی جانب راغب کرنا کافی مشکل ہے۔ ان وجوہات میں نوجوانوں میں ہجرت کے لئے عدم دلچسپی، تربیت کے لئے ادائیگی کی ناداری، آجرین کا فقدان، خواندگی کی نچلی سطح اور دیگر نوجوانوں میں بیداری کی کمی شامل ہے۔ نوجوانوں کے تفویض اختیارات کا معاملہ محنت کی منڈی میں نوجوانوں کی شراکت سے مشروط ہے۔

نوجوان اور محنت منڈی

محنت منڈی سے ملنے والے اعداد و شمار مثلاً افرادی قوت کی شراکت کی شرح (زیر ملازمت یا روزگار کے متلاشی) کارکنان کی آبادی کی نسبت اور بے روزگاری کی شرح جو کہ درج ذیل جدول میں دی گئی ہیں، ان سے

مصنفہ نیتی آیوگ (اسکل ڈیولپمنٹ، امپلائمنٹ اینڈ مینجمنٹ اربنائزیشن) میں مشیر ہیں۔
sunitasanghi1960@gmail.com

ہندوستان میں نوجوانوں کے لئے محنت منڈی کی صورت حال کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

نوٹ: لیبر فورس پارٹیشن ریٹ (ایل ایف پی آر) کو افرادی قوت (جس میں زیر ملازمت اور بے روزگار دونوں شامل ہوتے ہیں) میں فی 1000 افراد/افرادی ایام کے اعتبار سے افراد اور افرادی ایام کی تعداد کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ 2۔ورکرز پاپولیشن ریشو (ڈبلیو پی آر) کو 1000 افراد/افرادی ایام کے اعتبار سے زیر ملازم افراد اور افرادی ایام کی تعداد کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ 3۔شرح بے روزگاری یعنی ان امپلائمنٹ ریٹ (یو آر) کو افرادی قوت میں فی 1000 افراد/افرادی ایام کے اعتبار سے بے روزگار افراد/افرادی ایام کی تعداد کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

مذکورہ جدول سے واضح ہوجاتا ہے کہ صنفی اور امتیازی پہلو سے قطع نظر تمام عمر گروپوں میں لیبر فورس پارٹیشن ریٹ میں گراوٹ ہورہی ہے۔ تاہم دیہی خواتین کے زمرے میں یہ گراوٹ نسبتاً زیادہ ہے جو کہ دیہی علاقوں میں ملازمتوں اور روزگار کے مواقع نہ ہونے یا سماجی و مذہبی بندوشوں کے سبب ہوسکتا ہے۔ جب کہ دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں مردوں کے نوجوان گروپ میں تنزلی کی وجہ نوجوانوں کی تعلیم میں مشغولیت ہوسکتی ہے جو لیبر مارکیٹ میں داخلے کے لئے اپنی صلاحیتوں اور اہلیت کو نکھارنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح سے پندرہ برس سے 29 برس کے درمیان مختلف ہم عمر گروپوں میں ورک فورس پارٹیشن ریٹ کا رجحان لیبر فورس پارٹیشن کے ہی مانند ہے۔

جہاں تک شرح بے روزگاری کا معاملہ ہے تو یہ تمام زمرے کے مختلف ہم عمر گروپوں میں 6.1 فی صد سے 15.6 فی صد کے درمیان دیہی خواتین میں شرح بے روزگاری سب سے زیادہ 15.6 فی صد ہے جس کی وجہ خواتین کے لئے خاندان کا تعاون بھی ہوسکتا ہے۔ نوجوانوں کے مختلف عمر گروپوں کے علاوہ تمام زمروں میں 15 سے 19 برس کے درمیان عمر گروپ کے داخلہ عمر میں شرح بے روزگاری سب سے زیادہ ہے اور عمر رفتہ کے ساتھ گراوٹ کا رجحان زیر کنٹرول ہے تاہم اس کی شرح قومی اوسط کے مقابلے زیادہ ہے۔

نوجوانوں بالخصوص تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کی سطح زیادہ ہے جو کہ آبادی کے فوائد سے استفادہ میں حائل ہے۔ ای یو ایس 12-2011 کی تفصیلات کے مطابق تعلیم یافتہ نوجوانوں کے درمیان بے روزگاری کی اعلی شرح میں اضافہ کی وجہ سے ملازمت کی خواہش اور ملازمت اور خواہش کے درمیان غیر موزونیت بیان کی گئی ہے۔ جدول 2 سے یہ حقیقت عیاں ہوگئی ہے کہ نہ صرف رسمی تعلیم یافتہ بلکہ ووکیشنل تعلیم کے ذریعہ ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ ہولڈر کے درمیان بھی شرح بے روزگاری زیادہ ہے۔

مذکورہ تجزیے سے اس متضاد صورت حال کا پتہ چلتا ہے جہاں ایک جانب نوجوان ملازمتیں تلاش کررہے ہیں اور صنعتی اداروں کو بڑے پیمانے پر ہنر مند افرادی قوت کی ضرورت ہے لیکن نہ ہو تو نوجوانوں کو ملازمتیں مل رہی ہیں اور نہ ہی صنعتوں کو افرادی قوت مل رہی ہے۔ ہنر مندی کی غیر موزونیت نے نوجوانوں کو بے روزگار بنادیا ہے جو کہ غالباً ایک مخصوص صلاحیت کی ضرورت کے سبب ہوا ہو۔ اس کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اجرت کے متوازن شرح پر مطلوبہ صلاحیت سے ہم آہنگ نہ ہو یا قابلیت کی سطح اور یا تعلیمی لیاقت کا شعبہ خدمات کی انجام دہی کے لئے درکار صلاحیت کے عین مطابق نہ ہو یا تعلیمی لیاقت اور کسی ملازمت کے لئے درکار صلاحیتوں کے درمیان اختلاف یا پھر ٹکنالوجی میں سدھار کے سبب ہنر ناکارہ ہوگیا ہے۔

ہندوستان میں مجموعی بے روزگاری میں 49 فی صد تعداد نوجوان روزگار کے متلاشی افراد کی ہے جنہیں غیر رسمی زمرے کے ذریعے فراہم کئے گئے 93 فی صد دستیاب کام کی سہولت حاصل ہے۔ ہندوستان میں اعلی تعلیم یافتہ نوجوان افراد کا ایک بڑا حصہ یا تو بے روزگار ہے، ملازمت یا روزگار حاصل کرنے کے مرحلے میں ہے، روزگار کے متلاشی ہے یا پھر غیر محفوظ انتظامات کار میں مصروف ہے۔ ہندوستانی ہنر مندی سے متعلق تازہ ترین رپورٹ 2017 کے مطابق تعلیم یافتہ نوجوانوں میں سے تقریباً 40 فی صد نوجوان قابل روزگار ہیں۔ موجودہ وقت میں سب سے بڑا چیلنج ناقص کارکردگی، کام کے مقام پر ملازمت کھونے کا ڈر، مارکیٹ سے مربوط ہنر مندی کا فقدان، جانکاری میں عدم توازن اور ہنر مندی کے فروغ سے متعلق غلط تصور جیسے مسائل کا تصفیہ کرنا ہے۔ مذکورہ جانکاری سے واضح ہوجاتا ہے کہ ہمیں (1) ہنر مندی کے لئے موجودہ مانگ کو سپلائی کے ساتھ ہم آہنگ کرنے (II) کارکنان اور اداروں کو تبدیلی کے ساتھ مطابقت کرنے میں مدد کرنے اور (III) مستقبل کی لیبر مارکیٹ کے تقاضوں کے لئے مسابقت کو قائم کرنے اور اس میں نکھار لانے کی سخت ضرورت ہے۔ یہاں یہ اہم سوال ہے کہ اہلیت روزگار میں کس قدر سدھار کی ضرورت ہے۔

اہلیت اور روزگار کے لئے اقدامات

ملک میں آبادی کے فوائد سے استفادہ اور نوجوانوں کو قابل روزگار بنانے کے لئے نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے ساتھ نیشنل پالیسی فار اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ انٹر پرینرشپ سال 2015 میں شروع کی گئی۔ اس سلسلے میں مشن کے تحت ہنر مند افراد کی مسلسل دستیابی کو یقینی بنانے، مانگ کے اعتبار سے سپلائی کی مطابقت کے ساتھ ہنر مندی کی از سر نو تربیت، عام اور عالمی معیارات کے مطابق صلاحیت سازی کے لئے نیشنل اسکل کوالی فیکیشن فریم ورک کی تائید اور مانگ اور سپلائی میں مطابقت اور ربط پر خاص توجہ دی جارہی ہے۔ اس ضمن میں تمام وزارتوں کے ذریعے اس متحدہ عمل پر توجہ کے لئے مختلف اقدامات اور پروگرام شروع کئے گئے ہیں جن میں موجودہ پروگراموں کو فعال بنانے اور سرگرمیاں تیز کرنے، عالمی رفاقتیں، آئی سی ٹی کا استعمال، تربیت کاروں کی تربیت اور استفادہ سے محروم مختلف گروپوں تک پروگرام کی رسائی میں سدھار کے اقدامات شامل ہیں۔

ان سب کے مدنظر ووکیشنل کو گنجائش اور معیار میں سدھار کے اعتبار سے زبردست فروغ دیا گیا ہے۔ اس کے تحت اسکولی تعلیم کے نویں کلاس سے ووکیشنل ایجوکیشن کے دائرے میں لانے اور صنعتوں کو نصابی کورس میں شامل کرنے، پریکٹیکل ٹریننگ اور ٹیچر ٹریننگ سے آراستہ کرنے، صنعتی تربیتی اداروں میں اصلاحات اور

سدھار، صنعتی پارٹنر کے ساتھ لچک دار مفاہمت نامے (ایم او یو) سیکٹر اسکل کونسل کے توسط سے خدمات کی انجام دہی اور بہتر صنعتی ربط میں ٹکنالوجی کا زیادہ سے زیادہ استعمال، ویب پورٹل کے ساتھ اپرنٹس شپ ٹریننگ اور زیر تربیت کارکنان کی خدمات حاصل کرنے کے لئے لچک پر خصوصی توجہ، کام کی دنیا میں آنے والی تبدیلیوں کے اعتبار سے ہنرمندی کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بہتر صنعتی ربط کے لئے پی پی پی موڈ میں کثیر ہنرمندی اداروں کے اعتبار سے نئے اداروں کا قیام، اہل انسٹرکٹرز کی ایک بڑی تعداد جمع کرنے، نصاب میں تحقیقی کام اور ووکیشنل ایجوکیشن میں تدریس کا پیشہ اختیار کرنے کے لئے اسکل ڈیولپمنٹ یونیورسٹیوں کا احاطہ کیا جارہا ہے اور ہنرمندی کے اداروں پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔

اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ انٹرپریزشپ کی وزارت سمیت 20 مرکزی وزارتوں کے ذریعے اٹھائے گئے اقدامات کو وسیع پیمانے پر عام پروگرام، خطے کے اعتبار سے پروگرام اور زمرے کے اعتبار سے پروگراموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جو نوجوانوں کی اہلیت روزگار میں سدھار کے لئے شروع کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں مجموعی طور پر 13000 سے زیادہ انسٹی ٹیوٹ 4000 سے زائد پولی ٹیکنکس اور 20,000 سے زیادہ ووکیشنل ٹریننگ ادارے مختلف ہنرمندی خدمات کو انجام دے رہے ہیں۔ یہ تمام ادارے انفرادی طور پر نوجوانوں کو اپنی استطاعت کو سمجھنے اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے سے نوجوانوں کو واقف کرا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ہنرمندی کے شعبے میں سیکھنے کا زندگی بھر چلنے والے عمل سے بھی انہیں واقف کرایا جارہا ہے۔ اس ضمن میں ان کی صلاحیتوں کی آزمائش کے لئے قابل اعتماد سند، اہلیت اور منتقل جیسے آزمائشی تجزیات کا سہارا لیا جارہا ہے۔ موجودہ وقت میں افرادی قوت کا ایک بڑا حصہ محدود ہنر اور صلاحیتوں کے ساتھ غیر رسمی زمرے میں برسر روزگار رہے اور ایسے افراد کی صلاحیتوں میں نکھار کے لئے پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا (پی ایم کے وی وائی) ایک اہم قدم ہے۔ اس یوجنا کے تحت ان محدود ہنر اور صلاحیتوں والی افرادی قوت کو متعلقہ شعبوں میں ماہر بنایا جاسکتا ہے۔ پی ایم کے وی وائی ہائی اسکول کی تعلیم کے درمیان میں چھوڑنے والوں کو قابل ملازمت ہنرمندی کے ساتھ لیبر مارکیٹ میں داخل ہونے کا دوسرا موقع فراہم کررہی ہے۔ تاہم اس کے لئے لیبر مارکیٹ میں ابتدائی منتقلی کو فروغ دینے کی سخت ضرورت ہے۔

اس ضمن میں نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ ایجنسی نظامی امور کو موثر اور فعال بنانے کے لئے متعدد اقدامات کررہی ہے جس میں نیشنل اسکل کوالی فیکیشن فریم ورک بھی شامل ہے جو راست یا بلا واسطہ ترغیب اور جذبہ ہنرمندی کو فروغ دینے میں معاون ہوگا۔ مرکزی حکومت کے زیر اہتمام پروگراموں کی لاگت، مدت اور نصاب میں یکسانیت کے لئے عام ضابطے، مختلف متعلقہ شعبوں میں اطلاعاتی عدم توازن کے خدمات کے خاتمے کے لئے لیبر مارکیٹ انفارمیشن سسٹم، ملک میں ہنرمندی کے فروغ کی نگرانی وغیرہ اس ضمن میں اہم اقدامات ہیں۔ نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن بنیادی ڈھانچہ بندی کو مستحکم کرنے سے متعلق نجی زمرے کی کوششوں میں بھرپور تعاون دے رہا ہے تاکہ پالیسی 2015 سے طے کئے گئے تربیت کی حقیقی فراہمی کے نشانے کو حاصل کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں سیکٹر اسکل کونسل اور صنعتوں کے زیر نگرانی تنظیمیں نصابی سرگرمیوں کے فروغ کے توسط سے مانگ کے اعتبار سے تربیت کو مربوط کرنے کی ذمہ داری نبھا رہی ہیں جس سے سرٹیفکیشن اور تجزیے میں مدد مل رہی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے غریب طلبا کی اسکل ڈیولپمنٹ پروگرام میں شرکت یقینی بنانے کے لئے اسکل لون پروگرام کا بھی آغاز کیا ہے۔

حالاں کہ اس ضمن میں ضروری پالیسی اور پروگرام سے متعلق دیگر کارروائیاں کی گئی ہیں تاہم ملک کی تیز رفتار اقتصادی ترقی کے لئے مناسب ہنرمندی کے توسط سے ملک کے نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ نوجوانوں کے تفویض اختیارات کے لئے حکمت عملی کے اہم پہلوؤں پر اگلے سیشن میں تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔

نوجوانوں کی طاقت کا اثر: مزید کیا؟

☆ نوجوانوں کی خواہشات کی تکمیل

سماجی معاشی شمولیت کے پیش نظر باوقار روزگار کے مواقع تک رسائی کو یقینی بنانے کے ساتھ ہنرمندی کے فروغ کے لئے خواہشات کی تکمیل اہم ہے۔ تربیت کے لئے دستیاب اعداد وشمار (ای یو ایس 12-2011) کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ دیہی اور شہری علاقوں میں مختلف تجارتوں میں نوجوانوں کی شرکت بڑھی ہے مثلاً 22.3 فی صد مرد ڈرائیونگ اور موٹر مکینک کے کام میں رسمی ووکیشنل ٹریننگ حاصل کرچکے ہیں یا حاصل کررہے ہیں جب کہ شہری مردوں میں 26.3 فی صد کمپیوٹر تجارت سے جڑے ہیں۔ اسی طرح سے دیہی خواتین کے زمرے میں 32.2 فی صد ٹیکسٹائل سے متعلق کاموں میں تربیت حاصل کررہی ہیں جب کہ شہری خواتین کے زمرہ میں کمپیوٹر پہلی پسند ہے۔ جہاں 30.4 فی صد اس تجارت سے وابستہ ہیں۔ این ایس ڈی سی کی مرتب کردہ رپورٹوں میں ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ سے تربیت مکمل کرنے والے نوجوانوں اور ان کی مانگ کے درمیان خلا چند ابہام بھی سامنے آئے ہیں۔ نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی رپورٹوں کے مطابق روزگار کے سب سے زیادہ مواقع فراہم کرنے والے سیکٹروں کو ہنر مند افرادی قوت کو راغب کرنے میں زبردست چیلنج کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ این ایس ڈی سی اسکل گیپ رپورٹس پر مبنی انسلاک 1 میں اس کی تائید کی گئی ہے اور مانگ اور سپلائی کے درمیان موثر ہم آہنگی پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ متعدد ریاستوں میں تعمیرات، ذرائع نقل وحمل و رسد، زراعت اور ان سے متعلق دیگر شعبوں بشمول ڈبہ بند خوراک صنعت جیسے متعدد سیکٹروں میں زبردست مانگ ہے لیکن دیگر متعدد ریاستوں میں ان ہستیوں میں مانگ کی شرح نہایت کم ہے۔

اس لئے اقتصادی تقاضوں کو پورا کرنے اور مانگ اور سپلائی میں ہم آہنگی کے لئے تکمیل خواہشات کا بڑا دخل ہے۔ ایسی ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ ہنرمندی کی تربیت کے لئے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی اور ترغیب کے لئے ہنرمندی میں امتیازی ایوارڈ اور توصیفی سند کی سخت ضرورت ہے۔ ابتدائی عمر سے ہی محنت مزدوری کے رتبے سے متعلق بیداری سے اس پیشے کی کم رتبے کے بارے

میں سوچ میں تبدیلی ہوگی اور عزت واحترام حاصل ہوگا۔ ہنرمندی کے پروگراموں کی مقبولیت اور خواہشات کی تکمیل کے لئے مختلف تکنیکی طریقہ کار اختیار کئے جانے چاہئیں۔ان سے تیاری کے عمل کو تقویت حاصل ہوگی۔

تحریک کامیابی کی کلید ہے

نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ انٹرپرینرشپ پالیسی 2015 کے مطابق ہندوستان کو سال 2022 تک 110 ملین ہنرمند بنانے اور 290 ملین نوجوانوں کو اعلی ہنرمندی/ ہنرمندی کی از سر نو تربیت کی ضرورت ہے۔ اس اہم کام کو انجام دینے کے لئے پورے خطے کے نوجوانوں اور طلب کو ہنرمندی کے لئے تیار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ہنرمندی کے تربیتی پروگرام کی کامیابی کا مکمل انحصار اس بات پر ہوگا کہ ہم نوجوانوں کو تربیت کے لئے کسی طرح پرجوش کرسکتے ہیں۔موجودہ صورت حال میں امیدواروں کی حرکت پذیری کی ذمہ داری تربیت فراہم کرنے والے پر چھوڑ دینی چاہئے۔ ناقص حرکت پذیری کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔جیسے کہ ووکیشنل کورسز اور لیبر مارکیٹ کے نتائج سے متعلق مکمل جانکاری نہ ہونا، ہجرت میں عدم دلچسپی، فرسودہ نصاب تعلیم وغیرہ۔موجودہ وقت میں سب سے اہم ضرورت اس بات کی ہے کہ تربیت حاصل کرنے کے اہل نوجواانوں کو ترغیب دینے کی ایک مخصوص حکمت عملی تیار کی جائے۔اس کے علاوہ مقامی سطح پر بڑے پیمانے پر تبدیلی لانے اور ہنرمندی کے فروغ کے ایجنڈے کو فروغ دینے کے لئے مہاراشٹر حکومت کے اسکل سکھی ماڈل ایک منفرد طریقہ ہوسکتا ہے۔ اسکل سکھی کے تحت خواتین کو ہنرمندی کے فروغ کے پروگراموں کی جانب راغب کرنے کے لئے علاقے کی نوجوان خواتین کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔اس ضمن میں بلدیاتی اداروں کے عہدیداروں اور کارکنان تبدیلی سازوں کا کردار ادا کرسکتے ہیں اور ایسے نوجوانوں کی مکمل جانکاری فراہم کرنے میں معاون ہوسکتے ہیں جنہیں اجرت/خود روزگار قابلیت کے ساتھ ہنرمندی کی تربیت درکار ہے۔اس ضمن میں تمام جانکاریوں کو آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی، بینک کھاتے سے لنک ایس ایس ڈی ایم پورٹل پر اپ لوڈ کی جاسکتی ہیں۔کارکنان کو گھر گھر مہم، والدین کو راضی کرنے کے لئے بات چیت اور ہنرمندی کے لئے بے روزگار نوجوانوں کی فہرست تیاری کی اضافی ذمہ داری دی جاسکتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ قومی پیمانے پر ایک عام بیداری مہم سمیت اسکول، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے ساتھ رابطہ پروگراموں اور لیبر مارکیٹ کے نتائج کو اجاگر کرنے، تربیت حاصل کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد سیکٹر کی جانب راغب ہوگی۔

تنوع

ہندوستانی لیبر مارکیٹ سے زمرہ جاتی، صنفی اور خلائی تنوع کا پتہ چلتا ہے۔ لیبر مارکیٹ میں 93 فی صد کے ساتھ غیر رسمی روزگار کا غلبہ ہے جہاں رسمی سیکٹر میں روزگار کی شرح صرف 8 فی صد ہے۔دونوں سیکٹروں میں درکار تربیت کی نوعیت مختلف ہے۔غیر رسمی سیکٹر میں محنت کی ناقص تقسیم ہنرمندی میں مہارت کے فقدان کے سبب ہے اور اس کے سبب پیداوار متاثر ہورہی ہے۔اس سیکٹر میں ورکرز کی تعلیم کا معیار اور صلاحیت کی سطح نچلے درجے پر ہے۔ ملک میں بہتر ہنرمند افرادی قوت کے لئے نیشنل اپرنٹس میں پروگرام کی سخت ضرورت ہے۔

جہاں تک آبادی میں خواتین کی شرح کا تعلق ہے تو یہاں خواتین کی شرح 48 فی صد ہے۔تاہم افرادی قوت میں خواتین کی شرح تقریباً 22 فی صد ہی ہے۔عزت مآب وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ اگر کسی ملک کی خواتین کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ترقیاتی سرگرمیوں سے جوڑا جائے تو اس ملک کی ترقی کی رفتار تیز ہوجائے گی۔ ملک میں وقت کی سب سے بڑی ضرورت خواتین کی صلاحیتوں کو نکھارنا اور ان میں اضافہ کرکے ان خواتین کو لیبر مارکیٹ بنانے کے لئے تیار کرنا ہے۔خواتین کی شراکت میں اضافے کے لئے متعلقہ پالیسی کی مناسب حمایت، ہنرمندی/ دوبارہ ہنرمندی دینے پر خاص توجہ اور آجرین کی طرف سے ان خواتین کو روزگار فراہم کرنے اور افرادی قوت میں ان کی شمولیت کے لئے مواقع فراہم کرنے پر رضامندی بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ خواتین پر سے صنف نازک کا ٹھپہ ختم کرنے اور خواتین کی ان سرگرمیوں اور ہنرمندی میں شراکت کو فروغ دینے کی بھی ضرورت ہے جو معمول سے مختلف ہیں۔اس ضمن میں حکومت ہریانہ کی جندل اسٹیل کے اشتراک سے اسٹیل کے سیکورٹی میں خواتین کی صلاحیتوں سے استفادہ کی پہل قابل ستائش اور قابل تقلید ہے۔

ملک کے شمال اور شمال مشرقی خطے کے ساتھ ساتھ جنوبی اور مغربی خطے میں نہ صرف زمرہ جاتی اور صنفی عدم مساوات ہے بلکہ ساختیاتی خلیج بھی ہے۔ جب کہ جنوبی اور مغربی خطوں میں 67 فی صد نجی اور سرکاری آئی ٹی آئی ہیں جو 60 فی صد نشستوں کی گنجائش کے ساتھ آبادی کے 51 فی صد کو تربیت فراہم کررہی ہے۔ اس کے برعکس شمال اور مشرقی زون میں صرف 33 فی صد آئی ٹی آئی ہیں جو 40 فی صد نشستوں کی گنجائش کے ساتھ آبادی کی 49 فی صد کو تربیت فراہم کررہی ہیں۔ نہ صرف خطے کی بنیاد پر بلکہ ریاستوں کی بنیاد پر بھی عدم مساوات موجود ہے۔ اس ضمن میں ضروری ہے کہ ایسے خطوں میں ڈھانچے کے قیام پر خاص توجہ دی جائے اور جہاں بھی اصلاحات کی ضرورت ہے، وہاں اولین ترجیح کے ساتھ ان خدمات کو انجام دیا جائے۔اس کے علاوہ مغربی اور جنوبی خطوں میں ہنرمندی کی تربیت اور ہنرمند افرادی قوت کی اصلاحات کے ساتھ از سر نو تربیت کے ذریعے ایسی ریاستوں میں ہجرت کے عمل کو روکا جائے جہاں روزگار کے زیادہ مواقع ہیں۔نجی زمروں میں ضمنی سماجی ذمہ داری یا ڈھانچہ بندی کے فروغ میں راست شراکت کے ذریعے لیاقت میں سدھار کی اشد ضرورت ہے۔اس ضمن میں ملازمت کی تربیت، اپرینٹس شپ ٹریننگ، تربیت کاروں کی ٹریننگ اور مستقبل کے لئے ملازمت کے لئے تیار افرادی قوت تیار کرنے کے لئے نصابی نظر ثانی پر بھی خاص توجہ دینی ہوگی۔

دوسرا موقع: از سر نو صلاحیت سازی/ ہنرمندی میں سدھار اور پیشگی علم کا شعور

ملک میں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو ثانوی تعلیم مکمل کرنے سے قبل ہی مختلف وجوہات سے اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ بارہویں پنج سالہ منصوبے 2012-17 کے مطابق 47 فی صد طلبا اپنی ثانوی تعلیم مکمل کرنے سے قبل ہی درمیان میں پڑھائی چھوڑ

انسلاک 1 ایسپریشن میٹرکس

آبادی کے اعتبار سے فائدے والی ریاستیں	سیکٹروں میں افرادی قوت کے لئے مانگ	نوجوانوں کی خواہشات		
		زیادہ	اوسط	کم
اترپردیش	عمارت سازی، تعمیرات اور رئیل اسٹیٹ، منظّم خردہ فروشی اور بینک کاری، مالیاتی خدمات اور انشورنس	آئی ٹی/آئی ٹی ای ایس، منظّم خردہ فروشی اور میڈیا اینڈ انٹرٹمنٹ	بی ایف ایس آئی، صحت عامہ مہمان نوازی، ڈبہ بند خوراک	عمارت سازی، تعمیرات، نقل وحمل، زراعت اور اس سے متعلق زمرے ٹیکسٹائل دیگر مصنوعات سازی دوا سازی
دہلی	خردہ فروشی، تعمیرات، نقل وحمل، گھریلو خدمات، آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس، مہمان نوازی، صحت عامہ، تعلیم و بینک کاری، مالی خدمات اور انشورنس (بی ایف ایس آئی)	خردہ فروشی، آئی ٹی اینڈ بی پی او ایجوکیشن، آٹو اور آٹو پارٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بجلی کے آلات ٹیکسٹائل اور ملبوساتھ، الیکٹرانکس اور ہارڈ ویئر	تعمیرات، نقل وحمل، مہمان نوازی بی ایف ایس آئی، گاڑی مرمت، صحت عامہ، میڈیا اینڈ انٹرٹمنٹ، دھات کی مصنوعات، غیر دھات کی پیداوار، طباعت واشاعت، ڈبہ بند خوراک، کیمیکل اور فارماسیوٹیکل	گھریلو خدمات، سیکورٹی تھوک تجارت، لکڑی و فرنیچر، رئیل اسٹیٹ سروسز
جھارکھنڈ	عمارت سازی و تعمیرات، سیاحت مہمان نوازی اور ٹریول، ڈبہ بند خوراک، رئیل اسٹیٹ سروسز، بینک کاری اور مالیات انجینئرنگ مصنوعات نقل وحمل	ڈبہ بند خورک، بینک کاری اور مالیات، انجینئرنگ مصنوعات، ٹیکسٹائل و ملبوسات، آٹوموبائل، صحت عامہ، تعلیم، فروغ ہنرمندی اور آئی ٹی، آئی ٹی ای ایس	سیاحت، مہمان نوازی، ٹریول اینڈ ٹریڈ، رئیل اسٹیٹ اینڈ بزنس سروسز، میڈیا اینڈ کمیونی کیشنز، بجلی، گیس اور پانی کی سپلائی	عمارت سازی، تعمیرات، کان کنی، کرگیا اور دست کاری، منظّم خردہ فروشی چمڑا اور چمڑے کی مصنوعات کیمیکل اور فارماسیوٹیکل
مدھیہ پردیش	تعمیرات، خردہ فروشی، زراعت اور اس سے متعلق سرگرمیاں، ٹیکسٹائل نقل وحمل، باربرداری، منرل پروسیسنگ	آئی ٹی، آئی ٹی ای ایس، صحت عامہ تعلیم و فروغ ہنرمندی، آٹو اور پرزہ جات، میڈیا اینڈ انٹرٹمنٹ	مہمان نوازی، بینک کاری و مالیاتی خدمات، ٹیکسٹائل، نقل وحمل و باربرداری منرل پروسیسنگ	تعمیرات، خردہ فروشی، زراعت اور اس سے متعلق سرگرمیاں، ٹیکسٹائل نقل وحمل و باربرداری، منرل پروسیسنگ
راجستھان	الیکٹریشن، کمپیوٹر پر مبنی اکاؤنٹسی اور آئی ٹی، موبائل ریئیرنگ، واٹرنگ اور ریپئرنگ (ڈومیسٹک) آٹوموبائل مکینک، کوریئر ڈلیوری، سیلز اینڈ مارکیٹنگ دست کاری اور ہتھ کرگھا، نگینے وزیورات	الیکٹریشین	دست کاری و ہتھ کرگھا	موبائل ریپرنگ، کمپیوٹر پر مبنی اکاؤنٹسی اور آئی ٹی، رائزنگ اور ریپئرنگ (ڈومیسٹک) کوریئر ڈلیوری سیلز اینڈ مارکیٹنگ، نگینے وزیورات
مغربی بنگال	تعمیرات، خردہ فروشی، زراعت و متعلقہ شعبے، ایم ایس ایم ای، جوٹ ٹیکسٹائل، اگیرو فوڈ پروسیسنگ	آئی ٹی، آئی ٹی ای ایس، صحت عامہ بینک کاری و مالیاتی خدمات، ریپئرنگ اور دیکھ ریکھ، انجینئرنگ آٹو، ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ، نگینے وزیورات	سیاحت ٹریولز اینڈ ہاسپٹیلیٹی نقل وحمل و پلاسٹک الیکٹرانکس اینڈ ہارڈ ویئر	تعمیرات، خردہ، فروشی، زراعت اور مال برداری، مواصلات، ربڑ و متعلقہ شعبے، ایم ایس ایم ای، جوٹ ٹیکسٹائل، اگیرو فوڈ پروسیسنگ
مہاراشٹر	آئی ٹی، آ ی ٹی ای ایس، منظّم خردہ فروشی، تعمیرات، زراعت اور اس سے متعلقہ شعبے، کیمیکل اور فارماسیٹیکلز، نگینے وزیورات	آئی ٹی، آئی ٹی ای ایس، منظّم خردہ فروشی، سیاحت، ٹور اینڈ ہاسپٹیلیٹی، فوڈ پروسیسنگ، آٹو اور پرزے	میڈیا اینڈ انٹرٹمنٹ، بی ایف ایس آئی نقل وحمل، باربرداری، صحت عامہ تعلیم و فروغ ہنرمندی، ٹیکسٹائل و ملبوسات	عمارت سازی و تعمیرات، دیگر مصنوعات سازی، زراعت و متعلقہ شعبے، کیمیکل و فارماسیٹوکلز نگینے وزیورات
تمل ناڈو	تعمیرات، خرودہ فروشی اور ٹریولس، ہاسپٹیلیٹی اینڈ ٹورزم اور ٹریولز، بی ایف ایس آئی، آٹوموبائل	آٹوموبائل، آئی ٹی/آئی ٹی ای ایس، ٹورزم، ٹریولز اینڈ ہاسپٹیلیٹی، خردہ فروشی، بی ایف ایس آئی، الیکٹرانکس ہارڈویئر ایجوکیشن،	ٹیکسٹائل، میڈیا اینڈ انٹرٹمنٹ، نقل وحمل، باربرداری، صحت عامہ، رئیل اسٹیٹ	لیدر، تعمیرات، فوڈ پروسیسنگ، نگینے وزیورات، کیمیکل اینڈ فارماسیوٹیکلز، فرنیچر، زراعت ہتھ کرگھا اور دست کاری

ماحصل: این ایس ڈی سی اسکل گیپ رپورٹ 2012، مرتب کردہ: ڈاکٹر ساکشی کھورانہ، وائی پی، نیتی آیوگ

دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں جب وہ لیبر مارکیٹ میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں اپنی محدود تعلیمی اہلیت اور صلاحیت کی وجہ سے کم اجرت پر کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ایسے نوجوانوں کو صلاحیت سازی کے ازسرنو عمل اور ہنرمندی میں سدھار کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا ایک موقع اور ملنا چاہیئے۔ اس ضمن میں مرکز اور ریاستی حکومتوں کے ذریعے متعدد پروگرام شروع کئے گئے ہیں تا کہ نوجوان اپنی صلاحیتیں نکھارنے کے ساتھ

اپنی صلاحیت روزگار صلاحیت سازی سے متعلق تمام پروگراموں میں امتیاز کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں سب سے بڑا چیلنج اس طرح کے نوجوانوں کی نشاندہی ہے۔ اس کے علاوہ صلاحیت سازی کے عمل کے تجزیے، ہنرمندی کے فروغ کے لئے ترغیبات اور تربیت کی فراہمی کی زمینی حقائق کی بھی سخت ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملازمتوں کی دستیابی، اچھی اجرت، اچھا معیار زندگی اور پیداوار میں اضافے کے تعلق سے بہتر نتائج والی تربیت پر خاص توجہ درکار ہے۔

اس کے علاوہ ایسے نوجوانوں پر بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے جو پہلے ہی لیبر مارکیٹ میں داخل ہو چکے ہیں تاہم ان کے پاس اپنی صلاحیت اور ہنر کی کوئی سند نہیں ہے اور ایسے نوجوان جنھوں نے نسل در نسل بنیاد پر اپنے خاندانی پیشے کے ہنر کو حاصل کیا جیسے کہ فن کار اور دست کار وغیرہ۔ اس بنیاد پر تعلیم سے قبل ہنر سیکھنے والے افراد (آر پی ایل) میں اپنی صلاحیت روزگار، حرکت پذیری، سیکھنے کا تا حیات عمل، سماجی شمولیت اور عزت نفس میں سدھار کی استعداد ہے۔ ہندوستان میں اس ضمن میں ایسے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے جن کی تعداد 298.25 ملین ہے اور انہیں صلاحیت سازی میں ازسرنو تربیت کی ضرورت ہے۔ ہنرمندی کے فروغ کی وزارت کے تحت قومی پالیسی میں اس پر زور دیا گیا ہے اور اس کی تکمیل کی کوشش جاری ہیں تاہم آر پی ایل کی نشاندہی سب سے بڑا چیلنج ہے۔ اس ضمن میں کوئی جامع آر پی ایل ماڈل ابھی تک تیار نہیں کیا جا سکا ہے اور مختلف سیکٹروں نے مختلف ماڈل اختیار کئے ہوئے ہیں۔ مقامی سطح پر آر پی ایل کو موثر بنانے کے لئے ایک فعال پالیسی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ دیگر امور کے ساتھ آر پی ایل کی کامیابی کا کئی معاملات پر انحصار ہے جن میں آر پی ایل کے متعلق عام بیداری، موثر ووکیشنل رہنمائی، کونسلنگ سروسز، پالیسی کے ساتھ ربط، تعلیمی و تربیتی نظام کے لئے آئینی ضابطہ فریم ورک، تمام متعلقین کی سرگرم شمولیت، آر پی ایل کے لئے موثر ادارہ جاتی فریم ورک، پیشہ ورانہ اور کوالی فیکیشن کے معیارات میں ہم آہنگی، آر پی ایل کے لئے فنڈ کی مساوی تقسیم اور آر پی ایل امیدواروں کو اپنی صلاحیتوں میں نکھار کے مواقع کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔

اسکول ٹو ورک ٹرانزیشن سروسز (ایس ڈبلیو ٹی ایس)

پندرہ تا انتیس برس کے درمیان کے نوجوانوں کے لئے لیبر مارکیٹ کی جانکاری کی مقدار و معیار میں سدھار بہت ضروری ہے۔ افرادی قوت سے متعلق سروے روزگار، بے روزگار اور افرادی قوت کے علاوہ دیگر جانکاریاں فراہم کرتے ہیں اور سیکٹر کے ذریعے روزگار کے مواقع کی فراہمی، بے روزگاری کی مدت اور روزگار کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں اندازے اور تخمینے لگانے میں مدد کرتے ہیں۔ تاہم یہ ملازمت سے متعلق تسلی اور اسکول ٹو ورک ٹرانزیشن کی آسانیوں اور دشواریوں کے بارے میں جانکاری فراہم نہیں کرتے ہیں۔ ایس ڈبلیو ٹی ایس لیبر مارکیٹ کی بروقت اور متعلقہ جانکاریاں فراہم کریں گے جس کی مدد سے حکمت عملی تیار کرنے اور قومی روزگار پروگرام نافذ کرنے میں مدد ملے گی اور ان پروگراموں کے ذریعے نوجوان خواتین اور مردوں کو روزگار کے سلسلے میں درپیش مسائل کا احاطہ کیا جائے گا۔ ان سے کمزور گروپوں کی نشاندہی میں بھی مدد ملے گی تا کہ پالیسی ساز نشان زد آبادی کے مفاد میں درست فیصلے کر سکیں۔ ان سروے سے نیشنل کیریئر سروس کو نوجوان امیدواروں کو اپنی مرضی اور من پسند ملازمت دلانے میں مدد ملے گی۔ علاوہ ازیں ان سے لیبر مارکیٹ میں موجودہ مسائل کو حل کرنے اور حکومتوں کو ایسے ملازمین کے لئے اداروں کو تربیت کی فراہمی کے لئے ترغیبات طے کرنے میں مدد ملے گی جنھیں عام طور پر تربیت کی سہولت حاصل نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی صنعتی انقلاب کے سبب مستقبل میں ملازمت میں ملازمتوں کے تعلق سے ہونے والے چیلنجوں سے نمٹنے میں بھی مدد ملے گی۔

تیزی کے ساتھ معاشی تبدیلیاں اور مستقبل کی ملازمت کی صورت حال دونوں ہی نوجوانوں کو ایک بہتر زندگی کے لئے اپنی اہلیت روزگار کو نکھارنے کے مواقع اور درپیش چیلنج کے متقاضی ہیں۔ اہلیت روزگار میں نکھار جہاں ملازمت کی ضمانت کو یقینی بنائے گی، وہیں نوجوانوں کو اقتصادی ترقی میں اپنی بھرپور شراکت کے لئے معاون ہوگی۔ نوجوانوں کو کارندہ تغیرات بنانے کے لئے مطلوبہ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تمام ریاستوں میں ہنرمندی کے فروغ سے متعلق مختلف اقدامات اور پروگراموں کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنا پڑے گا۔ ☆☆☆

ایشوروی بساورادی

نوجوانوں کو با اختیار بنانا اور یوگا

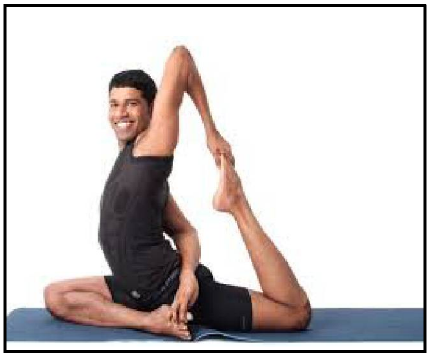

یوگا کے طریقوں سے انہیں ایک مختلف تناظر اور زندگی کے چیلنجوں کے سلسلے میں ردعمل کرنا سیکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔نرم رویہ اپنانے ، اپنے ذہن کو پرسکون بنانے نیز اپنی اندرونی طاقت سے وابستہ کرنے سے اپنے آپ کو موجود لمحے میں لانے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے بالآخر اس مصروفیات دنیا کے تناؤ اور دباؤ سے راحت حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔اس سے غیر متعدی بیماریوں کی روک تھام کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

مضمون نگار مرار جی دیسائی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف یوگا' وزارت آیوش میں ڈائریکٹر ہیں۔
ibasavaraddi@yahoo.com

نوجوانوں کو با اختیار بنانے کا عمل ایک ایسا عمل ہے جس میں اپنی زندگی کی ذمہ داری سنبھالنے کے سلسلے میں نوجوان لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔وہ یہ کام اپنی صورت حال پر توجہ دے کر اور پھر اپنے عقائد، اقدار اور رویوں کے ذریعہ اپنے شعور کو بدلنے نیز وسائل تک اپنی رسائی کو بہتر بنانے کے لئے عمل کر کے انجام دیتے ہیں۔نوجوانوں کو با اختیار بنانے کا مقصد زندگی کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔نوجوانوں کو با اختیار بنانے کے پروگراموں میں شرکت کے ذریعے نوجوانوں کو با اختیار بنایا جاتا ہے۔

نوجوانوں کو با اختیار بنانے کا معاملہ نوجوانوں کی ترقی کے معاملے سے مختلف ہے کیوں کہ ترقی افراد کو تکمیل تک پہنچانے پر مرکوز ہوتی ہے جب کہ با اختیار بنانے کا تعلق ان اقدامات سے ہوتا ہے جن سے نوجوانوں میں نیز فرقوں میں خود مختاری اور خود انفصالی کی حد میں اضافہ کرنے میں مدد ملتی ہے تا کہ وہ اپنے اختیار پر عمل کرتے ہوئے ایک ذمہ دار اور خود انفصالی انداز میں اپنے مفادات کی وکالت کر سکیں۔

نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے نظریے کو مزید تین جزو میں تقسیم کیا جاسکتا ھے :انفرادی طور سے با اختیار بنانا، تنظیمی طور سے با اختیار بنانا اور کمیونٹی کے طور پر با اختیار بنانا۔

1۔**انفرادی طور سے بااختیار بنانا**: نوجوانوں یا بالغوں میں کنٹرول کرنے اور صلاحیت کو بہتر بنانے کے سلسلے میں ہنرمندیوں کو فروغ دینا نیز تنظیموں اور کمیونٹی کی بہتری کے لئے موثر طور سے اشتراک عمل کرنے کے سلسلے میں اہم بیداری کو فروغ دینا۔

2۔**تنظیمی طور سے بااختیار بنانا**:وہ ادارے جو نوجوانوں یا بالغوں کے لئے موقع فراہم کرتے ہیں اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں تا کہ وہ اپنی زندگیوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے درکار ہنرمندیاں حاصل کرسکیں۔ وہ اادارے جو سروس کے اہتمام کے لئے متبادلات فراہم کرتے ہیں نیز وہ ادارے جو پالیسی فیصلے کرتے ہیں اور ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

3۔**کمیونٹی کے طور پر بااختیار بنانا**: کمیونٹی کو بہتر بنانے کے لئے کوششیں، زندگی کے معیار کے لئے خطرات کے تئیں ردعمل، نیز مقامی، ریاستی اور قومی سطح پر شہریوں کی شرکت کا اہتمام کرنا۔

عام صحتی مسائل نوجوانوں کو متاثر کرتے ہیں

دستیاب ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ نجی انتخابات، ماحولیاتی اثرات اور متعدی اور غیر متعدی دونوں بیماریوں نیز چوٹوں سمیت طرز زندگی میں تبدیلیوں کی وجہ سے نوجوان لوگ صحت پر اثر ڈالنے والے متعدد حالات سے متاثر ہیں۔نوجوانوں کو درپیش مسائل نہ صرف سماجی اور معاشی ہیں بلکہ نفسیاتی عمل ہیں۔تعلقات اور رشتوں سے بندھے ہونے نیز تکلیف دہ تنہائی کی وجہ سے وہ منشیات اور شراب کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔ دیگر بڑے

مسال ہیں: بہت زیادہ دباؤ، کنبے کی ذمہ داریاں اور کام کا بوجھ، صحیح صلاح مشورے/ دیکھ بھال کی کمی/ان کے فقدان کی صورت میں نوجوان لوگ اپنی زندگی ختم کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

نوجوانوں کو درپیش عام مسائل حسب ذیل ہیں:

☆زیادہ وزن اور موٹاپا

☆دباؤ

☆بے چینی اور افسردگی

☆نوجوانوں میں بین شخصی تشدد

☆خودکشی کے رجحانات

☆تمباکو کا استعمال

☆شراب اور منشیات کی عادت

☆غیر متعدی بیماریاں (این سی ڈی)

نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لئے یوگا

آسن اور پرانایام خاص طور سے جسمانی اور ذہنی صحت کے سلسلے میں کام کرتے ہیں۔ ان سے جسم کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے، جسم سے زہریلے مادوں کا خاتمہ ہوتا ہے، جسم اور ذہن کو آرام ملتا ہے، دباؤ کم ہوتا ہے نیز ہمدردانہ اور نیم ہمدردانہ اعصابی نظام کے درمیان توازن پیدا ہوتا ہے اور اس طرح سے مختلف این سی ڈی کی روک تھام ہوتی ہے۔ چناں چہ آسن اور پرانایام سے مندرجہ ذیل مدد ملتی ہے:

☆دباؤ اور بے چینی سے راحت ملتی ہے۔ مثبت توانائی اور مزاج کو فروغ ملتا ہے۔

☆خون کے دباؤ کو طبعی حالت پر لانے میں مدد ملتی ہے۔☆اطراف کے عضلات کی مالش کر کے سست نظام ہاضمہ میں تیزی آتی ہے۔

☆سکون اور بہبود کے احساسات میں اضافہ ہوتا ہے۔☆ یہ دباؤ کے ردعمل کو پلٹ سکتے ہیں۔ اس طرح سے ان دائمی دباؤ کے اثرات سے ایک بچاؤ فراہم ہوتا ہے۔☆/ دل دھڑکنے اور سانس لینے کی تیز رفتار میں کمی آتی ہے۔ خون کے دباؤ کو طبعی حالت میں لاتے ہیں۔☆ رطوبتی غدود کم کورٹیسول پیدا کرتے ہیں۔

☆بیماریوں وغیرہ سے محفوظ رکھنے کا نظام بہتر ہوتا ہے۔

دباؤ کے لئے یوگا

دباؤ سے نیم ہمدردانہ اعصابی نظام کی کم سرگرمی اور ہمدردانہ اعصابی نظام کی زیادہ سرگرمی کے ساتھ خود اختیاری اعصابی نظام کا عدم توازن پیدا ہوتا ہے۔ دباؤ اس وقت محسوس ہوتا ہے جب ایک محسوس کردہ مانگ اور اس مانگ سے نمٹنے کی صلاحیت کے درمیان عدم یکسانیت ہوتی ہے۔ اس میں بیرونی صورت حال کے تئیں جذباتی اور ذہنی ردعمل بھی شامل ہے۔ اگر کوئی شخص مسلسل طور سے دباؤ میں ہے، خواہ وہ دباؤ حقیقی ہے یا محسوس کردہ ہے تو اس کے اعصابی نظام کو ہمدردانہ زیادہ محنت کی حالت کی طرف منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر ہمدردانہ اعصابی نظام کی حقیقی سرگرمی ایپائن فرائن کے اجرا میں کمی آنے کے ساتھ کم ہو جاتی ہے لیکن کورٹیکوسٹرائیڈ کا اجرا حسب معمول سطحوں سے اوپر سرگرم ہونے کے لئے جاری رہتا ہے۔ اس طرح کے معاملے میں ایک شخص یہ تک بھی نہیں سمجھ سکتا ہے کہ وہ ایک پر دباؤ حالت میں ہے۔

یوگا ہمدردانہ اعصابی نظام کو متحرک کر کے خود اختیاری اعصابی نظام صحت مند توازن میں لاتا ہے۔ ہمدردانہ اعصابی نظام، یا ناگہانی ضرورت پر ردعمل کرنے والا ہمارا نظام اس وقت سرگرم ہو جاتا ہے جب ہمارا جسم یا ذہن دباؤ سے خطرہ محسوس کرتے ہیں، خواہ وہ مثبت یا منفی دباؤ ہو۔ اس لڑائی کے تئیں ردعمل کے نتیجے میں واسوکونس ٹرکشن ہوتا ہے جس کی وجہ سے انتہائی حد تک خود کے بہاؤ میں کمی آتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی پایا گیا ہے کہ یوگا سے جسمانی اور ذہنی صحت کو فائدہ ہوتا ہے۔ یوگا کے ذریعے ذہن کے آرام اور سکون کے نتیجے میں کورٹیسول اور ایسی ٹائل کولائن کی اس سطح کو کم کر کے جو خاص طور سے دباؤ کے تئیں جسم کے ردعمل کے دوران بڑھ جاتی ہے، خون کے دباؤ، نبض کی رفتار اور سانس لینے کی رفتار میں موثر طور سے کمی آتی ہے۔ نتیجتاً اس سے نفسیاتی تنازعات دباؤ، بے حد حساسیت میں کمی آتی ہے، جنہیں نفسیاتی مسائل میں اضافہ کرنے والے عناصر کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ بھی پایا گیا ہے کہ یوگا کی وجہ سے میلاٹونن کی سطح میں اضافہ ہوتا ہے، نفسیاتی اور قلبی و تنفسی خاکوں میں بہتری آتی ہے۔

عادت کے لئے یوگا

پورے شخص (جسم، ذہن اور روح) کو مربوط کرنے، جسم کو مستحکم بنانے، ذہن کو آرام و سکون دینے، جسمانی اور روحانی دونوں ہی بیداری میں اضافہ کرنے، تناؤ دور کرنے، سانس لینے کے صحیح طریقوں کو فروغ دینے اعضائے جسم کو کسی خاص انداز سے رکھنے کے بارے میں بیداری میں اضافہ کرنے، مقابلہ کرنے والی ہنرمندیوں کو بہتر بنانے نیز عزم مصمم اور ارتکاز کی حوصلہ افزائی کرنے

کے لئے اہم علاجی عنصر ہے۔ پر احتیاط طریقوں سے جہاں مختلف جسمانی کام سے موجودہ لمحے میں نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ جسم اور ذہن کے دور مسلسل میں موجود احساسات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ بیداری کی حوصلہ افزائی کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ کچھ انداز مثلاً کمر کی کجیوں سے جو جسم کے آگے کے حصے کو کھولتی ہیں، ایک شخص کو ان جذبات کے بارے میں

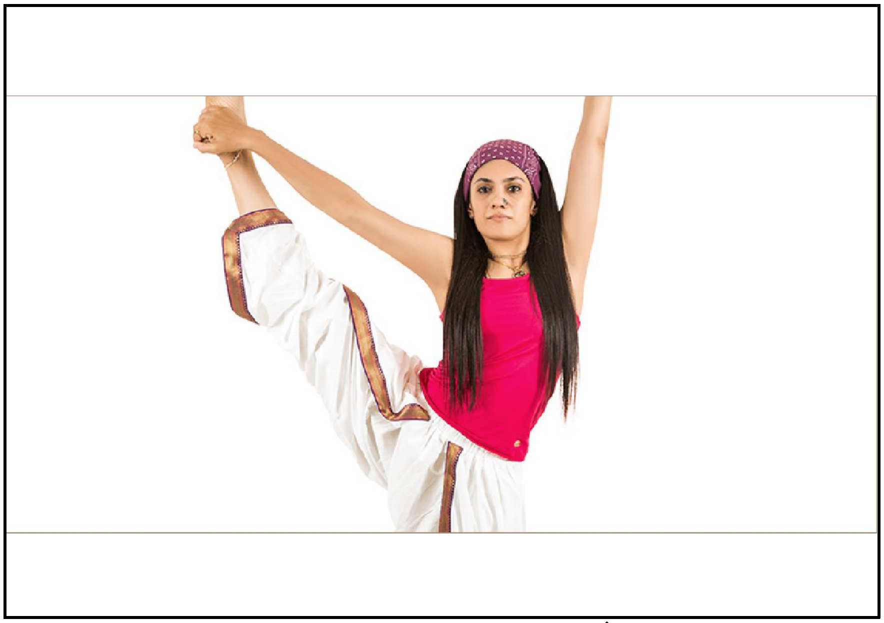

بیدار ہونے میں مدد مل سکتی ہے جو شمسی صفیرہ حلقے میں محسوس کئے جانے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

موٹاپے کیلئے یوگا

یوگا آسنوں اور سانس لینے کے صحیح طریقوں کے ساتھ متوازن خوراک پر مبنی ہوتا ہے۔ بعض اوقات موٹے لوگوں کو جوڑوں کے درد کی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ یوگا ڈھانچے کو جسم کا زیادہ سے زیادہ وزن برداشت کرنے کے قابل بنا کر جوڑوں پر زور اور دباؤ کو کم کرنے کے لئے جسم کی وابستگی کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ اس سے طاقت اور لچک داری بہتر ہوتی ہے۔ یوگا سے توازن بھی پیدا ہوتا ہے۔ یوگا جسمانی درستی اور مزاج دونوں کو بہتر بنا کر بہتر محسوس کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یوگا کے باقاعدہ عمل سے موٹے شخص پر مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں جو وزن کم کرنے کے دیگر طریقوں کے مقابلے میں نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ سوریہ نمسکار موٹاپے کا علاج کرنے کے لئے سب سے اہم عمل ہے۔ سوریہ نمسکار ایک مکمل عمل ہے کیوں کہ اندرونی غدود کی ریزش اور اعصاب کے نظام پر اس عمل کا ایک بے مثل اثر پڑتا ہے جس سے استحالی عدم توازن کو صحیح کرنے میں مدد ملتی ہے جن کی وجہ سے موٹاپا ہوتا ہے۔ موٹاپے کے لئے پرانایام کے سفارش کردہ طریقے بھاسترستریکا، کپل بھاتی اور سوریہ بھیدانا ہیں جو توازن پیدا کرنے والے طریقو کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ جن سے استحالہ میں توازن برقرار رکھنے اور اسے متحرک کرنے میں مدد ملتی ہے۔

نوجوان لوگ اور این سی ڈی

نوجوانی زندگی کا وہ دور ہوتا ہے جب کوئی شخص نوجوان ہوتا ہے لیکن باقاعدہ طور سے اس مطلب بچپن اور بالغ پن کے درمیان کا زمانہ ہوتا ہے ۔ اس کی توضیح ''ظاہری شکل'' تندرستی، طاقت، جذبے وغیرہ کے طور پر کی بھی جاتی ہے۔ جو اس شخص کی خصوصیات ہیں جو کہ جوان ہے''۔ غیر متعدی بیماریوں (این سی ڈی) میں وہ متعدد حالات شامل ہیں جن کا تعلق نوعیت سے متعلق طرز زندگی اور رویے سے ہے۔ ہندوستان میں خاص طور سے نوجوان لوگ غذائی تبدیلی کے دور سے گزر رہے ہیں اور اس بات کا امکان ہے کہ ان میں زیادہ تناؤ، دباؤ، ذیابطیس اور پھیپھڑوں کی دیرینہ بیماریوں جیسی غیر متعدی بیماریاں زیادہ سے زیادہ دیکھنے میں آئیں گی۔

این سی ڈی کے لئے یوگا

آج کل طرز زندگی این سی ڈی کا بڑا سببی عنصر ہے، جس میں تمباکو کا استعمال، احدی طرز زندگی، باقاعدہ کسرت کا فقدان، غیر صحت مند خوراک، دیرینہ نفسیاتی و سماجی دباؤ بھی شامل ہیں۔ دیرینہ سوجن اور جلن نیز دباؤ بہت سی این سی ڈی کے سلسلے میں عام عناصر ہیں۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں یوگا کو انتہائی مفید پایا گیا ہے۔ حالیہ تحقیقی مطالعات سے پتہ چلا ہے کہ یوگا اور احتیاط پر مبنی طریقوں پر عمل کرنے سے کئی طرح سے جسم پر مثبت طور سے اثر پڑ سکتا ہے جس میں خون میں گلوکوز کی سطحوں کو باقاعدہ بنانے میں مدد کرنا نیز کارڈیو ویسکولر نظام کو صحت مند رکھنا بھی شامل ہے۔ یوگا سے اہم نفسیاتی فوائد کا بھی پتہ چلا ہے کیوں کہ یوگا پر عمل کرنے سے مستعد میں اضافہ کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

یوگا سے اپنے آپ سے از سر نو وابستہ ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے اس بات کا پتہ لگانے میں مدد مل سکتی ہے کہ بیماری کیوں اور کیسے شروع ہوئی ہوگی۔ یہ ابتدا سے شفایابی کی مدت شروع کرنے کے سلسلے میں جسم کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ یوگا کے طریقوں سے یہ دیکھنے میں مدد ملتی ہے کہ وہ ان کے اطراف دنیا کے تئیں کیسے رد عمل کر سکتے ہیں۔ یوگا کے طریقوں سے ایک انہیں ایک مختلف تناظر اور زندگی کے چیلنجوں کے سلسلے میں رد عمل کرنا سیکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ نرم رویہ اپنانے، اپنے ذہن کو پر سکون بنانے نیز اپنے آپ کو اپنی اندرونی طاقت سے وابستہ کرنے سے اپنے آپ کو موجود لمحے میں لانے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے بالآخر اس مصروفیات دنیا کے تناؤ اور دباؤ سے راحت حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس سے غیر متعدی بیماریوں کی روک تھام کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر ایشور این اچاریہ/ ڈاکٹر راجیو رستوگی

صحت مند، متوازن اور تناؤ سے پاک زندگی گزارنے کے لئے

نوجوان کس طرح یوگا سے مستفید ہو سکتے ہیں

یوگا ایک روحانی علم ہے۔ یہ صحت مند زندگی گزارنے کا طریقہ بھی ہے۔اس میں بیماریوں سے تحفظ اور صحت کے فروغ دونوں صلاحیتیں موجود ہیں۔ یوگا کا مکمل طریقہ کار زندگی کے تمام شعبوں میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے اور ہماری روزمرہ کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔اس کی باقاعدہ مشق سے برتاؤ میں ایک مثبت تبدیلی رونما ہوتی ہے جس سے مشق کرنے والے کے گھر اور سماج میں ذاتی تعلقات میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

مضمون نگار بالترتیب ڈائریکٹر اور ڈائریکٹر (نیچروپیتھی) ہیں۔
سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یوگا اینڈ نیچروپیتھی
65-61انسٹی ٹیوشنل ایریا، جنک پوری، نئی دہلی
110058
rrastogic2009@gmail.com

یوگا دنیا بھر میں مقبول ہے۔اس کی مقبولیت نے مذہب، ذات پات، علاقہ اور قومیت کی تمام حدیں پار کرلی ہیں۔صحت کے فروغ اور اس کے سد باب اور طرز زندگی سے وابستہ متعدد خامیوں کی درستی کے لئے اس کے موثر معالجاتی کردار کی وجہ سے اس نے دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرلی ہے۔ یوگا ایک روحانی طریقہ کار ہے جو جسم اور دماغ کے بیچ ہم آہنگی استوار کرنے میں مدد کرتا ہے۔

آج کا دور تکنیکی ترقی کا دور ہے جس نے ہماری زندگیوں کو آسائش سے پر اور آرام دہ بنادیا ہے۔ البتہ ناقص طرز زندگی، ماحولیاتی صورت حال، آلودگی، کام کرنے کے جدید طریقے وغیرہ نے ہماری زندگی کو مشکل بنادیا ہے۔ اس کے اثرات زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کررہے ہیں، چاہے وہ جسمانی ہو، ذہنی، دانشورانہ، احساسات سے وابستہ سماجی ہو یا روحانی۔اس طرز زندگی نے انسان کو ابہام کا پیکر بنادیا ہے۔ یوگا زندگی کے تمام شعبوں میں صحیح راہ دکھاتا ہے۔ یوگا حفظان صحت کے کسی بھی نظام کے ساتھ مل کر کام کرسکتا ہے، صحیح راہ دکھاتا ہے۔اس کی انفرادیت ہے۔یہ دیگر علاج معالجوں بشمول روایتی دونوں کے لئے استعمال کرنے والے معالجین کی یوگ کے طریقہ سے مدد کرتا ہے۔

27 ستمبر 2014 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے اپنے خطاب میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا تھا۔''یوگا ہماری قدیم روایتوں کا ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ یہ جسم اور دماغ میں فکر وعمل میں، تحمل اور خواہشات میں توازن قائم رکھتا ہے، انسان اور فطرت کے مابین ہم آہنگی قائم رکھتا ہے اور صحت تندرستی کا ایک مکمل نظم ہے۔ یوگا کوئی کسرت نہیں ہے بلکہ ہمارے اپنے اندر، باہری دنیا اور حکومت کے مابین یکجہتی قائم کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ اپنے طرز زندگی کو تبدیل کرکے اور احساس بیداری پیدا کرکے ہم آب و ہوا کی تبدیلی کے مسئلے سے نبرد آزما ہونے میں مدد مل سکتی ہے۔ہمیں بین اقوامی یوگا ڈے کے قیام کے لئے کام کرنا چاہئے۔

وزیر اعظم نے اس حقیقت کے پیش نظر کہ یوگا مکمل طور پر قابل قبول ہے اور اس کو بہتر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس کو عالمی سطح پر مقبول بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

اقوام متحدہ نے 21 جون کو''بین اقوامی یوگا ڈے'' قرار دیا۔اس قرارداد میں تقریباً 177 ممالک نے اس کا ساتھ دیا۔اب پوری دنیا میں پورے جوش وخروش کے ساتھ بین اقوامی یوگا ڈے منایا جارہا ہے۔ ہندوستان میں محکمہ آیوش کو بین اقوامی یوگا ڈے منانے کی ذمہ داری گئی ہے جس میں دیگر وزارتیں بھی اس کی مناسب طریقوں سے مدد کررہی ہیں۔ اس سال ہم تیسرا بین اقوامی یوگا ڈے منارہے ہیں۔

یوگا کیا ھے : یوگا ایک روحانی علم ہے جسے ہندوستان کے قدیم سنتوں نے شروع کیا تھا۔ یوگا ایک مکمل طرز حیات ہے جس کی جڑیں ہندوستان کی روایتوں اور ثقافت میں پیوست ہیں۔ہزاروں برس پہلے رشی منیوں نے اسے قائم کیا تھا۔ تقریباً تمام قدیم دستاویزات

میں یوگا سے متعلق اب کا ذکر ہے۔ یوگا کے وجود کے شواہد عہد وسطیٰ، عہد جدید اور دور حاضر کے ادب میں بھی دستیاب ہیں۔ متعدد مبصرین نے 400 برس ق م کے پتانجلی کے وضع کردہ اصول کا ذکر کیا ہے جو اس قسم کا پہلا مسودہ ہے۔ پتانجلی نے یوگا کا ہشت پہلو طریقہ کار وضع کیا ہے جس کو مقبول عام زبان میں اشٹنگ یوگا (Ashtang Yoga) کہا جاتا ہے اور جو آسانی سے زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔

یوگا ادویات کے استعمال سے پاک طریقہ علاج ہے جو بہتر حفظان صحت اور تندرست زندگی کا ضامن ہے۔ صحت و تندرستی اور اس امراض کے بارے میں اس کے اپنے نظریات ہیں۔ صحت کے اس مکمل نظام میں زندگی کے جسمانی، دماغی، اخلاقی، سماجی نفسیاتی اور روحانی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اچھی صحت مند زندگی گزارنے کے لئے مختلف چھوٹے چھوٹے اور سہل طریقہ کار کے استعمال سے صحت مند زندگی اور امراض سے محفوظ رہا جاسکتا ہے اور جس کو روزمرہ کی زندگی میں حسب ضرورت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا استعمال دیگر طریقہ علاج کے ساتھ ہی کیا جاسکتا ہے۔

یوگا دافع امراض، حفظان صحت اور تندرستی ایسا نظام ہے جو دواؤں سے پاک ہے۔ تندرستی اور امراض سے متعلق اس کے اپنے نظریات اور اصول ہیں۔ اس کی بنیادی توجہ مکمل تندرستی پر مرکوز ہے جس میں زندگی کے تمام جسمانی، ذہنی، اخلاقی، سماجی، جذباتی اور روحانی پہلو شامل ہیں۔ صحت زندگی گزارنے کے لئے سارے اور سہل طریقے اپنائے جاتے ہیں تاکہ تندرستی برقرار رہے اور امراض دفع ہوں۔ یہ طریقے روزمرہ کی زندگی میں بھی اپنائے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا استعمال یوگا طریقے دیگر معالجی نظاموں کے ساتھ بھی قابل استعمال ہیں۔ ان کی حفظان صحت سے متعلق بدلتی ضروریات کے پیش نظر محققین اور معالجین یوگا کے طریقہ کا استعمال کررہے ہیں۔ تمام دنیا کی توجہ یوگا پر مرکوز ہے۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد میں نہ صرف تندرستی کے تحفظ بلکہ دافع امراض کے لئے بھی یوگا کے تئیں بیداری میں اضافہ ہورہا ہے۔ بہت سے یوگ گرو اور طبی پیشہ ور افراد ذہنی تناؤ اور اس سے منسلک نفسیاتی امراض کے علاج کے لئے یوگی طرز زندگی اپنانے کی سفارش کررہے ہیں۔

یوگا کے طریقے تندرستی عطا کرتے ہیں، امراض سے محفوظ رکھتے ہیں اور ذہنی تناؤ سے منسلک بیماریوں کے موثر سد باب کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یوگا کا نظام ایک مکمل طریقہ ہے اور یہ لوگوں کو مکمل طور پر صحت یاب بنانے میں یقین رکھتا ہے۔

یوگا کے مقبول طریقوں میں کریا (پاک کرنے کے طریقے)، سوریہ نمسکار آسن (جسمانی کسرت) پرانایام (تنفّسی کسرت)، آسودگی کے احساس کے طریقے، بندھ اور مدرا، مراقبہ وغیرہ شامل ہیں۔

سوریہ نمسکار: سوریہ نمسکار (سورج کو سلام) یوگا کسرت کا ایک کارآمد اور مقبول عام طریقہ ہے۔ یہ جسم کے 12 مختلف اندازوں کا سلسلہ ہے جو صبح سورج کے روبرو ہوکر کیا جاتا ہے۔ اس سے تمام اعصابی جسمانی ساخت کا نظام بحال ہوجاتا ہے۔ اس عمل کو باقاعدگی سے کرنے سے جسم کو صاف اور آکسیجن ریز خون مہیا ہوتا ہے اور جسم کے دیگر نظاموں میں توازن قائم رہتا ہے اور اس طرح انسانی ساخت کے تمام اعصابی نظام کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

آسن (جسمانی کسرت): یہ مخصوص جسمانی کسرت ہوتی ہے جس کے ذریعے جسم کو پھیلا کر دماغ اور جسم میں توازن قائم کیا جاتا ہے۔ آسنوں کا مقصد عمومی جسمانی صلاحیت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ جسمانی کسرت کا بنیادی اصول نفسیاتی اور اعصابی کسرت اور تندرستی ہے اور جو صرف جسمانی کسرت تک محدود نہیں ہے۔ آسن بنا کسی زبردستی کے آسانی سے کئے جانے چاہئیں اور ان کو ایک عرصے تک برقرار رکھنا چاہئے۔

پرانایام: پرانایام تنفس پر کنٹرول کرنے کا ایک طریقہ ہے تنفّسی نظام ایک خودکار اعصابی نظام میں سے ایک ہے۔ یوگا کے اس طریقے میں سانس کو اتنی دیر تک روکنا ہوتا ہے جتنا آسانی سے روک سکیں۔ اس کا مقصد خودکار اعصابی نظام پر قابو پانا ہے اور اس کے توسط سے دماغی کارکردگی کو کنٹرول کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ یوگا کی اعلیٰ مشقوں جس میں مراقبہ شامل ہے، میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ دھیان (مراقبہ) ہے۔

دماغ کے خیالات یا روکا مسلسل، لگاتار ایک ہی سمت میں ایک ہی نکتہ پر جاری رہنا مراقبہ کہلاتا ہے۔ مراقبہ کا بنیادی اصول اپنے باطن کو بیدار کرتا ہے۔ اس کے لئے دماغ یا ذہن کی کارکردگی پر قابو پانا ہوتا ہے۔ یہ وصف باہری اشیاء کے احساس کو ختم کرکے باہر ماحول سے خود کو آزاد کرنا ہے۔ یہ ایک ایسا طریفہ ہے جس میں فرد خود کو اپنی ذات میں جذب ہوجاتا ہے اور اپنے تجربات کے بارے میں سوچتا ہے۔ مراقبے کے لئے کسی ایک چیز پر توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ اس سے کثیر جہتی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً جسمانی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے، دماغی کارکردگی بہتر ہوجاتی ہے، ان پرسکون، زیادہ ذہین اور نفسیاتی طور پر زیادہ مستحکم ہوجاتا ہے اور اس میں وجدانی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔

صحت کیا ہے: ویسے تو صحت کی تعریف متعدد طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔ لیکن صحت کے بارے میں سب سے جدید تعریف عالمی صحت تنظیم (ڈبلیو ایچ او) کی تشکیل کے وقت کے اس کے بنیادی اصول وضع کرتے وقت سامنے آئی اور جسے 19 تا 22 جون 1948 میں بین اقوامی صحت کانفرنس نے منظور کیا تھا۔ صحت کی اس تعریف کی 22 جولائی 1946 کو 16 ممالک کے نمائندوں نے توثیق کی تھی (عالمی صحت تنظیم کے سرکاری ریکارڈ میں نمبر 2 ص 100 پر درج) اور 7 اپریل 1948 کو اس کا اطلاق ہوا تھا۔ اس کے مطابق ''صحت مکمل جسمانی، ذہنی، سماجی خوش حالی کا احساس ہے اور اس سے مراد محض کسی عارضے یا نقص کی عدم موجودگی نہیں''۔

یوگا اور نوجوان: یوگا ایک صحت مند زندگی گزارنے کا علم اور فن ہے۔ جو بھی صحت مند اور تندرست اور بیماریوں سے دور رہنا چاہتے ہے یوگا کرسکتا ہے۔ دراصل یوگا باطنی مہارتوں کو فروغ دینے اور اعتماد میں اضافے کے ساتھ دیگر فوائد حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ طرز زندگی کو یکسر تبدیل کردیتا ہے۔

یوگا آج کی نوجوان نسل کی ضرورت بن گیا ہے۔ آج کے نوجوان اپنی زندگی میں مختلف مسائل سے دوچار

ہیں، چاہے وہ تعلیم سے متعلق ہوں یا روزگار سے۔ یوگا ان کو ایک حقیقی یوگی کی طرح روزمرہ کے مسائل سے نبرآزما ہونے کے گر سکھاتا ہے۔ یوگا شخصیت کے تمام پہلوؤں کو سنوارتا ہے، چاہے وہ جسمانی ہوں، ذہنی، سماجی، اخلاقی، جذباتی یا روحانی۔ یہ انسان کو ایک مختلف شخصیت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ پورے نظام پر متاثر ہوتا ہے اور تفہیمی صلاحیت اور تحمل کو بہتر بناتا ہے اور اس فرد کو سکون عطا کرتا ہے جو آجکل کی زندگی میں نہایت لازمی ہے۔

ہندوستان 125 کروڑ کی آبادی والا ایک بڑا ملک ہے اور ملک کی ترقی اس کی صحت پر منحصر کرتی ہے۔

اگر کسی ملک کی صحت خراب ہے تو اس کی ترقی کی رفتار سست ہوجائے گی کیوں کہ مناسب صحت برقرار رکھنے کے لئے اچھی خاصی توانائی اور وسائل کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اگر کسی ملک کی صحت یعنی اس کی نوجوان نسل تندرست ہے تو وہ ملک بنا کسی تھکاوٹ کے طویل فاصلے طے کرسکتا ہے۔ اس لئے نوجوان نسل کی تندرستی سب سے اہم ہے۔

یوگا ایک روحانی علم ہے۔ یہ صحت مند زندگی گزارنے کا طریقہ بھی ہے۔ اس میں بیماریوں سے تحفظ اور صحت کے فروغ دونوں صلاحیتیں موجود ہیں۔ یوگا کا مکمل طریقہ کار زندگی کے تمام شعبوں میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے اور ہماری روزمرہ کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کی باقاعدہ مشق سے برتاؤ میں ایک مثبت تبدیلی رونما ہوتی ہے جس سے مشق کرنے والے کے گھر اور سماج میں ذاتی تعلقات میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ متعدد سائنسی تحقیقات نے یوگا کے معالجاتی فائدوں کا انکشاف کیا ہے جو دنیا بھر میں کی جارہی ہیں۔ آج یوگا طرز زندگی سے وابستہ متعدد عارضوں اور خامیوں سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت کی وجہ سے مقبول ہو چکا ہے۔

یوگا اور تحقیق

مختلف کلینکل معالجات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یوگا میں مختلف نفسیاتی اور طرز زندگی سے وابستہ بیماریوں کو موثر سدباب کے لئے معالجاتی صلاحیت موجود ہے۔ یوگا غیر چھوت چھات امراض کے لئے غیر جارحانہ طریقہ علاج تصور کرلیا گیا ہے۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں طرز زندگی میں مثبت تبدیلیاں کر کے ان امراض سے بچا سکتا ہے۔ یوگا اعمال اور کسرتیں مثلاً شت کرم (Shatkarama) آسن، سوریہ نمسکار، پرانایام، دھیان سمیت قدرتی علاج کا استعمال مثلاً روزہ کے ذریعہ علاج، غذا کے ذریعہ علاج (مٹی، پانی، مالش، ہوا وغیرہ کے ذریعہ علاج سے بے روگ صحت مند اور خوش حال زندگی گزارنے میں مدد کرتے ہیں۔

فشار خون، عارضہ قلب، ذیابیطس، تشنج، بے خوابی وغیرہ ایسے عارضے ہیں جن سے آجکل کی نوجوان نسل دوچار ہے۔ اس سلسلے میں کئے گئے مطالعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عارضہ قلب کے امکانات کو کم کرنے میں یوگا موثر ثابت ہوا ہے۔ من چندا (at al2000) نے واضح کیا ہے کہ قلب سے منسلک عارضوں میں یوگا کی کسرتیں اور اعمال موثر کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ موثر طور پر انجائنا، وزن کم کرنے، چکنائی کی سطح، جلد تھکنا وغیرہ کے سدباب میں معاون کردار ادا کرتا ہے۔ یوگا کی طرز زندگی اپنانے سے شریانوں میں جمنے والی چکنائی کم کرنے میں مدد ملتی ہے جس کی وجہ سے بائی پاس سرجری اور انجیو پلاسٹی وغیرہ سے بچا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے یوگا کا طرز زندگی عارضہ قلب میں مبتلا مریضوں کے لئے کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اس سے فشار خون و دیگر امراض کو بھی موثر طور پر کنٹرول کرنے میں مدد ملتی ہے۔

نوجوانوں کی تندرستی میں غذا کا رول بھی اہمیت کا حامل ہے۔ آچاریہ رستوگی نے 2016 میں پیش کئے گئے اپنے ایک پیپر ''یوگا: تندرست اور تناؤ سے پاک زندگی میں توازن'' میں یہ حقیقت باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ کھانے پینے کی عادات صحت بخش نہیں ہیں۔ محفوظ ہوا کھانا، فاسٹ فوڈ، جنک فوڈ، زیادہ چربی یا زیادہ کلوری والا کھانا، تمباکو نوشی، شراب نوشی، نشہ آور اشیاء کا استعمال اور آرام اور کسرت کی کمی کی وجہ سے ہم تحمل کھوتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے ذیابیطس، فشار خون، جوڑوں اور کمر کے درد کی تکلیفوں نے ہمیں پریشان کر رکھا ہے۔ ان وجوہات کی وجہ سے دماغی بیماریوں میں روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگوں کی کثیر تعداد ڈپریشن، ذہنی جنون او رشراب نوشی اور نشہ خوری سے وابستہ بیماریوں کا شکار ہے۔ یوگا ان بیماریوں سے نجات پانے کا ایک سہل طریقہ ہے جو جسم اور دماغ دونوں پر موثر طور پر اثر انداز ہوتا ہے جس کے لئے یوگا کے آسن، پرانایام، شت کرم، سوریہ نمسکار اور مراقبہ موثر اور مفید مشقیں ہیں۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یوگا نوجوانوں کا خرابی صحت سے محفوظ رہنے اور قوم کی ترقی میں حصہ ادا کرنے میں موزوں انتخاب ہے۔ یوگا سے صحت بھی ٹھیک رہتی ہے اور رویہ بھی مثبت ہوجاتا ہے۔ جسم اور دماغ کو تندرست رکھنے اور ان میں ہم آہنگی بنائے رکھنے کے لئے یوگا صحیح طریقہ ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر شیتل شرما/ بھاسکر جیوتی

ہندوستانی نوجوان نسل کا عالمی وجود

نوجوان آبادی نہ صرف ملک کے بلکہ بین اقوامی سطح پر بھی ایک اثاثہ ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر ان کو ملکوں کے مخصوص نظریات کے مطابق تربیت فراہم کرنی چاہئے جس کے لئے پرواسی کوشل وکاس یوجنا اسکیمیں شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

زمانہ قدیم سے ہندوستان کی نوجوان نسل دنیا بھر میں ہندوستان کی دانش، تہذیب وتمدن کی علم بردار رہی ہے۔ دنیا جب مختلف مذاہب اور سماجی اصولوں کی برتری کے لئے برسرپیکار تھی، ایک نوجوان ہندوستانی پیشواسوامی وویکانند نے 1893 میں شکاگو میں منعقدہ عالمی مذہبی پارلیمنٹ میں اپنے خطاب کے دوران مذہبی تحمل کی اہمیت کا درس دیا تھا۔ مہاتما گاندھی جو اس وقت ایک نوجوان بیرسٹر تھے، جنوبی افریقہ پہنچے اور وہاں انہوں نے عدم تشدد اور حق پر اپنے تصورات کو عملی جامہ پہنایا جو بعد میں عالمی سطح پر قیام امن اور ہم آہنگی کا موثر دور ثابت ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پہلے بیرون ملک رہنے والے پہلے ہندوستانی تھے جنہوں نے دنیا کو ایسی چیز عطا کی جس سے انسانی تہذیب ہمیشہ کے لئے مستفید ہوتی رہے گی۔ ہندوستانی افکار اور اقدار کے عالمی اظہار کی روایت دوسری صدی سی ای تک پہنچتی ہے جب موریہ شہنشاہ اشوک کے نوجوان بیٹے اور بیٹی نے سری لنکا (سیلون) کا دورہ کیا تھا اور جنوبی ایشیا میں بدھ ازم کی بنیاد ڈالی۔ ان ہی باشعور نوجوانوں وراثت کو لاکھوں ہندوستان نوجوان آگے بڑھا رہے ہیں جنہوں نے دنیا کے تقریباً ہر کونے میں اپنی موجودگی درج کرا رہی ہے۔

بیرون ملک مقیم ہندوستان: نوجوانوں کی فوج

ترک وطن سے متعلق اقوام متحدہ کی 2015 کی رپورٹ کے مطابق تمام بین اقوامی تارکین وطن کی اوسط عمر محض 39 برس ہے۔ ہندوستان کی آبادی میں سب سے کم عمر ہے۔ اس لئے دور دراز سفر کرنے والے ہندوستانی تارکین وطن سب سے کم عمر ہیں۔ ہندوستان کے 2.5 کروڑ افراد بیرون ملک مقیم ہیں۔ اقوام متحدہ کے اقتصادی اور سماجی امور کے شعبے کے سروے (ڈی ای ایس اے) 2015 کے مطابق دنیا بھر میں بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اگرچہ دنیا کے مختلف حصوں میں غیر مقیم ہندوستانیوں کی موجودگی کی مخصوص وجوہات ہیں لیکن یہ لوگ دنیا کے نئے اور چھوٹے چھوٹے ممالک مثلاً جنوبی سوڈان میں بھی آباد ہیں جہاں کل آبادی 100 سے بھی کم ہے۔ امریکہ میں بھی مختلف نوعیت کے ویزوں اور شہریت پر تقریباً 32 لاکھ ہندوستانی مقیم ہیں۔ امریکہ کے بعد ہندوستانی تارکین وطن کے لئے دوسری سب سے مقبول منزل خلیجی ممالک ہیں اور ان سب ممالک میں 70 لاکھ ہندوستانی تارکین مقیم ہیں۔ دنیا بھر میں غیر مقیم ہندوستانیوں کی وسعت نوآبادیاتی وراثت سے وابستہ ہے۔ اس لئے ان غیر مقیم ہندوستانیوں کے بیرون ملک بسنے کی وجوہات پر نظر ڈالنا ضروری ہے کیوں کہ نوآبادیاتی دور میں بیرونی ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات برطانوی مفادات کے زیر اثر ہے۔ اس لئے غیر مقیم ہندوستانیوں کی تعداد ایسے ممالک میں زیادہ ہے جو برطانیہ کی نوآبادی اور اس کے زیر حکومت ہے۔ اس لحاظ سے غیر مقیم ہندستانیوں کی آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، فجی، ویسٹ انڈیا اور مشرقی افریقی ممالک میں موجودگی کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔ برطانوی دور تسلط میں جو ترک وطنی ہوئی، وہ

مضمون نگار بالترتیب مرکز برائے یوروپی مطالعات جواہر لعل نہرو یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر اور ڈاکٹورل ریسرچ فیلو ہیں۔
sheetal188@gmail.com
bhaskar_jyoti@yahoo.com

موقع کا فائدہ اٹھانے کے لئے کم، مجبوری زیادہ تھی۔اس لئے اس وقت کے تارکین وطن میں معاہدہ بند مزدور، سپاہی، جہاز راں، ملاح اور آیا ئیں زیادہ تھیں جو جوان تو تھے لیکن اپنے مستقبل کی تعمیر کے لئے مختار نہیں تھے۔ وہ ان ممالک میں مہیا مواقع سے اپنی مرضی کے مطابق فائدہ نہیں اٹھاسکتے تھے۔ تارکین کا اگلا مرحلہ طلبا کا تھا جو صاحب بصیرت تھے قانون اور بزنس سے منسلک تھے اور برطانیہ اوراس کی نوآبادیوں میں مقیم تھے جہاں سے وہ ہندوستانیوں کی جد و جہد آزادی میں ضروری مدد فراہم کرتے تھے۔شیام جی کرشنا ورما ایسے ہی ایک بیرسٹر تھے جو برطانیہ میں مقیم تھے اور جنہوں نے نوجوان طلبا کو جائے پناہ دینے کے لئے انڈیا ہاؤس کھولا تھا جہاں رہ کر یہ طلبا اوکس برج یونیورسٹی میں جدید اور سائنسی تعلیم حاصل کرتے تھے۔لندن میں انڈیا ہاؤس سے وابستہ چند اہم ناموں میں ساورکر،میڈم بھیکا جی کاما، مدن لال ڈھینگرہ شامل ہیں۔نوجوان طلبا کی اس فوج نے برطانیہ کے مختلف حصوں میں برطانیہ کی قابل مذمت حکومت کے ظلم واستبداد کو اجاگر کیا اوراس طرح لندن ہندوستانی نوجوانوں کا اہم مرکز بن گیا۔بعد میں میڈم کاما پیرس میں رہنے لگیں اور ہندوستانیوں کے دائرہ کو مزید وسعت نصیب ہوگئی۔اسی طرح نوجوانوں کے ایک گروپ نے غدر تحریک کی بنیاد امریکہ اور کناڈا میں ڈالی اوراس طرح یہ ممالک بھی رابطہ کے مستقل مراکز بن گئے۔ البتہ ہندوستان سے ترک وطن کا قابل قدر سلسلہ نوآبادی نظام کے ختم ہونے کے بعد شروع ہوا۔ اعلی تعلیم کے ممتاز اداروں مثلاً آئی آئی ٹی کے ہندوستان میں قیام کے بعد ہندوستان سے نوجوان تکنیکی گریجویٹ اور طلبا بہتر مواقع کی تلاش میں یوروپ اور شمالی امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک جانے لگے۔ان ممالک نے ان کی صلاحیتوں کو سراہا اور غیر ملکی زرمبادلہ میں مناسب معاوضہ ادا کیا۔ان میں سے کچھ نے بیرون ملک مثلاً برطانیہ اور امریکہ بھی مستقل سکونت اختیار کر لی۔

عالمگیریت:ترک مکانی کے پس پشت اہم پہلو

ہندوستان میں معاشی آزادی کے دوسرے دور کے آخر میں ہندوستان کے باصلاحیت نوجوانوں کو سمندر پار روزگار کے ڈھیر سارے مواقع ملے۔ترقی یافتہ ممالک میں پیداوار اور محنت پر بڑھتی لاگت نے انہیں سستے متبادل فراہم کئے جو انہیں ہندوستان میں دستیاب تھے۔ بڑی بڑی تکنیکی امریکی کمپنیوں نے امریکہ کے تکنیکی ماہرین کے مقابلے اتنی ہی ہندوستانی صلاحیت کے ہندوستانی ماہرین آدھی قیمت پر حاصل کر لئے۔اس سے امریکی کمپنیوں کو اپنی لاگت کم کرنے اور منافع بڑھانے میں مدد ملی جب کہ ہندوستان کے لئے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم ہوئے۔اس طرح یہ دونوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوا۔

سلی کون ویلی: ہندوستانی کاروباریوں کی کامیابی کی کہانی

1960 تک امریکہ میں صرف 12000 ہندوستانی تارکین وطن تھے۔ ان میں سے بیشتر غیر ہنرمند محنت کش تھے یا کم مہارت والے ناخواندہ کاشت کار۔ البتہ 1990 میں امریکی ترک وطن قانون میں مثبت ترمیمات کے بعد اعلی مہارت والے نوجوان اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو امریکہ جانے کی ترغیب ملی۔ 1980 سے 2013 تک ماہر ہندوستانیوں کی تعداد 206000 سے 20 لاکھ 4 ہزار ہوگئی یعنی یہ دس برس میں دوگنی ہوگئی۔ آج H-IB پانے والے اعلی مہارت یافتہ افراد میں سب سے زیادہ تعداد ہندوستانی باشندوں کی ہے۔ یہ تعداد H-IB ویزا درخواست گزاروں 316000 کا 70 فی صد ہے جس کو 2014 میں مالی سال کے دوران امریکی شہریوں اور ترک وطن خدمات کے محکمے نے منظوری دی ہے۔ 2013-14 اسکولی سال میں امریکی تعلیمی اداروں میں ایک لاکھ تین ہزار کے قریب ہدنوستانی طلبا نے داخلہ لیا تھا۔ امریکی سینسس بیورو کی سالانہ رپورٹ کے متعلق امریکہ میں ہندوستان سے ترک وطن کرنے والے افراد کی اوسط عمر 39 برس تھی اور امریکہ میں موجود تمام ہندوستانیوں کی 83 فی صد آبادی کسی نہ کسی معلومات پر مبنی صنعت سے جڑی ہوئی ہے۔کل تارکین وطن میں سے صرف 11 فی صد 65 یااس سے زیادہ کی عمر کے ہیں۔

ہندوستانی تارکین وطن میں تعلیم کی سطح سب سے زیادہ ہے ۔ ان کا معیار تعلیم اس علاقہ کے امریکی باشندوں سے بھی زیادہ ہے۔ 2015 میں ہندوستانی تارکین وطن میں سے 82 فی صد کے پاس (عمر 25 یا زیادہ) بیچلر یااس سے زیادہ کی ڈگری تھی جب کہ علاقائی بالغوں میں یہ فی صد محض 30 تھا۔

امریکہ کی سلی کون ویلی نے جو دنیا بھر میں سافٹ

سولین کاموں میں زیر ملازمت محنت کش (عمر 16 برس یااس سے زیادہ) بلحاظ پیشہ پیدائشی تعلق:2013

ذریعہ:امریکی رائے شماری بیورو2013

ویئر ٹکنالوجی اور اسٹارٹ اپ کا سب سے بڑا مرکز جانا جاتا ہے، کئی برسوں سے ہندوستانی شکل اختیار کر لی ہے۔ سلی کون ویلی میں قائم بڑی سافٹ ویئر کمپنیوں میں جن میں گوگل، مائیکروسافٹ، ڈی ایم ڈی، ایڈاب وغیرہ شامل ہیں، ہندوستانی سی ای اوز ہیں۔ دیگر بڑی کمپنیوں اور اسٹارٹ اپس میں مثلاً فیس بک، موٹورولا، ریکٹ بینکسر، ماسٹر کارڈ وغیرہ میں ہندوستانی منیجر ہیں جو عالمی تجارتی معاملات کو سنبھالتے ہیں۔ ہندوستانی انجینئروں کی بے مثال صلاحیت اور برتاؤ کی وجہ سے پورے امریکہ میں ان کو قابل ستائش سمجھا جاتا ہے۔

آکسبرج اور لندن: لازوال ہندوستانی تصورات

برطانیہ کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات ہمیشہ بے مثال رہے ہیں۔ نوآبادیاتی عہد چھوڑ دیا جائے، کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ نے گلے شکوے دور کر کے 2013 میں برطانیہ میں پارلیمانی انتخابات میں ل10 ہندنژاد امیدوار کامیابی ہوئے تھے جو اس وقت کا ریکارڈ ہے۔ ان میں سے بیشتر نوجوان تھے۔ پریتی پٹیل (45 برس) کیمرون حکومت میں وزیر کا عہدہ پانے والی پہلی ہندنژاد برطانوی خاتون تھیں۔

خلیجی ممالک اور ملیشیا

ہندوستان سے ترک وطن کرنے والے افراد کو دو زمرو میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے زمرے میں اعلی مہارت والے پیشہ ور افراد کارکن اور طلبہ آتے ہیں جو سفید کالر کا جاب کرتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، کناڈا اور نیوزی لینڈ جیسے ممالک جاتے ہیں جب کہ دوسرے زمرے میں نیم ماہر یا بنا مہارت کے کارکن ہوتے ہیں جو بڑی تعداد میں خلیجی ممالک یا ملیشیا کا رخ کرتے ہیں۔ ان تارکین کی اوسط عمر ان تارکین کی اوسط عمر سے کم ہوتی ہے جو یورپ یا شمالی امریکہ کا رخ کرتے ہیں۔ ان ممالک کو بڑی تعداد میں تارکین وطن جانے کا سلسلہ مغربی ایشیا میں تیل کی پیداوار میں زبردست اضافے کے بعد شروع ہوا۔ خلیجی ممالک میں ہندوستانی تارکین وطن کی آبادی تقریباً 60 لاکھ ہے۔ ان میں سے 90 فی صد سے زائد آبادی کا تعلق غیر مقیم ہندوستانیوں (این آر آئی) سے ہے۔ امریکہ، برطانیہ یا کناڈا کے برعکس خلیجی ممالک ہندوستانی تارکین وطن کو شاذونادر ہی مستقل ورک ویزا فراہم کرتے ہیں کیوں کہ زیادہ تر روزگار تعمیری یا جسمانی کام سے متعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ایک مخصوص عمر کے بعد کام کرنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے۔ اسی لئے ان ممالک میں معمر افراد کی کھپت کم ہوتی ہے۔ اگرچہ کچھ تعمیرات سے متعلق ہندوستانی کمپنیوں نے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور قطر جیسے ممالک میں اچھا پیسہ کمایا ہے لیکن زیادہ تر ہندوستانی کاروباریوں کا خلیجی ممالک میں اچھے مواقع دستیاب نہیں ہیں۔ ہندوستانیوں کی ریاست کیرالہ کے سب سے زیادہ باشندے خلیجی ممالک میں ملازمت کرتے ہیں۔ کیرالہ کی لڑکیاں خلیجی ممالک میں نرسوں اور میڈ وائیوز کی ملازمتیں وہاں کی سپر اسپیشلیٹی اسپتالوں میں بخوبی کررہی ہیں۔ ان ممالک میں مقیم ہندوستانی نژاد تارکین کی وجہ سے وہاں ہندوستانی ثقافت اور بالی ووڈ فلمیں مقبول ہورہی ہیں۔

قابلیت کی ترک مکانی یا ثقافتی سفیر

ہندوستان میں غیر مقیم ہندوستانیوں کی طرف سے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی رقومات کا حصہ 70 کروڑ امریکی ڈالر ہے۔ یہ کسی بھی ملک کی طرف سے موصول ہونے والی سب سے بڑی رقم ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ صرف کیرالہ میں خلیجی ممالک سے موصول ہونے والی رقم ریاست کی کل گھریلو پیداوار (این ایس ڈی پی) کا 36.3 فی صد ہے۔ دسیوں برسوں سے مقیم ہندوستانی تارکین نے ہندوستانی کی ثقافت اور اقدار کو پوری دنیا میں مقبول بنادیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنی قابلیت اور ذہانت کی بدولت ستائش حاصل کی ہے بلکہ یہ باور کرایا ہے کہ ہندوستان کی نوجوان نسل ذہین اور قابل ہے۔ ہندوستان کی یہ شبیہ اس کی قبل والی شبیہہ سے یکسر مختلف ہے جس میں ہندوستان سپیروں کے لئے مشہور تھا۔ ہندوستان کو اپنی اس بیرون ملک آبادی سے ثقافتی اور اقتصادی دونوں طور سے استفادہ حاصل ہوا ہے۔

البتہ اچھے تربیت یافتہ ہندوستانیوں کی بڑی تعداد میں نقل وطن سے قابل آبادی کے باہر چلے جانے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ 2010 میں ہندوستان نے سب سے زیادہ 60000 نوجوان تربیت یافتہ ڈاکٹر او ای سی ڈی ممالک کو بھیجا ہے۔ طبی ماہرین کا اتنی بڑی تعداد میں باہری ملکوں کو اخراج سے اندرون ملک طبی خدمات پر مضر اثر مرتب ہوا ہے، خصوصاً دیہی علاقوں میں جہاں ڈاکٹروں کا پہلے ہی فقدان ہے۔ ہندوستان میں بیرون ملک جانے والے ڈاکٹروں کا تناسب ایک فی صد ہے۔ جینیاتی انجینئرنگ اور بایوٹکنالوجی کے 9 فی صد طلبا اپنی تعلیم مکمل کرنے پر امریکہ منتقل ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے ہندوستان کی تجربہ گاہوں اور تحقیق و ترقی کے مراکز میں اچھی تحقیق نہیں ہو پاتی۔

آبادیاتی فوائد اور بیرون ملک اقامت کے فوائد

بیشتر ایشیائی، یوروپی اور شمالی امریکی ممالک میں ضعیف العمر میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے جب کہ توقع ہے کہ 2025 تک ہندوستان سب سے کم عمر ملک بن جائے گا جس کی اوسط عمر محض 26 برس ہوگی۔ 2020 تک پوری دنیا کی کام کرنے والوں کی 20 فی صد آبادی ہندوستان میں ہوگی۔ دنیا بھر میں بیرون ملک قیام کرنے والے افراد کی سب سے زیادہ تعداد ہندوستانیوں کی ہے اور ان کی آبادی میں اضافہ کے ساتھ تارکین وطن میں بھی اضافہ ہوگا۔ ہندوستان کو اپنی آبادی کا فائدہ اندرون ملک بھی ہوگا اور بیرون ملک قیام کرنے والوں کا فائدہ بین اقوامی سطح پر ہوگا۔ تمام اہم ممالک میں نوجوان ہندوستانیوں کی اقامت ہندوستان کا سافٹ پاور کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ ہندوستان نہ صرف ان لوگوں کی طرف سے وطن بھیجی گئی رقومات سے مستفید ہوتا ہے بلکہ بیرون ملک تحقیق و ترقی کے کاموں میں حاصل کی گئی کامیابیوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ البتہ صورت حال کا تقاضا ہے کہ حکومت بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کو وطن واپس لا کر اعلی تحقیق و ترقی میں ان کی مدد حاصل کرے۔

ایک زمانے میں چین کے کاروباری سب سے بڑی تعداد

میں بیرون ملک مقیم تھے لیکن وہ بعد میں ملک واپس آئے اور وہاں انہوں نے ملک کی اسٹارٹ اپ اور تحقیق و ترقی کے اقدامات کو مستحکم کیا۔ یہ رجحان ابھی ہندوستان میں پیدا نہیں ہوا ہے۔قابلیت کی منتقلی کے سدباب کے لئے چند پروگرام مندرجہ ذیل ہیں:

پرواسی بھارتیہ دوس: بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کی کامیابیوں کو سراہنے اور ہندوستان اور اس کے زیر اقامت ممالک کے درمیان روابط کو مستحکم کرنے میں ان کوششوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سالانہ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔گزشتہ کچھ برسوں سے پرواسی بھارتیہ دوس کے موقع پر ہندوستان کی اقتصادی نمو اور ترقی کی جھلک پیش کی جاتی ہے تاکہ ہندوستان میں سرمایہ کاری کے لئے بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کی اعتمادسازی کی جاسکے۔

پی آئی او اور او سی آئی کا انضمام: ان دونوں کارڈوں کو ضم کردیا گیا ہے تاکہ ہندنژاد افراد بہ آسانی ہندوستان آسکیں اور پولیس تھانے میں حاضری دیئے بغیر تادیر یہاں قیام کرسکیں۔

نوجوان پرواسی بھارتیہ دوس: ہندوستان کی نوجوان نسل کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اور ان کو ملک کی ترقی سے جوڑنے کی خاطر حکومت نے یہ اسکیم شروع کی ہے تاکہ بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کی نسل کو نوجوانوں سے جوڑا جاسکے۔

پرواسی بھارتیہ کیندر: دنیا بھر کے 150 ملکوں میں مقیم ہندوستانی اب نئی دہلی میں قائم پرواسی بھارتیہ کیندر میں ٹھہر سکتے ہیں۔ یہاں رہ کر وہ اپنے اجداد کو تلاش کرسکتے ہیں۔ سرمایہ کاری کے لئے صلاح مشورہ حاصل کرسکتے ہیں، اندرون ملک فضائی سفر کرسکتے ہیں اور بڑے اور عظیم آڈیٹوریم میں منعقدہ تقریبات میں شرکت کرسکتے ہیں اور بزنس کے سلسلے میں میٹنگیں کرسکتے ہیں۔

وجرا (Vajra) ویزیٹنگ ایڈجنکٹ جوائنٹ ریسرچ فیسلیٹی: اس اسکیم کا مقصد ہندوستان کی سائنس وتکنالوجی کی ترقی میں شریک ہونا ہے۔

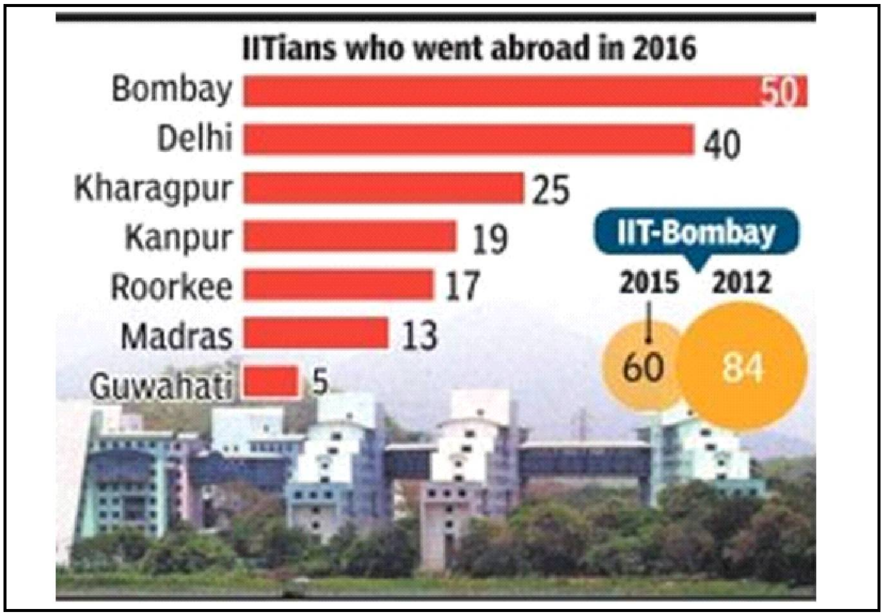

ذریعہ: ٹائمس آف انڈیا۔مذکورہ بالا تصویر میں آئی آئی ٹی ممبئی میں 2016میں غیر ملکی روزگار حاصل کرنے والے طلبا اور 2012سے اس کا موازنہ کیا گیا ھے۔

نو انڈیا پروگرام (KIP): اس پروگرام کا مقصد بیرون ملک مقیم ہندوستانی نوجوانوں کو جن کی عمر 18 تا26 برس ہے، ہندوستان کے مختلف حصوں اور اجداد سے واقف کرانا اور ان سے تبادلہ خیالات، توقعات اور تجربات کا تبادلہ کرکے ان سے قریبی تعلق قائم کرنا ہے۔

برین گین یا قابلیت کی واپسی اور میک ان انڈیا پروگراموں نے بیرون ملک مقیم نوجوان ہندوستانیوں پر خاطر خواہ اثر ڈالا ہے جو دنیا بھر میں پھیلے ہیں۔ وہ واپس ہندوستان آکر یہاں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی فکری، جسمانی اور معاشی مہارت کام آسکے۔ 2000 میں آئی آئی ٹی ممبئی اور آئی آئی ٹی دہلی کے نوجوان گریجویٹس کے لئے روزگار کے صدفی صد مواقع دستیاب تھے۔ یہ مواقع اب بھی موجود ہیں لیکن ان ممتاز معیاری اداروں سے طلبا کا بیرون ملک اخراج کم ہوگیا ہے۔

اختتام: بیرون ملک مقیم ہندوستان کی نوجوان نسل ہندوستان کے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ گزشتہ کچھ دنوں سے امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا جیسے ممالک نے اعلیٰ مہارت والے ہندوستانیوں کو ویزا کے اجرا کم کررکھے ہیں۔اس سہولت کا سب سے زیادہ فائدہ ہندوستانی اٹھارہے تھے۔اس لئے اس طرح کے کسی بھی قدم سے نہ صرف ان کے کیریئر پر اثر پڑے گا بلکہ بیرون ملک مقیم ہندوستانیوں کے قیام بھی متاثر ہوں گے۔ سعودی عرب نے نطاقت اسکیم شروع کی ہے جس کے تحت وہ اپنے ملک کے کارندوں کو بیرونی کارندوں پر فوقیت دیتا ہے۔ یمن، سوڈان، کینیا یا عراق جیسے دیگر ممالک میں ہندوستانی باشندے اگر جنگی صورت حال کی وجہ سے پھنسے رہ جاتے ہیں۔ اگرچہ ہندوستانی حکومت کی اپنے باشندوں کو وہاں سے نکالنے میں پیشہ ورانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے لیکن پھر بھی اس کو اپنے باشندوں کے اخراج سے متعلق پالیسی کو مزید چست درست کرنے کی ضرورت ہے۔ جی اے آر کے پیچیدہ طریقہ کار کی وجہ متعدد بیرون ملک مقیم ہندوستانی سرمایہ کار جو ہندوستانی اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں، ایسا نہیں کرپاتے۔ ان ضوابط کو مزید نرم کرنے اور سہل بنانے کی ضرورت ہے۔نوجوان آبادی نہ صرف ملک کے بلکہ بین اقوامی سطح پر بھی ایک اثاثہ ہے۔اس اہمیت کے پیش نظر ان کو ملکوں کے مخصوص نظریات کے مطابق تربیت فراہم کرنی چاہئے جس کے لئے پرواسی کوشل وکاس یوجنا اسکیمیں شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر راکیش کے وتس/ ڈاکٹر مینو وتس

ہندوستانی نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لئے

بنیادی سائنسز اور انسانیات میں معیاری تعلیم

دوسرے سب سے زیادہ آبادی والے ملک ہندوستان میں تازہ ترین مردم شماری تک 25 سال سے کم عمر کے لوگوں کی تعداد 600 ملین تھی جو اس کی کل آبادی کا 50 فی صد سے زیادہ حصہ ہوتی ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ اگلے دو برسوں میں ملک دنیا کا سب سے نوجوان ملک بن جائے گا کیوں کہ یہاں 25 سال سے کم عمر کے لوگوں کی تعداد اس کی کل آبادی کے تین چوتھائی حصے سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ ہماری آبادی کا یہ اہم حصہ جو ہندوستان کی مجموعی قومی آمدنی کے 34 فی صد حصے کے لئے ذمہ دار ہے، یقینی طور سے صحیح تعلیمی بنیادی ڈھانچے ، مناسب ہنرمندیوں کے فروغ اور روزگار کے کافی مواقع کی مانگ کرے گا تاکہ اسے اپنی نجی، سماجی اور ملک کے ترقی کے لئے روزگار مل سکے یا وہ تاجر یا صنعت کار بن سکے۔

آبادی سے متعلق فائدہ کبھی بھی کسی ملک کے لئے ایک بوجھ نہیں ہوتا ہے بلکہ موقع کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ آبادی میں اس طرح کے زبردست تفریقی اضافے سے جسے آبادی سے متعلق فائدہ کہا جاتا ہے، ماضی حال میں بہت سے مشرقی ایشیائی ملکوں مثلاً جمہوریہ کوریا میں اقتصادی ترقی میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ ہمارے لئے بھی یہ اضافہ اس صورت میں ایسا ہی ثابت ہوگا، اگر اس کو مستحکم اور بااختیار بنایا جائے۔ بااختیار بنانے کا عمل لازمی طور سے ایک ایسا عمل ہے جس میں متعلم میں ایک ایسی زندگی گزارنے کی اقدار پیدا کی جاتی ہیں جو اس کے لئے اطمینان بخش ہو نیز سماجی کی پروردہ اقدار اور معیارات کے مطابق ہو۔ خاص طور سے ہندوستانی منظر میں نوجوانوں کو بااختیار بنانا نہ صرف قومی بلکہ نجی ترقی کے لئے بھی لازمی ہے۔ یہ کام نوجوانوں کے حقوق، نوجوانوں کی سرگرمی نیز کمیونٹی فیصلے کرنے کے سلسلے میں ان کے سرگرم کردار کو فروغ دے کر انجام دیا جاسکتا ہے۔

نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی کلید انہیں تعلیم یافتہ بنانے میں نیز انہیں قابل روزگار بنانے میں مضمر ہے۔ ہم کسی بھی ملک کے لئے پائیدار ترقی کے بارے میں بات سرگرم ہاتھوں اور ذہن والے اس کے نوجوان لوگوں کے سرگرم کردار کے بغیر نہیں کرسکتے ہیں۔ مواقع کا فقدان انہیں سماج سے الگ تھلگ کرنے کے مترادف ہیں جو ریل کی پٹری پر بیٹھ کر ایک ایسی ریل گاڑی کا انتظار کر رہے ہیں جو کبھی نہیں آئے گی۔

نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے ستون

ہندوستان کے نوجوانوں کو ابتدائی طور سے مندرجہ ذیل چار ستونوں کی بنیاد پر پائیدار طور سے بااختیار بنایا جاسکتا ہے:

☆تعلیم

☆ہنرمندیاں اور روزگار

☆بنیادی مزاجی تبدیلی

☆حکومت کی پالیسیاں اور اقدامات

کی تغیر پذیر ہندوستان کا تصور صرف فروغ انسانی وسائل کی وزارت کے اصول عمل 'سب کے لئے تعلیم' معیاری تعلیم'' کے ذریعے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ صرف اگر ہمارا اس تعلیمی نظام کسی بھی تعلیمی نظام کے بنیادی اوصاف یعنی رسائی مساوات، معیار نیز صلاحیت اور ہنرمندی کے فروغ کے مناسب امتزاج کا حامل ہے تو اس سے ہمارے ترقی پذیر ملک کی فی الواقع تشکیل نو ہوسکتی ہے۔

موجودہ صورت حال میں ہندوستان میں اعلی تعلیم کے سلسلے میں داخلوں کی شرح دنیا کے اوسط (28 فی صد) کے مقابلے میں نیز دیگر ترقی یافتہ ملک مثلاً چین (28 فی صد) برازیل (36 فی صد)، برطانیہ (57 فی صد) کے مقابلے میں بھی کہیں کم (22 فی صد) ہے۔ اگلے دو برسوں (2020) میں جب ملک میں نوجوانوں

اول الذکر مضمون نگار چنڈی گڑھ میں واقع تکنیکی اساتذہ کی تربیت اور تحقیق کے قومی ادارہ کے میڈیا سینٹر اور تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے سے متعلق مرکز کے سربراہ اور پروفیسر ہیں۔ جب کہ دوسرے مضمون نگار چنڈی گڑھ میں واقع پنجاب یونیورسٹی کے ڈی اے وی کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

rakeshwats@gmail.com

(25 سال سے کم عمر) کی آبادی دنیا کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہوگی، ہمارا ارادہ اپنی جی ای آر بڑھا کر صرف 30 فی صد کرنے کا ہے جو صرف اعلیٰ تعلیم کو قابل رسائی بنانے کی غرض سے تیسرے درجے کی تعلیم فراہم کرنے والے موجودہ اداروں کی تعداد کم سے کم دگنا کرکے ہی ممکن ہے۔ اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لئے یہ فرق فی الواقع بہت بڑا ہے۔ نجی انجینئرنگ اداروں اور یونیورسٹیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہونے کے باوجود ہندوستان میں سائنس دانوں اور انجینئروں کی تعداد دنیا میں سب سے کم تعداد میں ایک تعداد ہے۔ ''معیاری تعلیم'' کا نشانہ صرف ''سب کے لئے تعلیم'' کے راستے پر چل کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سیکولر اور جمہوری ہونے کی وجہ سے ہندوستان ذات، صنف، جغرافیہ عمر وغیرہ کے مختلف مسائل میں بٹ جاتا ہے جو شہریوں کے لئے دستیاب تعلیمی وسائل کی یکساں رسائی کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں اور اس طرح سے یہ نظام اپنے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر پاتا ہے۔ معیاری تعلیم کی بات کرنے سے پہلے ان مسائل کو حل کئے جانے کی ضرورت ہے۔ عدم مساوات بھی دوسری جانب سے ہے۔ جب اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں مضمون کا انتخاب طلبا کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ انتخاب کردہ مضامین آرٹس اور انسانیات (تقریباً 35 فی صد تا 40 فی صد) رہتے ہیں جن کے بعد کامرس اور مینجمنٹ (تقریباً 20 تا 25 فی صد) کا نمبر آتا ہے۔ آخری ترجیح بنیادی اور اطلاعاتی سائنسز (بالترتیب تقریباً 19 تا 21 فی صد اور 15 تا 16 فی صد) کو دی جاتی ہے۔ طلبا کی ترجیحات میں عدم مساوات کے سلسلے میں تحقیقات کردہ وجوہات کافی حیرت انگیز ہیں نیز حکومت اور ان امور کا نظم ونسق کرنے والے تمام پالیسی سازوں کے لئے قطعی طور سے آنکھیں کھول دینے والی ہیں۔ مضامین کو ترجیح دینے کا معاملہ نصاب تعلیم کی لچک داری، ہنرمندی میں اضافہ کرنے کی گنجائش، کیمپس کے اندر اور کیمپس کے مابین طلبا کی آسانی سے نقل وحرکت کام کرنے کی دنیا میں ان کی موزونیت اور اس سب سے بڑھ کر روزگار کے قابل ہونے پر بھی مبنی ہوتا ہے۔

گزشتہ دو دہوں میں پیشہ ورانہ ڈگری کی گرم بازاری دیکھنے میں آئی ہے جس کے نتیجے میں ماحصل کا ناقص مزاحمتی سلسلہ شروع ہوگیا تھا جو اے آئی سی ٹی ای، یو جی سی اور دیگر ضابطہ جاتی اداروں کے ذریعے خراب معیار کی پیشہ ورانہ تعلیم پھیلانے والے بلند حوصلے اداروں کے دروازے جبراً بند کئے جانے کا سامنا کر رہا تھا۔ اس گرم بازاری کو تکنیکی اور پیشہ ورانہ اختراع اور تخلیقیت کے توسط سے ملک کی ترقی کے مقصد سے صریحی طور سے سرکاری اقدامات کے ذریعے فروغ دیا گیا تھا۔ لیکن معیاری تعلیم کے فقدان کی وجہ سے ملک کو اپنا مطلوبہ نشانہ حاصل کرنے میں مدد نہیں ملی تھی۔ آج ملک کی اقتصادی ترقی بنیادی طور سے اس کے خدماتی شعبے پر مبنی ہے (66 فی صد) جو سب سے اعلیٰ پیمانے کی سافٹ ہنرمندیوں نیز سافٹ اور ہارڈ ویئر دونوں ہنرمندیوں کی مانگ کرنے والے ٹکنالوجی کے شعبے کے تعاون کا متقاضی ہے جہاں آج کے نوجوان لوگ اپنے آجرین کو مطمئن کرنے کے سلسلے میں پوری طرح سے لیس نہیں ہیں۔ یہ بات ہضم کرنا مشکل ہے کہ ہندوستانی انجینئرنگ گریجویٹوں کے صرف ایک تہائی سے بھی کم تعداد نیز بنیادی سائنسز اور دیگر دھاراؤں کے طلبہ کی تقریباً 5 فی صد تعداد قابل روزگار پائے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہماری تعلیم کے اچھی رائے کے حامل دھارے اپنی کشش کھوتے جا رہے ہیں۔

رسائی اور مساوات کے دو بڑے تعدادی مسائل کے بعد تیسرا مسئلہ تعلیم کے معیاری پہلو کا ہے۔ ہمارے ملک کے کم معیاری تعلیمی معیارات کے چلن کی صورت حال سے فائدہ اٹھانے کے سلسلے میں ترقی یافتہ ملک نہ صرف ہندوستانی معیشت بلکہ دماغوں کو بھی نچوڑ کر موقع پرست ثابت ہوئے ہیں۔ سال بہ سال معیاری تعلیم کی تلاش میں غیر ممالک جانے والے ہندوستانی طلبا کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تعلیم کے موجودہ نظام میں کچھ ترمیمات کرکے اس سلسلے کو آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ جدید ترین کے مطابق سب سے بڑے اور سب سے پرانے تعلیمی نظام کی تشکیل نو کرنے کے لئے تھوڑی سی اختراع اور تخلیقیت کی ضرورت ہے۔

ہندوستان کے موجودہ تعلیمی نظام میں لاتعداد رکاوٹوں کے ساتھ رکاوٹوں والی ایک دوڑ ہے مثلاً

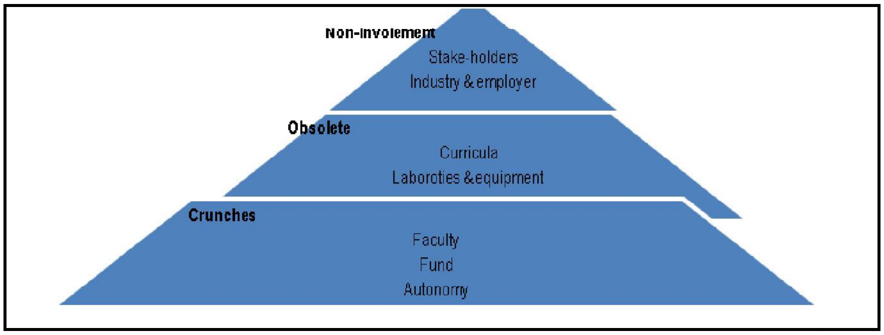

رکاوٹیں

☆ ملک میں غیر امید افزا، کم ادائیگی والا اور سب سے کم اعتراف کردہ پیشہ ہونے کی وجہ سے معیاری اور پرترغیب اساتذہ اور اتالیقوں کا فقدان۔ ☆ فیکلٹی کمی یا عارضی پن ملک کے بیشتر سرفہرست اداروں تک میں بھی باقاعدہ سربراہوں، موسمی فیکلٹی اور تجربہ کار محققین کی جگہیں خالی ہیں جہاں فیکلٹی کی ایک تہائی جگہیں پُر نہیں ہیں۔

☆ خاص طور سے سرکاری اداروں میں فنڈس کی قلت ہے جو کہ سب سے بڑا رخنہ ہے کیوں کہ مجموعی طور سے وفاقی اداروں کے مقابلے میں نشستوں کی زیادہ تعداد کے حامل سرکاری اداروں میں زیادہ تعداد میں طلبا کو داخلہ دیا جا رہا ہے۔

☆ ملک کی جی ڈی پی سے سب سے کم ترجیح دی گئی بجٹ سازی (3.3 فی صد) کے سبب دنیا کا سب سے بڑا تعلیمی نظام ایسا ہو جاتا ہے جیسے خالی برتن زیادہ آواز کرتے ہیں۔

☆ خواہ مداخلت کرنے والا اور مغلوب کرنے والا سیاسی اور نوکر شاہانہ ڈھانچہ۔

☆اپنے برسوں کے تصورات پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں سینئر ماہرین تعلیم اور محققین کی مجبوری۔

رفتہ رفتہ متروک یا معدوم ہونا

☆فرسودہ اور سخت گیر نصاب تعلیم، نصاب تعلیم میں عدم یکسانیت، آج کے تکنیکی فہم والے نوجوانوں کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں روایتی تدریسی فن کی عدم صلاحیت، خاص طور سے بنیادی سائنسز میں تجربہ گاہ پر مبنی تعلیم کو کم سے کم کرنے کی وجہ سے تعلیم مکمل طور سے سپاٹ ہو جاتی ہے نیز نوجوان لوگ اس طرح کے نظام میں آگے بڑھنے کے سلسلے میں اپنی جبلی دلچسپی کھو دیتے ہیں۔ یہ بنیادی سائنسز میں اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں جی ای آر میں تیزی سے کمی آنے کی اہمیت وجوہات میں سے ایک وجہ ہے:

☆بند نظریے سے وضع کردہ نصاب تعلیم سے آج کے نوجوان خواندہ تو بن جاتے ہیں لیکن کلی نشو ونما کے ساتھ تعلیم یافتہ نہیں بنتے ہیں۔ تعلیم دہے کے بین شعبہ جاتی نظریے کے فقدان کی وجہ سے وہ عملی میدان میں اپنے علم کو بروئے کار لانے سے قاصر رہتے ہیں۔

☆اعلیٰ تعلیم کے خراب سازوسامان مہیا کردہ ادارے، وفاقی فنڈ مہیا کردہ اداروں کو چھوڑ کر۔

عدم شمولیت

☆ملازم اور آجر کی شرکت کے بغیر نصاب تعلیم وضع کرنا صدیوں پرانا عمل رہا ہے جو یا تو سینئر ماہرین تعلیم یا بعض اوقات نوکرشاہوں کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے جو تعلیم نظام کی پیداوار کو لینے والے نہیں ہوتے ہیں۔ نہ تو صنعت نہ ہی تجربہ گاہوں، نہ تو تجارت نہ ہی کاروبار سے اور حتی کہ متعلقین تک سے بھی اس کے ڈیزائن کے سلسلے میں صلاح مشورہ نہیں لیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مزید نا قابل روزگار تعلیم یافتہ نوجوان وجود میں آتے ہیں، جو ملک کے لئے اثاثے کی بجائے بوجھ بن سکتے ہیں۔

ان تمام تغیرات اور رکاوٹوں کے باوجود سائنس اور ٹکنالوجی، آرٹس اور انسانیت کے ہمارے نوجوان لوگ ترقی کر رہے ہیں۔ آئی آئی ٹی، آر آئی آئی ایم ایس، آئی آئی ایس ای آر، آر آئی ایم ٹی ای سی ایچ، آئی آئی ایم وغیرہ جیسے چوٹی کے ادارے اپنی فیکلٹیوں کی وجہ سے بلکہ اپنے طلبا کی وجہ سے دنیا کے چوٹی کے اداروں کی فہرست میں مقام کے حامل نہیں ہیں۔ 2002 سے لے کر 2016 تک ملک کی سائنسی اشاعتوں کی پیداوار میں تقریباً پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ ہم بہت سے شعبوں مثلاً خلائی مواصلات، اطلاعات ٹکنالوجی، تحقیق اور اختراع، ادویہ سازی اور تشخیص وغیرہ کے شعبوں میں کھڑے ہونے کی مضبوط جگہ کے ساتھ دیسی ٹکنالوجیاں قائم کر رہے ہیں جن میں بنیادی سائنسز کے اصول ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکومت گونا گوں ملک کے ہر ایک کونے میں موجود نوجوانوں میں قوت عمل پیدا کرنے کے لئے گھر میں اور گھر سے باہر معیاری تعلیم فراہم کرنے کی غرض سے بہترین ممکنہ پالیسیوں، اصلاحات، اقدامات، اسکیموں، مشنوں سے نوجوان کو با اختیار بنانے کے لئے جامد نظام کی تشکیل نو کرنے کے سلسلے میں ایک سرگرم کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ مختلف اقدامات رسائی، مساوات اور معیار کے تین بنیادی سائنسز اور انسانیات کے طلبا یکساں طور سے مستفید ہو رہے ہیں جو ملک میں اعلیٰ تعلیم کے نظام کا ایک بڑا جزو ہیں۔

نوجوانوں کے لئے تعلیم کی توسیع کا کام صلاحیت سازی کے ادارہ جاتی اقدامات کے ساتھ ساتھ، آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم، آئی آئی ایس ای آر، اے آئی آئی ایم ایس جیسے نئے ادارے قائم کر کے ہر سطح پر حکومت کے ذریعے انجام دیا جا رہا ہے۔

تعلیمی نیٹ ورکوں کے عالمی اقدام (جی آئی اے این) کا مقصد بین اقوامی طور سے سائنس دانوں نیز صنعت کاروں اور تاجروں کے ذخیرے کو بروئے کار لانا ہے تاکہ عالمی عمدگی کے لئے ہندوستان کی سائنس اور ٹکنالوجیکل صلاحیت کو بہتر بنانے کی غرض سے کے موجودہ تعلیمی وسائل میں اضافہ کرنے کے لئے اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے ساتھ ان کی مصروفیت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

امپکٹنگ ریسرچ انوویشن اینڈ ٹکنالوجی (آئی ایم پی آر آئی این ٹی) انڈیا کا مقصد اعلیٰ اداروں میں تحقیق کا رخ سماجی مطابقت کے شعبوں کی طرف موڑنا ہے۔

اچتر اوشکار ابھیان (یو ای وائی) صنعت کی مخصوص ضرورت پر مبنی تحقیق کو فروغ دینے کے لئے شروع کیا گیا ہے تاکہ عالمی مارکیٹ میں ہندوستانی صنعت کی مقابلہ جاتی صلاحیت کو برقرار رکھا جائے۔

نیشنل انسٹی ٹیوشنل رینکنگ فریم ورک (این آئی آر ایف): معیار کو فروغ دینے کے لئے ایک با مقصد اور قابل تصدیق معیار و اصول کی بنیاد پر سالانہ طور سے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی درجہ بندی کرنے کے لئے۔

اعلیٰ تعلیمی فائنانسنگ ایجنسی (ایچ ای ایف اے) کا قیام۔ مستحکم اعلیٰ تعلیمی ادارے تعمیر کرنے کے کام کو زبردست فروغ دینے کی غرض سے سرمایہ جاتی اثاثے قائم کرنے کے لئے۔

نیشنل اکیڈمک ڈپوزیٹری (این اے ڈی) ایک ڈیجیٹل ڈپوزیٹری کے سلسلے میں تعلیمی انعامات قائم کرنے کے لئے جس سے آن لائن رسائی اور تلافی حاصل ہو سکے، سرٹیفکٹوں اور مارک شیٹوں کی جعل سازی جیسے دھوکہ دہی کے طریقے ختم ہو سکیں نیز توثیق کے کام میں سہولت مہیا ہو سکے۔

سویم پربھا: ساتوں دن چوبیس گھنٹے کی بنیاد پر 32 ڈی ٹی ایچ چینلوں کے ذریعے اعلیٰ معیاری تعلیمی پروگرام کاسٹ کرنے کا ایک پروجیکٹ۔

سویم: ملک کے دور دراز ترین کونے تک میں طلبا کے لئے تمام مضامین اور کورسز کا احاطہ کرنے والی بہتر معیاری تعلیمی فراہم کرنے کی غرض سے وسیع اوپن لائن کورسز (ایم او او سی) کی میزبانی کرنے کے لئے ایک دیسی آئی ٹی پلیٹ فارم۔

قومی ڈیجیٹل لائبریری: متعلمین/ پیشہ ور افراد/ اسکالروں اور دلچسپی رکھنے والے دیگر لوگوں کے فائدے کے لئے کتابوں، ای آموزی مواد، انسائیکلوپیڈیا، جرائد، مونوگرافس، جائزوں، تحقیقی کام مضامین وغیرہ کے لحاظ سے علم کے ذخیرے تک رسائی فراہم کرنے کی غرض سے ایک قومی اثاثہ قائم کرنے کے لئے:

کیمپس کا رابطہ: یونیورسٹیوں کے لئے

1۔ جی بی پی ایس رابطہ نیز کالجوں کے لئے 10۔ ایم بی پی ایس رابطہ فراہم کرکے وائی فائی پر مبنی کیمپس۔

اعلی تعلیم کے بارے میں کل ہند سروے (اے آئی ایس ایچ): باخبر پالیسی فیصلے اور تحقیق کرنے کے سلسلے میں ملک میں اعلی تعلیم کے تمام اداروں کا احاطہ کرنا۔

ڈیزائن کے سلسلے میں اختراع کرنے کے لئے قومی اقدام: انٹرنیٹ کے ذریعے کورس کے مواد کی مفت ساجھے داری کرکے ڈیزائن سازی کی تعلیم اور طریقوں تک زیادہ سے زیادہ رسائی کو یقینی بنانے کے لئے۔

پوسٹ ڈاکٹورل فیلوشپس: مختلف شعبوں میں نئی ہنرمندیاں، وسیع تر دائرہ نظر، عبور حاصل کرنے کی غرض سے ایک تعلیمی/تحقیقی کیریئر شروع کرنے کے سلسلے میں نوجوان محققین کی دیکھ بھال کرنے کے لئے سائنسز اور انسانیات میں۔**یو جی سی۔ بی ایس آر فیکلٹی فیلوشپ پروگرام**: سائنس اور ٹکنالوجی کے ان قابل اساتذہ کے ذریعے جو سبکدوش ہونے والے ہیں، تحقیق تعاون کے تسلسل کے لئے مواقع فراہم کرنے کی غرض سے یونیورسٹیوں میں بنیادی سائنس کی تحقیق کو مستحکم بنانے کے لئے۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں سائنس پر مبنی اعلی تعلیم اور تحقیق کو مستحکم کرنے کے لئے اسکیم: تحقیقی پروگراموں کے سلسلے میں مدد کرکے اعلی تعلیم میں تحقیق کے سلسلے میں عمدگی کو فروغ دینے کے مقصد سے۔

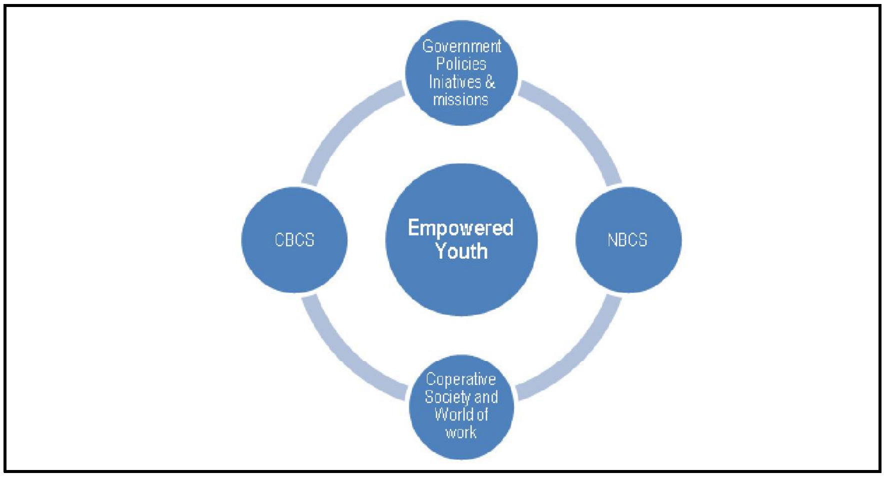

ہنرمند ہندوستان: ابتدائی طور سے بے روزگار نوجوانوں، الگ تھلگ کردہ خواتین اور دیہی کمیونٹی کو مناسب ہنرمندیاں فراہم کرنے کی غرض سے ہمارے وزیراعظم کا ایک بہترین اقدام، تاکہ مذکورہ لوگوں کو معیار زندگی میں اضافہ کرنے کے لئے روزگار کے مواقع اور روزی روٹی کے پائیدار انتخابات تلاش کئے جائیں۔

راشٹریہ اچتر شکشا ابھیان (آر یو ایس ای): اگرچہ تعلیم ریاست کی ذمہ داری ہے لیکن ریاست کے تعلیمی نظام کے اچھے معیارات کو فروغ دینے کے لئے کارکردگی پر مبنی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے ریاستوں کو آر یو ایس اے کے تحت وفاقی فنڈ فراہم کیا جاتا ہے۔ جزا اور سزا کے پالیسی کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔

انتخاب پر مبنی کریڈٹ کا نظام (سی بی سی ایس): نصاب تعلیم کو از سر نو وضع کرنے کے لئے ایک بہترین نظریہ جو طالب علم پر مرکوز ہوگا نیز ریاست ملک اور دنیا کے تعلیمی نظام کے اندر کثیر سمتی نقل و حرکت کے ساتھ ساتھ بین شعبہ جاتی تعلیم کے سلسلے میں طالب علم کو وسیع موقع فراہم کرے گا۔

چناں چہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لئے خاص طور سے آرٹس اور انسانیات نیز بنیادی سائنسز کے تعلیمی نظام میں موزوں اصلاحات کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک ترقی پذیر ملک کے محدود وسائل کے اندر موجود نظاموں اور پالیسیوں کا ایک صحیح اور مناسب امتزاج حیرت انگیز ثابت ہوسکتا ہے۔ چار پہلوئی مثبت نظریہ یعنی طالب علم پر مرکوز تعلیمی نظام (سی بی سی ایس) آجرین کی ضرورت پر مبنی نصاب تعلیم (این بی سی ایس)، اپنی پالیسیوں اور مشنوں کے ذریعہ حکومت کی وسیع کردہ مدد نیز سماج اور کام کرنے کی دنیا کے ذریعے اس طرح کے تربیت یافتہ اور باصلاحیت نوجوانوں کی قدرشناسی اور قبولیت سے نوجوان لوگ اور ملک دونوں بااختیار بن سکتے ہیں۔ اپنی بہترین دانش مندی کے ساتھ ہندوستانی نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے سلسلے میں رسائی کا ایک چوگوشہ ماڈل بنا کر ہم اپنی بات ختم کرتے ہیں۔

☆☆☆

بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں میں تنازعات کے بندوبست کے موضوع پر کانفرنس

☆ نائب صدر جمہوریہ ہند جناب محمد حامد انصاری نے کہا کہ بھارت میں ثالثی کا عمل برسوں میں مستحکم ہوا ہے اور اب تنازعات کے حل کیلئے ایک کارآمد اور تیز تر وسیلہ بن گیا ہے جس سے عدالت اور فریقین دونوں کا وقت بچتا ہے۔ وہ یہاں ''بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹوں میں تنازعات کے بندوبست۔ نئے چیلنج'' کے موضوع پر دو روزہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ اس کانفرنس کا اہتمام دہلی اسٹیٹ سینٹر کے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل آربٹریشن نے کیا تھا۔ اس موقع پر انسٹی ٹیوٹ کے صدر جناب آر پی شیشداری، مرکزی تعمیرات عامہ کے محکمے کے اسپیشل ڈائریکٹر جنرل این ایل سنگھ اور دیگر ممتاز شخصیات موجود تھیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے سی پی ڈبلیو ڈی کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ محکمہ بنیادی ڈھانچے کی تعمیرات اور رکھ رکھاؤ سے متعلق ہمہ جہت ایجنسی کے طور پر کام کررہا ہے جس میں تعمیراتی انجینئرنگ، فن تعمیر اور باغبانی کی بہترین صلاحیتیں موجود ہیں۔ نائب صدر نے کہا کہ ثالثی قانونی کارروائی کا ایک مؤثر متبادل سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ کم خرچ اور تیز تر عمل ہے جو زیادہ لچک فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فریقین اکثر ثالثی کو منتخب کرتے ہیں اور ثالثی کے ضابطوں کے کچھ پہلوؤں پر عمل کرتے ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ تنازع کے مخصوص معاملے کیلئے مہارت فراہم کرتی ہے جس میں تنازع کو حل کرنے کیلئے زیادہ مؤثر اور تیز تر عمل ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آربٹریشن ایکٹ-2015 نے ثالثی کے فیصلوں کو زیادہ قبولیت دے کر اس عمل کو اور زیادہ اہمیت دی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اینجل فنڈنگ

اینجل فنڈنگ یا سرمایہ کاریاں مخصوص طور سے اسٹارٹ اپ کمپنیوں میں کی گئیں اولین ایکویٹی سرمایہ کاریاں ہیں۔ اینجل (Angel) سرمایہ کار چھوٹے اسٹارٹ اپس یا کاروباروں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ وہ عام طور سے کاروبار کی پائیداری کی بجائے کاروبار شروع کرنے والے شخص کے لئے سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ وہ اسٹارٹ اپس شروع کرنے میں مدد کرتے ہیں اور اس ممکنہ منافع کی فکر نہیں کرتے ہیں جو انہیں اس کاروبار سے مل سکتا ہے۔

اینجل کی اصطلاح تھیئٹر سے لی گئی ہے جہاں اس کا استعمال ان دولت مند افراد کی توصیف کرنے کے لئے کیا گیا تھا جنہوں نے ان تھیئٹریکل پروڈکشنس کے لئے رقم فراہم کی تھی جنہیں بصورت دیگر بند کرنا پڑا۔ اینجل سرمایہ کار تقریباً ہمیشہ ہی دولت مند افراد ہوتے ہیں نیز عام طور سے سرمایہ کاروں کے نیٹ ورکوں میں ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ اکثر یہ نیٹ ورک علاقائی صنعتی یا تعلیمی تعلق پر مبنی ہوتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں ہندوستان قائم کئے گئے اسٹارٹ اپس کی تعداد کے لحاظ سے عالمی طور سے سرفہرست تین ملکوں میں سے ایک ملک کے طور پر ابھرا ہے اور ہندوستان اسٹارٹ اپ کا منظر بہت تغیر پذیر نظر آتا ہے۔ انڈیا وینچر کیپٹل اور مدراس میں واقع انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی (آئی آئی ٹی۔ایم) کی تیار کردہ ایک نجی ایکویٹی رپورٹ کے مطابق 2005 سے 2015 تک کی مدت کے دوران اسٹارٹ اپس میں کل وینچر سرمایہ کاری کا تخمینہ 1117 ارب روپے لگایا گیا ہے (بنیادی سال کے طور پر 2015 کا استعمال کرتے ہوئے) حقیقی سرمایہ کاری اس سے کہیں زیادہ ہوسکتی ہے، کیوں کہ بہت سے معاملوں کے سلسلے میں سرمایہ کاری کی رقم کی تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔ 2005 تا 2015 کی مدت کے دوران سرمایہ کاری کی آمد میں اضافے کی اوسط سالانہ شرح تقریباً 24 فی صد ہے۔ 2005 تا 2015 کی درمیان 10,000 سے زیادہ اسٹارٹ اپس نے رقم حاصل کی ہے۔ ان اسٹارٹ اپس کی تعداد میں اوسط سالانہ اضافہ 16 فی صد رہا ہے جنہیں 2005 تا 2015 کی مدت میں رقم فراہم کی گئی ہے۔ بیشتر شعبوں میں غیر ملکی اسٹارٹ اپس کے مساوی ہندوستانی اسٹارٹ اپس رہے ہیں۔ حالاں کہ غیر ملکی اسٹارٹ اپس نے بھی ہندوستان میں کام کاج شروع کردیا ہے لیکن ایک ہندوستانی اسٹارٹ اپ کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستانی صارفین کو اس وقت تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، جب تک کہ غیر ملکی کمپنی ہندوستان میں اپنا کام کاج نہ شروع کردے۔ موجودہ بہترین طریقوں سے پتہ چلتا ہے کہ اینجلس اپنی نظر میں اس سے بھی زیادہ اوپر رکھ سکتے ہیں نیز ایسی کمپنیاں تلاش کرسکتے ہیں جن میں پانچ سے سات سال کی ہولڈنگ مدت میں کم سے کم 20 تا 30 گنا منافع دینے کی صلاحیت ہوتا ہم ناکام سرمایہ کاریوں کا احاطہ کرنے نیز کامیاب سرمایہ کاریوں تک کے لئے کثیر سالہ ہولڈنگ مدت کی ضرورت کو مدنظر رکھنے کے بعد اینجل سرمایہ کاریوں کے ایک مخصوص کامیاب شعبے کے لئے منافع کی حقیقی موثر اندرونی شرح حقیقت میں مثالی طور سے بہت کم یعنی 20 تا 30 فی صد ہے۔ جب کہ کسی بھی مخصوص سرمایہ کاری پر منافع کی زیادہ شرحوں کے لئے سرمایہ کاری کی ضرورت کی وجہ سے اینجل فائنانسنگ فنڈس کا ایک مہنگا ذریعہ بن سکتی ہے۔ بینک کی فائنانسنگ جیسے سرمایہ کے سستے ذرائع عام طور سے ابتدائی مرحلے والے بیشتر کاروباروں کے لئے دستیاب نہیں ہیں۔ ہندوستانی اینجلس نیٹ ورک ملک میں اینجل سرمایہ کاروں کا سب سے قدیم نیٹ ورک جو 2006 میں شروع ہوا تھا۔ گزشتہ سال اس نے 18 معیاری شیٹس پر دستخط کئے ہیں نیز کوآپریٹو اور کمیونٹی پر مبنی پروڈیوسرس جی او کو آپ کے لئے ایک آن لائن مارکیٹ پلیس سے لے کر فوڈ ٹیک اسٹارٹ اپ مکنداتک کمپنیوں کے ایک وسیع سلسلے میں گیارہ معاملے مکمل کئے ہیں۔ کچھ دیگر اینجلس گروپوں میں ممبئی اینجلس، ہارورڈ اینجلس، چنئی اینجلس اور انڈیا کوٹیئنٹ شامل ہیں۔

کاروبار کرنے والے نوجوان لوگ اینجل سرمایہ کاروں سے مالیہ حاصل کرنے کے بارے میں خوش امید ہوسکتے ہیں کیوں کہ کامیابی کی بہت زیادہ تشہیر کردہ کہانیوں سے اسٹارٹ اپس کے لئے سرمایہ لگانے کے سلسلے میں مزید اینجل سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی ہورہی ہے۔

روی پوکھرنا

انتہاپسندی سے متاثرہ علاقے:

نوجوانوں کے لئے اقدامات

پچاس سال قبل' 18 مئی 1967 کا افسوس ناک دن' جب مغربی بنگال میں سلی گوڑی کسان سبھا نے نکسل باڑی گاؤں کے ان چند افراد کی حمایت کا اعلان کیا جنہوں نے بے زمین کسانوں میں زمین کی دوبارہ تقسیم کے لئے مسلح جدوجہد کا مشورہ دیا تھا۔نکسل تحریک' جیسا کہ اب اسے اسی نام سے جانا جاتا ہے' نے گذرتے وقت کے ساتھ اپنے پاؤں ملک کے دیگر ریاستوں میں بھی پھیلا لئے اور ہر مسلح کارروائی کے بعد بے رحمی اور تشدد کے اپنے سابقہ واقعہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

انتہاپسندی سے دوچار ایسے علاقوں میں رہنے والے نوجوان ظاہر ہے ہر وقت خطرے کی زد میں رہتے ہیں۔ اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے حکومت ہند ایسے علاقوں میں ترقیاتی اسکیموں کی منصوبہ بندی اور عمل آوری پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔سی پی آئی (ایم) کی انتہاپسند بائیں بازو' جس کی وجہ سے بنیادی طور پر 34 اضلاع متاثر ہیں' کے علاوہ انتہاپسندی شمال مشرقی ہندوستان کے کئی علاقوں نیز جموں وکشمیر کو بھی متاثر کررہی ہے۔اس مضمون میں ان سرکاری اسکیموں کی تفصیلات کا ذکر ہیں جنہیں انتہاپسندی سے متاثرہ مذکورہ تین علاقوں میں نوجوانوں کے لئے نافذ کیا جارہا ہے۔

الف۔سی پی آئی (ماونواز) انتہاپسندی سے متاثرہ 'سرخ گلیارہ' میں نوجوانوں کے لئے سرکاری اسکیم

گوکہ حکومت نے نکسل مسئلے کی سنگینی کو بہت پہلے ہی محسوس کرلیا تھا تاہم 2009 میں وزارت داخلہ نے بائیں بازو کی انتہاپسندی کے مسئلے کا ہمہ جہت حل تلاش کرنے کے لئے لفٹ ونگ ایکسٹریمزم ڈویزن (ایل ڈبلیوای) قائم کیا۔اس ڈویزن کو ان علاقوں میں ترقیاتی سرگرمیوں اور اقدامات کے سلسلے میں ریاست اور مرکزی حکومت کے مختلف محکموں کے ساتھ رابطہ کی ذمہ داری بھی سونپی گئی۔ بعد کے برسوں میں اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایک زیادہ مربوط' فیصلہ کن اور ٹھوس لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ نئے انیگریٹیڈ ایکشن پلان کے مطابق حکومت نے ایک طرف جہاں قبائلیوں کو اصل دھارے میں شامل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے وہیں تشدد کو سختی سے کچلنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔حکومت نے بائیں بازو کی انتہاپسندی کے خلاف جنگ میں 'مختصر مدتی اہداف' حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اسی طرح ضلع وار ترقیاتی اپروچ کی جگہ بلاک کی سطح پر ترقیاتی منصوبہ کو اپنایا گیا ہے۔سب سے زیادہ متاثرہ اضلاع میں ترقیاتی مراکز قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔نکسل متاثرہ علاقوں میں ترقیاتی سرگرمیوں کو تقویت دینے کے منصوبہ کے تحت وزیراعظم نے دانتے واڑا کا دورہ کیا' جسے ماونوازوں کا سب سے مضبوط گڑھ سمجھا جاتا ہے۔24000 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ' بندوق کے ذریعہ نہیں بلکہ کاندھوں پر ہل کے ذریعہ ہی ترقی لائی جاسکتی ہے۔اوراس کے ذریعہ ہر شخص ملک کے اصل دھارے میں آسکے گا۔تشدد کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔مستقبل صرف پرامن طریقہ کار کا ہے۔'حکومت کے اس بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے بائیں بازو کی انتہاپسندی سے متاثرہ علاقوں میں رہنے والے نوجوانوں کے لئے متعدد اقدامات کا آغاز کیا گیا ہے۔

حکومت نے بائیں بازو کی انتہاپسندی سے متاثرہ علاقوں کے نوجوانوں کے فائدے کے لئے تعلیم اور اسکل ڈیولپمنٹ کے شعبے میں درجنوں اقدامات کا آغاز کیا ہے۔حکومت نے جہاں ایک طرف پہلے سے جاری اسکیموں کے نفاذ کو تیز کردیا ہے وہیں دوسری طرف مخصوص ضروریات کی تکمیل کے لئے مختلف اختراعی اقدامات کررہی ہے۔ چونکہ غیر تعلیم یافتہ اور بے روزگار نوجوان انتہاپسندوں کا آسان ہدف ہوتے ہیں اور وہ انہیں بڑی آسانی سے اپنا آلہ کار بنالیتے ہیں' حکومت خطے کے نوجوانوں کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے ایک مربوط منصوبہ پر کام کررہی ہے۔**سروسکشا ابھیان** کے تحت تمام بچوں کو اقامتی اسکولوں کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔لڑکیوں کے لئے **کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ** کے ذریعہ سستے اور معیاری بنیادی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔**راشٹریہ مادھیامک سکشا ابھیان** کے ذریعہ سیکنڈری ایجوکیشن کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ بڑی تعداد میں **کیندریہ ودیالیہ** اور **نودیہ ودیالیہ** بھی کھولے گئے ہیں۔

بائیں بازو کی انتہاپسندی سے متاثرہ ہر ضلع میں

مضمون نگار دھلی آفس آف رمبھاؤ مہالگی پربودھنی کے انچارج ھیں۔
ravi.pokharna@gmail.com

اسکل ڈیولپمنٹ کی وزارت پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا کے تحت 160 نوجوانوں کو تربیت دی جارہی ہے۔ریاستی حکومتیں بھی نوجوانوں کے لئے مثبت ماحول اورمواقع پیدا کرنے میں اہم رول ادا کررہی ہیں۔چھتیس گڑھ حکومت نے ان علاقوں میں ذریعہ معاش کالج قائم کئے ہیں۔اس کے علاوہ **حکومت 'پریاس' ادارہ کے ذریعہ طلبہ کو مسابقتی امتحانات کے لئے تیار کررہی ہے۔** بستر علاقہ، جس کے پانچوں اضلاع بائیں بازو کی انتہاپسندی سے متاثرہ زمرے میں آتے ہیں، سے سال 2016 میں 27 طلبہ آئی آئی ٹی میں داخلہ لینے میں کامیاب ہوئے۔اسکل ڈیولپمنٹ اور انٹر پرینیورشپ کی وزارت ''بائیں بازو کی انتہاپسندی سے متاثرہ 34 اضلاع میں اسکل ڈیولپمنٹ'' اسکیم کے تحت تمام نو صوبوں کے 34 اضلاع میں سے ہر ایک میں ایک آئی ٹی آئی اور دو اسکل ڈیولپمنٹ سینٹر چلارہی ہے۔

جھارکھنڈ پولیس نے بائیں بازو کی انتہاپسندی سے متاثرہ علاقہ پلاموں کے طلبہ کے لئے ایک منفرد پہل کا آغاز کیا ہے۔اس پہل کا نام ہے **''تارے زمین پر''**، اس کے تحت پولیس پلاموں ضلع کے ہیڈکوارٹر ڈالٹن گنج میں رہنے والوں سے کتابیں، کاپیاں، کپڑے، بیگ، جوتے وغیرہ جیسی چیزیں جمع کرتی ہے اور پھر انہیں محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے مقامی بچوں میں تقسیم کردیتی ہے۔مرکز اور ریاستی حکومتیں اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتی ہیں کہ تعلیم کے بعد اسکل ٹریننگ اور پھر ملازمت اور ذریعہ معاش فراہم کرکے ہی نوجوانوں کو پرتشدد تحریک کا حصہ بننے سے روکا جاسکتا ہے۔لہذا یہ منصوبہ بالکل درست انداز میں نافذ کیا جارہا ہے۔

ب۔شمال مشرق انتہاپسندی سے متاثرہ نوجوانوں کے لئے سرکاری اسکیمیں

شمال مشرقی ہندوستان، ہندوستان کے لئے سب سے زیادہ اہم جغرافیائی اور اسٹریٹیجک علاقہ ہے۔بدقسمتی سے یہ علاقہ ہندوستان کی آزادی کے بعد سے ہی انتہاپسندی، عدم استحکام اور سماجی بدامنی کا شکار رہا ہے۔اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے شمال مشرق میں بالخصوص نوجوانوں کے لئے کئی اقدامات کا آغاز کیا ہے۔شمال مشرقی خطہ کی ترقی کو وزارت اس میں مرکزی حکومت کے محکموں کے ساتھ رابطہ کا کام کررہی ہے۔

اسکل کی وزارت نے شمال مشرق کی کئی ریاستوں کے لئے ریاستی اسکل ڈیولپمنٹ مشن کا منصوبہ بنایا ہے۔وزراء اعلی اس کے صدر ہوں گے اور اسٹرینگ کمیٹی میں صنعت کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔یہ مشن آئی ٹی آئی اور پرائیوٹ ایجنسیوں کی مدد سے نوجوانوں کو صنعتی تربیت دینے کا کام کررہا ہے۔اس کے علاوہ اسٹیٹ لائیولی ہڈ مشن اور این یو ایل ایم اسکیموں کے ذریعہ بھی نوجوانوں کو ہنر مند بنایا جارہا ہے۔

تربیت کے لئے درج ذیل شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے: ☆ ہاسپٹلیٹی ۔۔(کھانے، مشروبات، پیسٹری اور بیکنگ) ☆ سیاحت ۔۔ٹور آپریٹر، ہوٹل، گھروں پر قیام، ٹیکسی سروس وغیرہ ☆ نرسنگ، پارا میڈیکس ☆ ویلنس اور بیوٹی ☆ فیشن ڈیزائننگ اور گارمنٹس، ہینڈلوم بنائی ☆ ضروری ٹیکنیشئن ۔۔ الیکٹریشئن، پلمبنگ، اے سی، فرج ریپئرنگ، موبائل ریپئرنگ وغیرہ ☆ آٹو موبائل۔۔ فٹر، ٹرنر، میکانکس، ویلڈنگ ☆ ریٹیل تجارت ☆ ہوا بازی۔۔ کیبن عملہ، ایرہوسٹس، گراونڈ عملہ وغیرہ

اس کے علاوہ شمال مشرق کا محکمہ نارتھ ایسٹرن ڈیولپمنٹ فائنانس کارپوریشن لمیٹیڈ کے ساتھ مل کر **شمال مشرقی ریاستوں میں اسٹارٹ اپ کو فروغ دینے کیلئے 100 کروڑ روپے کا وی سی فنڈ بھی قائم کررہا ہے۔** اس فنڈ کی وجہ سے آئی ٹی، آئی ٹی ای ایس، فوڈ پروسیسنگ، ہیلتھ کیئر، سیاحت، ریٹیل خدمات کی فراہمی جیسے شعبوں کو فوری طور پر تقویت ملے گی۔ایس ایس اے اور آر یو ایس اے کے ذریعہ کئی تعلیمی اصلاحات بھی شروع کئے گئے ہیں۔

شمال مشرقی خطہ کی ترقی کی وزارت (ڈی او این ای آر) **شمال مشرقی خطہ میں روزگار فراہم کرنے والی صنعتی او ردیگر یونٹوں کے قیام کے لئے سبسڈی کی مراعات بھی دے رہی ہے۔** اسے نافذ کرنے کے لئے نارتھ ایسٹرن ڈیولپمنٹ فائنانس کارپوریشن لمیٹیڈ ایسی یونٹوں کو زیادہ سبسڈی دے گا جہاں روزگار پیدا کرنے کے زیادہ مواقع ہوں گے۔

ج۔ جموں وکشمیر کے دہشت گرد تنظیموں اور انتہاپسند گروپوں سے متاثرہ نوجوانوں کے لئے سرکاری اسکیمیں

جموں وکشمیر میں گذشتہ تین دہائیوں سے جاری انتہاپسندی کی جڑیں ہندوستان کی آزادی کے وقت سے ہی ملتی ہیں۔اس وقت حکومت ہند اور ریاستی حکومت دونوں نوجوانوں کو ہنرمند بنانے اور ان کے لئے ذریعہ معاش پیدا کرنے کے لئے کام کررہی ہیں۔

چند مقبول اقدامات درج ذیل ہیں:

اڑان: یہ جموں وکشمیر کے لئے اسپیشل انڈسٹری انیشی ایٹیو (ایس آئی آئی) ہے، جس کے لئے وزارت داخلہ مالی امداد دیتی ہے اور نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این ایس ڈی سی) اسے نافذ کرتا ہے۔اس کا مقصد نوجوانوں کو کارپوریٹ سے روبرو کرانا نیز ہندوستانی کارپوریٹ کو ریاست میں دستیاب صلاحیتوں سے آگاہ کرانا ہے۔اس اسکیم کو کافی مقبولیت ملی ہے اور اس کے خاطر خواہ اثرات دکھائی دے رہے ہیں۔

سدبھاونا: سدبھاونا نام سے ایک نہایت کامیاب پہل جاری ہے، جسے آرمی چلارہی ہے۔سدبھاونا کے تحت آرمی جموں وکشمیر کے نوجوانوں کے لئے متعدد اہم پروگرام چلاتی ہے۔**آرمی گڈول اسکول** اسی طرح کی ایک پہل ہے جہاں ایک لاکھ سے زائد طلبہ کو مڈل اور ہائی اسکول سطح کی تعلیم دی جائے گی۔اس وقت 14000 طلبہ ریاست میں آرمی کے ذریعہ چلائے جارہے اسکولوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں جبکہ ایک ہزار سے زائد بچے آرمی کے ذریعہ فراہم کردہ اسکالرشپ پروگرام کے تحت ریاست کے باہر کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔**آرمی سدبھاونا مشن کے تحت نیشنل انٹیگریشن ٹور بھی کراتی ہے** جس میں بچوں کو ملک کے دیگر ریاستوں میں سیاحت کے لئے لے جایا جاتا ہے جہاں وہ اہل وطن کے متعلق براہ راست معلومات حاصل کرتے ہیں۔اس سے ان کے اندر ملک کے لئے تعمیری خدمات انجام دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔اس اسکیم کے تحت اب تک 200 ٹور کرائے جاچکے ہیں جن سے پانچ ہزار سے زائد افراد کو فائدہ پہنچا ہے۔

آرمی ووکیشنل ٹریننگ سینٹر اور ومن امپاورمنٹ سینٹر بھی چلاتی ہے۔ یہ سینٹر ریاست بھر میں پھیلے ہوئے

ہیں جہاں خواہش منداور اہل امیدواروں کو عملی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔آرمی اپنے بجٹ سے عوام دوست پروجیکٹوں کو نافذ کررہی ہے جس سے ریاست کے دورافتادہ علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے معیار زندگی میں بہتری آئی ہے۔

جموں وکشمیر میں ایک اور اہم اور نہایت سود مند پہل بھی فوج نے شروع کی ہے۔آرمی اپنی ٹریننگ پارٹنر سنٹر فار سوشل ریسپانسبلیٹی اینڈ لرننگ (سی ایس آر ایل) اور پیٹرونیٹ ایل این جی کے ذریعہ جموں وکشمیر کے نوجوانوں کو **انجینئرنگ داخلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لئے کشمیر سپر 40 کے نام سے ایک پروگرام چلا رہی ہے**۔اس سال سپر 40 نے اپنے تمام سابق ریکارڈ توڑ دیئے۔آئی آئی ٹی۔جے ای ای مین اگزام 2017 میں ریاست سے 26 لڑکوں اور دو لڑکیوں نے کوالیفائی کیا۔78 فیصد کی کامیابی کی اس شرح کے ساتھ آرمی کی کشمیر سپر 40 ملک میں آئی آئی ٹی کے لئے بہترین کوچنگ سینٹروں کے مقابلے پر آ گئی ہے۔

حمایت: حکومت ہند کی دیہی ترقیات کی وزارت کے تحت دین دیال اپادھیائے گرامین کوشل یوجنا کے ذریعہ جموں وکشمیر میں **1.24 لاکھ مقامی نوجوانوں کو ملازمت کے حصول کیلئے سود مند ووکیشنل کورسیز کے ذریعہ تربیت دی گئی ہے**۔اس طرح انتہاپسندی سے متاثرہ علاقوں میں مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت دونوں مل کر نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں جس سے نہ صرف ان علاقوں کی ترقی ہوگی بلکہ ملک کو بھی فائدہ ہوگا۔

☆☆☆

پی ایم اے وائی -جی- گھروں سے اپنے گھر تک

☆وزیراعظم جناب نریندر مودی نے، 20 نومبر 2016 کو پردھان منتری آواس یوجنا-گرامین (پی ایم اے وائی-جی) کا آغاز کیا تھا۔نیا دیہی ہاؤسنگ پروگرام اس طرح سے وضع کی گیا ہے کہ وہ اپنا گھر چاہنے والوں کی توقعات کو پورا کرسکے۔افزوں یونٹ لاگت کے ساتھ ان مکانات کی تعمیر میں مقامی طور پر دستیاب سازوسامان اور مقامی ہاؤسنگ ڈیزائن کا اصول اپنایا گیا ہے۔ ان گھروں میں کھانا پکانے کا الگ مخصوص مقام، بیت الخلا، ایل پی جی کنکش، بجلی کنکشن اور آبی سپلائی کا انتظام ہوگا اور استفادہ کنندگان کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی ضروریات کے مطابق مکان کا منصوبہ بھی تیار کرسکیں۔دیہی معماروں کے لئے تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ وہ عمدگی کے حامل مکانات کی تعمیرات کے لئے درکار اہم ہنرمندیاں حاصل کرسکیں۔ استفادہ کنندگان کا انتخاب سماجی-اقتصادی مردم شماری (ایس ای سی سی) ڈیٹا کے سخت اصول کے تحت کیا گیا ہے اور ایسے لوگوں کو اس کے تحت لایا گیا ہے جو یا تو بے گھر ہیں یا ان کے پاس ایک یا دو کمرے کے کچے چھت والے خستہ حال مکان ہیں۔ایس ای سی سی ڈیٹا کی تصدیق گرام سبھا کے ذریعے کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ہی ساتھ اس معاملے میں خلائی تکنالوجی سے بھی مدد لی گئی ہے تاکہ غلطیوں کا کوئی امکان نہ رہے۔سی اے جی کی احتسابی رپورٹ 2014 میں ایسے لوگوں کا بھی ذکر ہے جو ان مکانات کے مستحق نہیں تھے اور جن پر اندرا آواس یوجنا کے تحت احاطہ کیا گیا تھا۔اب پی ایم اے وائی-جی کے تحت تین سطحوں پر چھان پھٹک کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ انتخابی عمل واضح ترین ہو اور نا مستحقین کوئی ناجائز فائدہ نہ حاصل کرسکیں۔2016-7 کے لئے مجموعی طور پر 44 لاکھ مکانات کو منظوری دی گئی ہے اور دیہی ترقیات کی وزارت، ان مکانوں کی تعمیرات دسمبر 2017 تک مکمل کرنے کے لئے پورے زوروشور سے کوشاں ہے۔ پی ایم اے وائی-جی کے تحت مکانات کی تعمیرات کی تکمیل کی مدت 6 سے 12 مہینے رکھی گئی ہے۔2016-17 کے دوران زور اس بات پر دیا گیا تھا کہ پی ایم اے وائی-جی کا آغاز اس طرح کیا جائے کہ استفادہ کنندگان کا انتخاب، اس سے، متعلق تمام تر امور کی تکمیل، آئی ٹی/ڈی بی ٹی پلیٹ فارم، خلائی تکنالوجی کا استعمال، دیہی معماروں کے لئے تربیتی پروگرام، ہاؤسنگ ڈیزائن اور ساخت وغیرہ کو حتمی شکل دینے کا کام باقاعدہ طور پر اور بروقت مکمل کرلیا جائے۔اہم توجہ 36 لاکھ غیر مکمل شدہ اندرا آواس یوجنا کے تحت مکانات کی تعمیر مکمل کرنے پر تھی، جو ایک سے چار سال کے عرصے سے التوا میں تھے۔ ریاستوں کی جانب سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق 2016-17 کے دوران مجموعی طور پر 32.14 لاکھ مکانات کو مکمل کرلیا گیا ہے۔ آواس سافٹ ایم آئی ایس سے متعلق آئی ٹی مسائل کو حل کرنے کے لئے 24.81 لاکھ مکانات کے سلسلے میں انہیں آواس سافٹ پر اپ لوڈ کرنے کا کام بھی مکمل کرلیا گیا ہے۔بقیہ مکانات کو اپ لوڈ کرنے کا کام جاری ہے۔2016-17 کے دوران جس قدر تعداد میں مکانوں کی تعمیر مکمل ہوئی ہے وہ اس سے پہلے کے برسوں میں مکمل ہوئے مکانات کے مقابلے میں یہ تعداد دوتہائی تناسب تک زیادہ ہے۔تمام امور میں آواس سافٹ ایم آئی ایس اور آئی ٹی/ڈی بی ٹی نظام کے استعمال کو یقینی بنایا جارہا ہے۔حکمرانی میں اصلاحات کے ایک حصے کے طور پر ہر ضلع میں دیہی ہاؤسنگ پروگرام کے تحت پہلے دو سے 20 بینک اکاؤنٹ ہوا کرتے تھے، اب ریاستی سطح پر ایک واحد نوڈل اکاؤنٹ کھولا گیا ہے، جہاں سے سرمایہ براہ راست الیکٹرانک شکل میں آواس سافٹ پی ایف ایم ایس پلیٹ فارم پر استفادہ کنندہ کے کھاتے میں منتقل ہوجاتا ہے۔پی ایم اے وائی گرامین کے تحت استفادہ کنندگان کا انتخاب 2022 تک کے لئے کیا گیا ہے اور یہ کام ترجیحاتی بنیاد پر شفاف طریقے سے کیا گیا ہے۔واجب استفادہ کنندگان کے لئے سہ سطحی چھان پھٹک کا نظام اپنایا گیا ہے تاکہ واقعتاً نادار اور تقریباً ٹوٹے پھوٹے مکانات میں رہنے والے مستحق افراد کا انتخاب ممکن ہوسکے۔حساس اور کمزور طبقات سے تعلق رکھنے والے اور بڑی تعداد میں خواتین کو استفادہ کنندگان کو منتخب کیا گیا ہے۔ہاؤس ڈیزائن ٹیکنالوجی اور ساخت اس طرح رکھی گئی ہے اور ریاستی حکومت کے ذریعے اسے اس طرح نافذ کیا جارہا ہے تاکہ قدرتی آفات کی صورت میں یہ مکانات آسانی سے ان جھٹکوں کو جھیل سکیں۔تربیت یافتہ دیہی معماران کے فن تعمیر کو اُن کی تربیت کے ذریعے بہتر بنایا جارہا ہے اور یہ تمام کام قومی ہنرمندی ترقیات کارپوریشن (این ایس ڈی سی) کی دیکھ ریکھ میں کوالیفکیشن پیک کے تحت ہورہا ہے۔مدھیہ پردیش، راجستھان، مہاراشٹر، چھتیس گڑھ، کرناٹک، آسام نے پی ایم اے وائی-جی کے نفاذ میں سرکردہ مقام حاصل کیا ہے۔ بہار، مغربی بنگال، اترپردیش، مدھیہ پردیش، آسام، جھارکھنڈ، راجستھان اور مہاراشٹر نے بڑی تعداد میں اندرا آواس یوجنا کے تحت مکانات کو مکمل کرنے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔دیہی ترقیات کا محکمہ 2017-18 کے دوران 51 لاکھ مکانات کی تعمیر کا کام مکمل کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے۔2017-18 کے جلد ہی 33 لاکھ اضافی مکانات کی منظوری دی جائے گی۔2018-19 میں بھی اسی تعداد میں مکانات مکمل ہوں گے اور اس طریقے سے 2016 سے 2019 کے دوران 1.35 کروڑ مکانات کی تعمیر مکمل ہوجائے گا۔اس طریقے سے 2022 تک۔

ڈاکٹرامت کماردویدی

ہندوستان میں

فاصلاتی اورآن لائن انٹرپریزشپ تعلیم

مختصر خاکہ: آل انڈیا کونسل فارٹیکنیکل ایجوکیشن کے مطابق فاصلاتی حصول علم تعلیم کا وہ شعبہ ہے جس میں پیشہ ورتدریس،ٹکنالوجی اور ہدایتی نظام پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اس کو اس مقصد کے ساتھ تیار کیا گیاہے کہ طلبا کو جسمانی طور پر موقع پر موجود نہ رہتے ہوئے درس تعلیم دیا جاسکے۔ فاصلاتی تعلیم ایک ایسا عمل ہے جوایک ایسے وقت میں طالب علم کا ماحول تیار کرتا ہے اوراس تک رسائی فراہم کرتا ہے جب ذریعہ علم اورطلبا وقت اور رفاصلے یا ان دونوں کے اعتبار سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ یہ اس عمل کوطلبا کومساوی معیاری اقدار کے ایک تعلیمی مشاہدے کے قیام کے طور پر بیان کرتا ہے(آل انڈیا فارٹیکنیکل ایجوکیشن 2014)۔گرچہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایک اوپن اور فاصلاتی نظام حصول علم کو روایتی نظام کے برابر اہمیت حاصل ہوتاہم یہ مسلم حقیقت ہے کہ ہمیشہ سے ہی موخرالذکرکو بہترین تسلیم کیا جاتا رہاہے۔اس خواہش اورحقیقت کے درمیان خلا کو پر کرنے کے لئے فاصلاتی تعلیم میں ایک مشترکہ سوچ چلن میں آئی ہے۔ مشترکہ سوچ میں جانکاری اورذرائع مواصلات اوراوپن تعلیمی وسائل کوذاتی رابطے کے شیشن

مضمون نگار انٹرپنرشپ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا سے وابستہ ھیں۔

akdwivedi@ediindia.org

اورطلب کے ساتھ کاؤنسلنگ کے ساتھ بہترطریقے سے بروئے کارلانا چاہئے۔اس طرح کے طریقہ کار سے کسی کی بھی کو ہدایتی مواد کے توسط سے حصول علم رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لئے طلبا کے فیکلٹی کے ساتھ سرگرم رابطے کے اعتبار کا مشاہدہ فراہم کرے گا۔

آبادی کے مختلف طبقات کی خدمات کے باوجود ایسے متعددافراد ہیں جن کی تعلیم کے رسمی نظام تک رسائی نہیں ہے۔اوپن اینڈ ڈس ٹینس لرننگ سسٹم (جسے اب او ڈی ایل سے مخاطب کیا جائے گا) ہندوستان میں ایسے افراد کے لئے قابل عمل، مناسب اور قابل لچک متبادل کے طور پرنمودار ہوا ہے۔گزشتہ چھ دہائیوں کے دوران فاصلاتی تعلیم کے تجربےاورفروغ نے بڑے پیمانے پرطلبا کومعیاری تعلیم فراہم کرنے کے چیلنج کا سامنا کرنے کے لئے نئی امید روشن کی ہے۔اس ضمن میں انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹکنالوجی نے ہرلحاظ سے کلاس روم کی بندشوں کوختم کردیاہے(کولندئی سامی 2011)۔

ملک میں اوڈی ایل اداروں اداروں کی تعداد جو ٹکنالوجی پر مبنی ہدایتی پلیٹ فارم میں اضافہ کے لئے سرگرم ہیں۔

فاصلاتی اور اوپن حصول علم کے نظام کا مقصد موجودہ وقت میں دستیاب تعلیمی تکنالوجی کے ساتھ ساتھ انفارمیشن اورکمیونی کیشن ٹکنالوجی کے بھرپور استفادکے ذریعےتعلیم کو عام کرنا ہے۔فاصلاتی اورآن لائن حصول علم نظام کے تحت وہ کورس کرائے جات ہیں جن میں انٹرنیٹ یااس طرح کے دیگر ذرائع پلیٹ فارم خادم کے طورپراستعمال کئے جاتے ہیں۔اس طرح کے حصول علم کے مانندتعلیمی ماحول میں بڑے پیمانے پرلوگوں تک رسائی حاصل کرنے میں اور انہیں معیاری موادفراہم کرنے کی زبردست استعداد ہے۔

ہندوستان میں انٹرپریزشپ ایجوکیشن

بالغ افراد کی مردم شماری(اے پی ایس) کے مطابق ملک میں 58فی صد بالغ ہندوستانی افراد انٹرپریزشپ کو کیریئر کے مطلوبہ انتخاب تسلیم کرتے ہیں۔تاہم صرف 6.6 فی صد ہی انٹرپریزشپ سے متعلق سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ ہندوستان جیسی معیشت میں ناکامی، مالی رسائی وغیرہ جیسے مختلف اسباب کی وجہ سے تجارت کوترک کرنے کے خطرات زیادہ ہیں۔ (شکلا، تنوکا، بھارتی اوردویدی 2016) نوجوان آادی بالخصوص خواتین(جن کی تعداد 40فی صد سے معمولی زیادہ ہے) کے پاس ادرا کی صلاحیت اورمواقع بہت ہیں۔ قومی ماہرین کے سروے میں ملک میں انٹرپریزشپ کے محدود فروغ کے لئے ذمہ دار اسباب کی فہرست میں انٹرپریزشپ کی تربیت وتعلیم کی کمی کواہم قرار دیا گیا ہے۔(شکلا2016)اس طرح کے مطالعوں میں انٹرپریزشپ سے متعلق تعلیم میں موثر اضافے پرزوردیا گیاہےتاکہ باصلاحیت طلبا کی اس ضمن میں ضرورتوں کو پورا کیا جاسکےاورانہیں کامیاب تاجر بننے کی درکارصلاحیتوں سے آراستہ کیا جاسکے۔

ملک کی مجموعی آبادی میں برسرروزگارافراد کے تناسب کی اگر بات کی جائےتو اس میں کسی بھی ملک کی نوجوان آبادی کا زیادہ سے زیادہ حصہ ہونا ضروری ہے۔ اس کے لئے انٹرپریزشپ کی تعلیم میں توسیع اورفروغ

کی ضرورت ہے۔ انٹر پر ینز شپ کی تعلیم پر مرکزی حکومت اور چند دیگر بڑے تعلیمی اداروں نے خصوصی توجہ دی ہے کیوں کہ انہوں نے ہماری جیسی ایک عالمی معیشت میں نوجوان تاجروں اور صنعت کاروں کے کردار اور اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔

فاصلاتی اور آن لائن انٹر پر ینز شپ کورسز

ملک میں سرکاری اور نجی اداروں کی مدد سے فاصلاتی اور آن لائن تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ کے ایک سروے سے پتہ چلا ہے کہ فاصلاتی اور آن لائن کورسوں میں اندراجات کے اعتبار سے مینجمنٹ کورسز سرفہرست ہیں جب کہ اگر ہم انٹر پر ینز شپ سے متعلق فاصلاتی اور آن لائن پروگرام-سرچ کرتے ہیں تو اس کے نتائج حوصلہ شکن ہیں۔ بہت ہی کم ایسے ادارے ہیں جنہوں نے فاصلاتی اور آن لائن طریقہ کار پر انٹر پر ینز شپ کے چند ایک پروگرام شروع کئے ہیں۔ گھنٹوں کی تلاش کے بعد کوئی درج ذیل میں دیئے گئے صرف پانچ پروگراموں کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوگا۔ علاوہ ازیں ان پروگراموں کے اندراجات سے متعلق کوئی جانکاری نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ای ڈی آئی آئی ایس ویب سائٹ کے علاوہ ان کورسوں کے متلاشی افراد بھی جانکاری نہیں ہے۔

1- ای ڈی آئی آئی (انٹر پر ینز شپ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا، احمد آباد): اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ پروگرام ان انٹر پر ینز شپ (او ایل پی ای)

2۔ اسمبوسس یونیورسٹی ہے: سرٹی فیکیٹ ان انٹر پر ینز شپ (سی پی ای ڈی)

3۔ آئی جی او او یو: سرٹی ان انٹر پر ینز شپ (سی آئی ای)

4۔ ویلنگر انسٹی ٹیوٹ ممبئی: ڈپلوما ان انٹر پر ینز شپ مینجمنٹ (ڈی ای ایم)

5۔ ویسٹ بنگال نیشنل یونیورسٹی آف جوڈیشیل سائنسز (کولکاتا): ڈپلوما ان انٹر پر ینز شپ ایڈمنسٹریشن اینڈ بزنس لا۔

تازہ ترین صورت حال

ملک میں انٹر پر ینز شپ ایجوکیشن کے دائرہ کار کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ تعلیم کے فاصلاتی حصول علم کے طریقے کی مقبولیت میں مزید وقت درکار ہے۔ ملک میں فاصلاتی حصول علم کے انٹر پر ینز شپ پروگرام کی پیش کش کرنے والے اداروں کو نتائج پر مبنی پروگرام شروع کرنے کے لئے نصاب اور ساخت کے اعتبار سے اور زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ گرچہ ڈیلوری اور ڈیزائن میں سدھار کی گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ انٹر پر ینز شپ ایجوکیشن کے فاصلاتی طریقہ کار میں استحکام کے لئے متعدد دیگر امور ہیں جن کے تجزیے اور تصفیے کی فوری ضرورت ہے۔

انٹر پر ینز شپ میں اعلی معیاری تعلیم کے نام پر تجارتی کاری: ایسا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ چند یونیورسٹیاں جن میں سرکاری اور نجی زمرے دونوں شامل ہیں، نے فاصلاتی تعلیم کو آمدنی کا ذریعہ بنا لیا ہے جو کہ نہایت افسوس ناک ہے۔ کوئی بھی اس حقیقت کا مشاہدہ کر سکتا ہے کہ امیدواروں کو پرنٹ میٹریل کے ساتھ ساتھ ٹی وی، ریڈیو جیسی دیگر سہولتوں کی فراہمی میں مناسب معیارات کی پرواہ کئے بغیر تجارتی مقاصد کے ساتھ فاصلاتی حصول تعلیم کورسز شروع کئے جا رہے ہیں۔ اس سے ایک سنگین مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے طلبا کو معیاری تعلیم سے محروم کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام یونیورسٹیوں کو مناسب سہولتوں اور تربیت یافتہ عملے کے بغیر انٹر پر ینز شپ جیسے خصوصی کورسوں کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ علاوہ ازیں ایسی متعدد یونیورسٹیاں ہیں جو انٹر پر ینز شپ جیسے کورس کی اہل نہیں ہیں۔ ان یونیورسٹیوں کو خاص مقصد اور ہدف کے تحت قائم کیا گیا تاہم انہوں نے محض مالی فائدے کے لئے فاصلاتی تعلیم کے کورسوں کی پیش کش کر دی۔ ان میں سے چند اداروں کے پاس آن لائن پروگرام، نصاب اور کورس میٹریل کی دیکھ بھال کے لئے تربیت یافتہ ٹیچر/عملہ بھی نہیں ہے۔ حالاں کہ فاصلاتی اور آن لائن پروگرام مراکز پہلے سے قائم کالجوں میں بنائے جاتے ہیں لیکن وہاں لائیو ٹیلی کانفرنس/ ویڈیو کانفرنسنگ/ آن لائن چیٹنگ، ایم او ڈی ڈی ایل ای پر مبنی مباحثوں کی سہولت ندارد ہے۔

وقت کی سرد مہری

متعدد ترقی پذیر ممالک میں اعلی تعلیم کے شعبے میں اصلاحات کے تئیں حکومت کی سرد مہری کے سبب فاصلاتی تعلیم کے امکانات متاثر ہوئے اور اسی سبب فروغ انسانی وسائل اپنے نشانے سے دور رہا۔ ہندوستان میں نجی ادارے فری کورس فراہم کرنے کے لئے اشتراک کر رہے ہیں (ای جی سوایم)۔ حکومتیں اعلی تعلیم میں سرمایہ کاری کی اپنی ذمہ داری سے بچتی ہوئی نظر آ رہی ہیں اور اس کے بجائے اپنی توانائی نجکاری پر صرف کر رہی ہیں۔ اعلی تعلیم کے نجی زمرے میں پہنچنے کے ساتھ کل وقتی تدریسی پروگرام پہلے سے زیادہ مہنگے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے طلبا کل وقتی تعلیمی پروگرام میں شرکت کے بجائے ایک زیادہ سستی شرح پر کسی یونیورسٹی میں فاصلاتی اور آن لائن پروگرام میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ٹکنالوجی کی ترقی کے سبب طلبا کے لئے اپنے گھر پر معیاری تعلیم نہ صرف قابل رسائی ہے بلکہ ان کی پہلی پسند بھی ہے۔ مذکورہ مشاہدے کے مطابق کسی بھی کامیاب فاصلاتی تعلیم کے پروگرام کا انحصار تمام متعلقین جیسے طلبا، فیکلٹی، معاون عملہ

ہندوستان میں فاصلاتی اور آن لائن تعلیم کا فروغ

ٹیبل 1: فاصلاتی / اوپن حصول علم کے تعلیمی پروگراموں میں اندراج

ریاست	سال	کل مرد	کل خواتین	میزان
آل انڈیا	2012-13	14178978	11582708	25761686
آل انڈیا	2011-12	12179248	9881868	2181116

ماخوذ: اوپن گورنمنٹ ڈیٹا (او جی ڈی) پلیٹ فارم انڈیا www.data.gov.in

اورادارے کی مربوط مساعی پر ہے۔(مدھوکر 2002)۔

فاصلاتی تعلیمی کورسز چلانے کے لئے درکار اہلیت

اس کے لئے جامع صلاحیتیں درکار ہیں جن میں طالب علم کی تفہیم ، سافٹ ویئر کی مکمل جانکاری، عصری ہدایتی ڈیزائن اور اصولوں کے بارے میں گہری معلومات اور ملٹی میڈیا انٹرفیس کے ڈیزائن سے واقفیت د(رمیا 2001 صفحہ 162)۔تھاچ اینڈ مرفی نے او ڈی ایل کورسز کے انعقاد کے لئے درکار اہم صلاحیتوں اور قابلیت کی نشاندہی کے لئے امریکہ کناڈا کے 103 ڈس ٹینس ایجوکیشن پروفیشنل سے تحقیقات کی۔ نتیجے میں درج ذیل صلاحیتیں منظر عام پر آئیں۔ (1)بین عملہ مواصلات(2) منصوبہ بندی، اشتراک اور اجتماعیت (3)انگریزی زبان کی جانکاری اور تحریری قابلیت (4) انتظامی امور سے متعلق معاون خدمات(5) فیڈ بیک اسکلز(6)فاصلاتی تعلیم وتکنالوجی کی بنیادی جانکاری اور سمجھ(تھاچ اینڈ مرفی 1995)۔

انٹر پر یزشپ ایک خصوصی کورس ہے جو طلبا کو وسائل کے بہتر سے بہتر استعمال ، فائنانس اینڈ انٹر پرائز مینجمنٹ، مارکیٹنگ، ایڈمنسٹریشن اینڈ مینجمنٹ وغیرہ سے متعلق صلاحیتوں سے آراستہ کرتا ہے۔اس ضمن میں طلبا کو اوپن اور فاصلاتی حصول علم کے توسط سے ان صلاحیتوں کے بارے میں علم دینے میں کئی چیلنج ہیں۔اس کے لئے ماہر فاصلاتی تعلیم پروفیشنل اور انٹر پر یزسپ اینڈ مینجمنٹ میں مکمل جانکاری نہایت ضروری ہے۔

انٹر پر یزشپ میں فاصلاتی تعلیم کے لئے مواقع اور تقاضے

ہندوستان میں انٹر پر یزشپ میں فاصلاتی تعلیم کو زیادہ ردعمل نہیں ملا۔ انٹر پر یزشپ میں فاصلاتی تعلیم کے کورس کرانے والی یونیورسٹیاں/اداروں کے لئے اعلی فاصلاتی تعلیم میں معیار کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان میں معیاری فاصلاتی انٹر پر یزشپ تعلیم کے لئے چند ضرورتیں اور مواقع درج ذیل ہیں۔ (نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بزنس اسٹڈیز 2014)

آبادی: متوسط طبقے کے تیزی کے ساتھ ابھرنے والے امیدواروں کی توقعات پر رسمی تعلیمی ماڈل پورے نہیں اترتے۔ آبادی کو تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ایم او اوسی ایس جیسے ایک اختراعی اور وسیع رسائی والے تعلیمی منظر نامے کی سخت ضرورت ہے۔ غیر ہنرمند اور نیم ہنرمند مزدوروں کو ہنرمند مزدوروں میں بدلنا، اور باوقار روزگار کے لئے غیر منظم زمرے سے منظم سیکٹر میں منتقلی صرف کفایتی انٹر پر یزشپ ایجوکیشن کے توسط سے ممکن ہے۔

لچک : خود اپنے ضابطوں کے تحت اوڈی ایل طلبا کو تمام سہولتیں فراہم کرتا ہے اور انہیں ان کی سہولت کے اعتبار سے سیکھنے اور طلبا کے درمیان رہتے ہوئے حصول علم کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بحوالہ رمیا ''ماس ایجوکیشن انفارمیشن اینڈ کمیونی کیشن ٹکنالوجی کے سبب ممکن ہوسکا۔ انٹر پریز کے ذریعہ فاصلاتی حصول علم سے ہی لوگوں کو تجارتی سرگرمیوں میں ملوث رہتے ہوئے اپنی صلاحیت میں نکھار اور دنیا میں تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے(رمیا، 2001 صفحہ 159)

نوجوانوں میں خواندگی: ہندوستان جیسے ملک جہاں اس کی آبادی کے 28فی صد نوجوان ہیں، وہاں بے روزگاری کے مسئلے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سانکھی اور سریجا(فروری 2014) نے اپنے مضمون''یوتھ امپلائمنٹ ان انڈیا''میں تحریر کیا کہ روزگار کے باوقار مواقع کے فقدان کی وجہ سے نوجوانوں کو ناگزیر حالات میں کم اجرت والی ملازمت اور خود روزگار کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ نوجوانوں کی موجودہ نسل بالخصوص خواتین کے درمیان علم کی طلب اور اپنے خود کے لئے روزگار کے بہتر مواقع کے لئے تربیت کی سخت ضرورت کا احساس ہوا ہے۔

تربیت یافتہ عملے کی مانگ میں اضافہ: ☆جہاں ہندوستانی صنعت کو عملہ جاتی امور میں دشواری کا سامنا ہے، وہیں بدقسمتی سے ہمارے گریجویٹ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد روزگار سے محروم ہے اور ان میں بنیادی صلاحیتوں کی کمی ہے۔اوپن اینڈ ڈس ٹینس ایجوکیشن فار انٹر پر یزشپ ان نوجوانوں کی صلاحیتوں کونکھا کرانہیں اختراعی اور کامیاب تاجر بناسکتی ہے۔

مادی اور مالی رکاوٹیں: یہ حقیقت ہے کہ ہر طالب علم کسی رسمی یونیورسٹی میں ایک ریگولر کورس میں اندراج کو برداشت نہیں کرسکتا۔ ایسا اس لئے ہے کہ ہر کوئی متعلقہ کورس پر آنے والے اخراجات کو برداشت کرنے کا متحمل نہیں ہوسکتا یا کوئی ایک روایتی پروگرام کے لئے درکار پیسے اور وقت کا آسانی سے انتظام نہیں کرسکتا۔ ایسا ضروری نہیں ہے کہ ٹیچر اور طالب علم کے درمیان بیک وقت گنجائش اور ٹائم آسانی ے دستیاب ہو۔ انٹر پر یزشپ ٹریننگ میں اوپن اور فاصلاتی حصول تعلیم کا طریقہ کار ان تمام رکاوٹوں کو دور کرسکتا ہے۔ برسر روزگار افراد میں اپنی ملازمتوں کو متاثر کئے بغیر اوڈی ایل کے توسط سے اپنے کورس مکمل کر سکتے ہیں کیوں کہ ان کورسوں کی تکمیل میں امیدواروں کو اپنے وقت اور مرضی کی آزادی ہے۔

تعلیمی اہلیت میں سدھار اور ترقی کی گنجائش: فاصلاتی حصول علم کے نظام پر انٹر پر یزشپ اور مینجمنٹ جیسے کورسوں کے موجودہ وقت میں برسر روزگار امیدواروں کی اضافی جانکاری اور صلاحیتیں نکھارتے ہیں۔ اس طرح سے برسر ملازم امیدواروں کے لئے یہ ایک فائدے کی بات ہے کہ اس سے انہیں مہارت اور قابلیت میں اضافے کا موقع ملتا ہے جس سے ان کے کیریئر میں ترقی کے امکان روشن ہوجاتے ہیں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد تعلیم: انٹر پر یزشپ میں فاصلاتی تعلیمی کورسوں کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ملازمت سے سبکدوشی اختیار کرنے والے افراد کو اپنی بچت کی مناسب سرمایہ کاری کرنے اور تجارتی سرگرمیوں میں مصروف رہنے کے مواقع فراہم کرتی ہے تاکہ وہ اپنے ریٹائرمنٹ کے بعد مالی امور سمیت تمام پہلوؤں میں تحفظ کا احساس کرسکیں۔

مائیکرو انٹرپرینرشپ: ڈاکٹر بی آر امبیڈکر یونیورسٹی کے چندریا کے زیر اہتمام ایک مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ گھریلو صنعتوں میں شامل 90فی صد سیلف ہیلپ گروپ (ایس ایچ جی) خواتین کو آندھرا

پردیش حکومت کے ذریعے دیہی غربت کے خاتمے کے لئے قائم کی گئی سوسائٹی سے تربیت حاصل کرنے کے بعد معاشرے سے کوئی تعاون نہیں ملا۔ اس کے مدنظر ان گھریلو صنعتوں کو ان خواندہ خواتین کی رہنمائی کے لئے مائیکرو انٹرپریزشپ میں ایک سرٹی فیکیٹ پروگرام شروع کیا گیا۔ ان کو خواتین نے اپنے روزگار کو فروغ دینے کے لئے بینکوں کے ذریعے مائیکرو فائنانس خدمات سے بھرپور استفادہ کیا۔ (چندریا 2013)

غیر رسمی سیکٹر کا قیام: ہندوستان میں غیر رسمی روزگار لیبر مارکیٹ پر تجزیہ کرنے والے سریجا اور شریکے نے ایک ایسا تجارتی ماحول سازگار کرنے کی سفارش کی جہاں روزگار کے غیر رسمی سیکٹر میں ایک رسمی سیکٹر کے جیسا احساس ہو۔ چھوٹے پیمانے کے تاجروں کے لئے انٹرپریزشپ میں ایک باوقار کورس سے موجودہ تاجروں اور تجارت کے خواہش مند افراد دونوں کے درمیان ایک ساتھ کام کرنا یقینی ہوسکے گا اور ایک خوشگوار ماحول میں دونوں کو اپنے بزنس کو فروغ دینے کا موقع ملے گا۔

مشترکہ سوچ: انٹرپرینرشپ میں آن لائن لرننگ پروگرام: احمد آباد کے انٹرپریزشپ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا نے ملک میں بے روزگاری کے تصفیے کے لئے جرمنی کے فرائیڈرک نومان فاؤنڈیشن کے ساتھ اشتراک میں بڑے پیمانے پر خود روزگار کو فروغ دینے اور نئے امیدواروں کو تربیت فراہم کرنے کا آغاز کیا۔ ملک کے مختلف حصوں میں مقیم نوجوانوں کی علم کے حصول کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اوڈی ایل طرف پر پروگرام شروع کیا گیا۔ اس ضمن میں ایک مشترکہ سوچ کے تحت متعدد اقدامات کئے گئے جن میں آن لائن پروگرام کے تحت دو سیسن میں صلاحیت سازی اور جانکاری، کونسلنگ کے ماہرین کی خدمات، ای ڈی آئی آئی فیکلٹی، طلبا کی درمیان وسائل کی تقسیم کے لئے قائم ویب پر مبنی سافٹ ویئر، تجزیے اور پیش رفت کی نگرانی شامل تھیں۔ اس کورس کا مقصد اوپن اور فاصلاتی حصول علم کے توسط سے ایک مشترکہ سوچ کے ساتھ رسمی تعلیمی اداروں کی مانند نوجوانوں کو تعلیمی فائدے پہنچانے کے لئے (انٹرپریزشپ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا، احمد آباد 2016)۔ ای ڈی آئی آئی کی مانند اپچ اینڈ لاگرنگ کا کہنا ہے کہ فاصلاتی حصول علم تمام متعلقین کی بنیاد میں معاون ہوگا، طلبا کے لئے خدمات میں سدھار اور موجودہ ڈھانچے میں زیادہ کارگر ہوگا۔ (اپچ اینڈ لاگرنگ 2000) اور کالجوں کی درمیان وسائل کے ذخیرے اور ایک یونیورسٹی کے اندر اشتراک کی سہولت فراہم کرے گا۔

مزید ذمہ داریاں

(اے) برائے روزگا: فروغ انسانی سے متعلق تمام رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ کسی بھی طرح کی تعلیم ایک اثاثہ ہے۔ جنوبی ایشیا کے ممالک کے لئے اس کی حقیقت میں زیادہ اہمیت ہے جہاں اعلی تعلیم کے لئے اندراج ابھی بھی بہت کم ہے اور یہاں تک کہ اپنی عمر گروپ کے طلبا جو اعلی تعلیم میں شامل ہونے چاہئیں تھے، ان میں سے 10 فی صد سے بھی کم اعلی تعلیم کی جانب راغب ہوئے ہیں۔ اب تک کے مشاہدوں کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ اس طرح کے طلبا بے روزگار رہے ہیں۔ جس طرح سے تعلیم دی جارہی ہے، اس نظام تعلیم میں خامی ہے اور پروفیشنل اور کیریئر سازی کے امیدواروں کے درمیان ایک غیر مساوی (جاب، انٹرپریزشپ، سیلف ایمپلائمنٹ) تعلق ہے۔ اس لئے موجودہ وقت میں انٹرپریزشپ/سی لف امپلائمنٹ/ ووکیشنل کے لئے نہایت سنجیدگی کے ساتھ غوروخوض کی ضرورت ہے تاکہ تعلیم اور روزگار کے درمیان ایک بامقصد تعلق قائم کرکے روزگار کے دستیاب مواقع کے استفادے کو یقینی بنایا جاسکے۔

حقیقی بنام مجازی: شخصی مجازی حصول علم اور شخصی ربط کی درمیان ایک بہترین توازن قائم کرنا بہت ضروری ہے۔ فاصلاتی طریقہ کار کے ذریعے ان لائن منیجمنٹ اسٹڈیز سے متعلق ایک مطالعہ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ طلبا مضامین سے متعلق جانکاری کے لئے مجازی کلاس روم تجربے کے ساتھ ساتھ فیکلٹی کے ساتھ راست رابطے کو ترجیح دیتے ہیں (گوئل 2014)

معتبریت و جواز: ابھرتے ہوئے آجرین کے درمیان معتبریت اور طلبا کے درمیان جواز نہایت ضروری ہے کیوں کہ اوپن اور فاصلاتی حصول علم کو بنیادی طور پر متعدد چیلنجوں کا سامنا ہے جیسا کہ انٹرپریزشپ کے ریگولر کورسوں کے مقابلے اوڈی ایل کے توسط سے انٹرپریزشپ تعلیم طلبا کے لئے ایک آسان متبادل ہوتا ہے۔ اس کے پیش نظر آجرین کے درمیان اس طرح کی ٹریننگ کی معتبریت مخدوش رہتی ہے۔ اوڈی ایل کے توسط سے انٹرپریزنیورل ٹریننگ فراہم کرانے والے اداروں کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ قابل اعتماد اور بامعنی کورس کے ذریعے روایتی کورسوں کی طرح ان کورسوں کو معیاری بنائیں، کارکردگی کے صاف ستھرے جائزے، موثر مواصلات، کورس کے مقاصد کی تکمیل اور طلبا کے لئے معاون خدمات کو یقینی بنائیں۔ فاصلاتی حصول علم طریقے سے انٹرپرنیورل ٹریننگ کو معیاری بنانے کے لئے اجتماعی کوشش کرنی ہوں گی اور اس ضمن میں طلبا، فیکلٹی اور تدریسی عملے کے ساتھ ساتھ تمام متعلقین سے صلاح مشورہ کرنا ہوگا۔

اختتام

تجارت کے نہایت تیز رفتار ماحول میں زیر ملازمت افراد اپنی صلاحیتوں میں مسلسل اضافے کی ضرورت کو محسوس کررہے ہیں۔ اس لئے اوپن اینڈ ڈس ٹینس لرننگ پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہوئے انٹرپریزشپ ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ میں بھی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اپنی آبادی کے فوائد سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ملک کی ترقی یافتہ ممالک کی لسٹ میں سرفہرست پہنچانا ہے تو ہمیں نوجوانوں کی صلاحیتوں میں اضافے اور ان میں نکھار پر خاص توجہ دینی ہوگی۔ انٹرپریزشپ میں فاصلاتی تعلیمی پروگراموں میں تعلیمی روزگار کے مواقع فراہم کرانے کی زبردست استعداد ہے لیکن اس کو صرف اس صورت میں یہی کامیابی سے ہمکنار کرایا جاسکتا ہے جب ان کورسوں کو چلانے والے ادارے دیانت داری کے ساتھ ان کے معیار کو یقینی بنائیں اور کورس کے تمام پہلوؤں جیسے نصابی تزئین، تدریسی ذمہ داری، نصابی مواد اور اس سے متعلق دیگر خدمات کو دیانت داری سے انجام دیا جائے۔

☆☆☆

ڈی ایس ملک

جی ایس ٹی: تبدیلی کا نقیب

ملک میں اشیاء اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کو نافذ کرنے کی بنیاد 28 فروری 2006 کی تاریخی بجٹ تقریر میں ہی پڑ گئی تھی جس میں وزیر خزانہ نے یکم اپریل 2010 سے پورے ملک میں جی ایس ٹی کو نافذ کرنے کی تاریخ مقرر کی تھی۔ اس کے بعد سے ملک میں جی ایس ٹی کو نافذ کرنے کیلئے اقدامات کا سلسلہ جاری رہا جو بالآخر آئینی (122 ویں) ترمیمی بل کی شکل میں دسمبر 2014 میں منتج ہوا۔

جی ایس ٹی کیوں؟: ہر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ جی ایس ٹی کا نفاذ کیوں ضروری ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے ملک میں بالواسطہ ٹیکس کے ڈھانچے کو سمجھنا اہم ہے۔ اس وقت مرکزی حکومت کئی طرح کے ٹیکس عائد کرتی ہے۔ جن میں اشیاء کی تیاری پر ٹیکس (سینٹرل ایکسائز ڈیوٹی)، خدمات کی فراہمی پر ٹیکس (سروس ٹیکس)، اشیاء کی بین ریاستی فروخت پر ٹیکس (مرکز کی طرف سے عائد کی جاتی ہے اور ریاستیں وصول کرتی ہیں) اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے عائد کئے جانے والے ٹیکس

مصنف وزارت خزانہ میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ہیں۔

dprfinance@gmail.com

مثلاً خردہ فروخت پر ٹیکس (ویٹ)، ریاست میں اشیاء کے داخلے پر ٹیکس (انٹری ٹیکس)، لگزری ٹیکس، پرچیز ٹیکس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ایک ہی سپلائی چین کے لئے کئی طرح کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں۔

ٹیکسوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے اشیاء یا خدمات پر عائد ٹیکسوں کا یہ مطلب نہیں کہ ریاستی حکومتیں ان پر ٹیکس عائد نہیں کریں گی حتی کہ ریاستی حکومتوں کی طرف سے عائد کئے جانے والے ٹیکسوں کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اب وہ ان پر کوئی دوسرا ٹیکس عائد نہیں کریں گی۔ اس کے علاوہ ملک میں مختلف طرح کے ویٹ قوانین ہیں، جن میں ٹیکس کی شرحیں الگ الگ ہیں اور ٹیکس کے طریقہ کار مختلف ہیں۔ ان اسباب نے ملک کو ایک الگ اقتصادی دائرہ میں تقسیم کردیا ہے۔ آکٹورائے، انٹری ٹیکس، چیک پوسٹ وغیرہ جیسے ٹیریف اور نان ٹیریف رکاوٹوں کی وجہ سے ملک میں تجارت کے آزادانہ بہاو میں کافی رخنہ پڑتا ہے۔ ان سب کے علاوہ ٹیکسوں کی بڑی تعداد نے ٹیکس دہندگان کے لئے صورت حال کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔

جی ایس ٹی کیا ہے؟ ابھی جن تمام بالواسطہ ٹیکسوں کا ذکر کیا گیا ان سب کو ایک واحد ٹیکس میں ضم کردینے کی تجویز ہے، جسے اشیاء اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کہا جائے گا۔ اسے اشیاء یا خدمات کی فراہمی یا دونوں پر سپلائی چین کے ہر مرحلے پر، مینوفیکچر یا امپورٹ سے شروع کرکے ریٹیل سطح تک لیا جائے گا۔ لہذا بنیادی طور پر ابھی مرکزی یا ریاستی حکمت کی طرف سے اشیاء یا خدمات کی فراہمی پر جو ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں ان سب کو جی ایس ٹی میں ضم کردیا جائے گا۔

جی ایس ٹی ایک لحاظ سے دوہرا ٹیکس ہوگا یعنی مرکزی حکومت سنٹرل جی ایس ٹی (سی جی ایس ٹی) عائد اور وصول کرے گی اور ریاستی حکومت ریاستی جی ایس ٹی (ایس جی ایس ٹی) اشیاء اور خدمات کی بین ریاستی فراہمی پر عائد اور وصول کرے گی۔ مرکز اشیاء اور خدمات کی بین ریاستی فراہمی پر انٹیگریٹیڈ جی ایس ٹی (آئی جی ایس ٹی) بھی وصول کرے گا۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ جی ایس ٹی مرکز اور ریاست کی طرف سے عائد کئے جانے والے مختلف ٹیکسوں کو ایک ساتھ مربوط کردے گا اور ملک میں اقتصادی اتحاد کے لئے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔

اس ٹیکس اصلاح کے نتیجے میں مرکز اور ریاستوں کے لئے سنگل نیشنل مارکیٹ، مشترکہ ٹیکس بنیاد اور مشترکہ ٹیکس قوانین وجود میں آئے گا۔ جی ایس ٹی ایک مثال ہے کہ ہمارے آئین میں جس وفاقی نظام حکومت کا ذکر کیا گیا ہے اسے عملی سطحی پر حقیقت میں کیسے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

جی ایس ٹی کی ایک اور اہم خاصیت یہ ہوگی کہ ٹیکس کی ادائیگی کے لئے سپلائی کے ہر مرحلے پر ان پٹ ٹیکس کریڈٹ دستیاب ہوگا۔ اس سے مختلف طرح کے ٹیکس یا دوہرے ٹیکس کا معاملہ بڑی حد تک ختم ہوجائے گا۔ اس ٹیکس اصلاح میں انفارمیشن ٹکنالوجی کا بڑے

پیمانے پر استعمال کیا جائے گا (اشیاء اور خدمات ٹیکس نیٹ ورک۔ جی ایس ٹی این۔ کے ذریعہ)، جس سے ٹیکس کے بوجھ، مرکز اور ریاستوں میں ٹیکس انتظامیہ کی جوابدہی میں زیادہ شفافیت آئے گی نیز کم لاگت کی وجہ سے ٹیکس دہندگان کے لئے اس پر عمل کرنا بھی آسان ہوگا۔ مطالعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ جی ایس ٹی کے نفاذ سے اقتصادی ترقی میں فوراً اضافہ ہوجائے گا اور جی ڈی پی میں 1% تا 2% کی اضافی ترقی ہوسکتی ہے۔

جی ایس ٹی کے فوائد

حکومت کے لئے فائدے: ☆ ہندوستان کے لئے ایک متحدہ مشترکہ قومی مارکیٹ کے قیام میں مدد ملے گی، غیر ملکی سرمایہ کاری اور میک ان انڈیا مہم کو تقویت حاصل ہوگی۔

☆ کئی طرح کے ٹیکسوں کے جال کو ختم کرنے میں مدد ملے گی کیوں کہ ان پٹ ٹیکس کریڈٹ اشیاء اور خدمات کی سپلائی کے ہر اسٹیج پر دستیاب ہوگا۔

☆ مرکز اور ریاستوں اور ریاستوں کے درمیان اور ریاستوں کے اندر ٹیکس قوانین، طریقہ کار اور شرحوں کو ہم آہنگ بنایا جاسکے گا۔

☆ عمل درآمد کے لئے بہتر ماحول پیدا ہوگا کیوں کہ تمام ریٹرنس آن لائن پر کئے جائیں گے، ان پٹ کریڈٹ کی آن لائن تصدیق کی جاسکے گی۔

☆ یکساں ایس جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی شرحوں کی وجہ سے پڑوسی ریاستوں اور بین ریاستی اور ریاست کے اندر فروخت پر مراعات میں کمی آئے گی۔

☆ ٹیکس دہندگان کا رجسٹریشن، ٹیکسوں کی واپسی، ٹیکس ریٹرن کا یکساں فارمیٹ، مشترکہ ٹیکس بنیاد، اشیاء اور خدمات کی زمرہ بندی کا مشترکہ نظام کے لئے مشترکہ طریقہ کار کی وجہ سے ٹیکس کے نظام کو زیادہ قطعیت حاصل ہوگی۔

☆ انفارمیشن ٹکنالوجی کے زیادہ استعمال سے ٹیکس دہندگان اور ٹیکس انتظامیہ کے درمیان انسانی مداخلت میں کمی آئے گی، جس سے بدعنوانی کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

☆ اس سے ایکسپورٹ اور مینوفیکچرنگ کی سرگرمیوں کو تقویت ملے گی، روزگار کے زیادہ مواقع پیدا ہوں گے جس سے جی ڈی پی میں اضافہ ہوگا اور بالآخر اقتصادی ترقی ہوگی۔

☆ اس کا حتمی فائدہ غربت کے خاتمہ، زیادہ روزگار اور زیادہ مالیاتی وسائل کی شکل میں سامنے آئے گا۔

صنعت وتجارت کو فائدے:

☆ چند استثنٰی کو چھوڑ کر سادہ ٹیکس نظام

☆ تجارت میں سہولت میں اضافہ

☆ ٹیکسوں کی پیچیدگی میں کمی، جو اس وقت بالواسطہ ٹیکس نظام کی وجہ سے پائی جاتی ہے۔

☆ بعض سیکٹر مثلاً ٹھیکے پر کام، سافٹ ویئر، ہاسپٹلیٹی وغیرہ پر دوہرے ٹیکسوں کا خاتمہ۔

☆ ٹیکسوں کی بھرمار میں کمی آئے گی کیوں کہ ان پٹ ٹیکس کریڈٹ تمام اشیاء اور خدمات کی فراہمی کے ہر مرحلے پر دستیاب ہوگا۔

☆ عمل درآمد پر آنے والی لاگت میں کمی آئے گی۔ مختلف طرح کے ٹیکسوں کے لئے کئی طرح کے ریکارڈ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی اس طرح ریکارڈ رکھنے کے لئے وسائل اور افرادی قوت پر آنے والی لاگت کم ہوگی۔

☆ ایکسپورٹ پر عائد ہونے والے غیر ضروری ٹیکسوں کو ختم کیا جائے گا جس سے ہمارے مصنوعات بین الاقوامی مارکیٹ میں زیادہ مسابقت کرسکیں گے اور ہندوستانی برآمدات کو تقویت ملے گی۔

☆ رجسٹریشن، ریٹرن، ریفنڈ، ٹیکس پیمنٹ وغیرہ کے طریقوں کو سہل اور خودکار بنایا جائے گا۔

☆ اشیاء اور خدمات کی فراہمی پر آنے والا اوسط ٹیکس بوجھ میں کمی آنے کی توقع ہے جس سے ان کا استعمال بڑھے گا۔ اس کا مطلب ہے پیداوار میں اضافہ ہوگا جس سے ہندوستان میں مینوفیکچرنگ انڈسٹریز کی ترقی ہوگی۔

صارفین کو فائدے: ☆ مینوفیکچرز، ریٹیلر اور سروس سپلائر کے درمیان ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کی کسی رکاوٹ کے بغیر بہاو کے سبب اشیاء کی حتمی قیمت میں شفافیت آنے کی توقع ہے۔

☆ کئی طرح کے ٹیکسوں کے خاتمے کی وجہ سے طویل مدت میں اشیاء صرف کی قیمتوں میں کمی آئے گی۔

☆ چھوٹے خردہ فروشوں کی بڑی تعداد ٹیکس سے یا تو مستثنٰی کردئے جائیں گے یا وہ بہت کم ٹیکس شرح کے دائرے میں آئیں گے۔

☆ زیادہ روزگار کی فراہمی اور زیادہ مالیاتی وسائل کی وجہ سے غربت کے خاتمہ میں مدد ملے گی۔

ریاستوں کو فائدے: ☆ ٹیکس کی بنیاد میں توسیع کیوں کہ وہ مینوفیکچرنگ سے لے کر ریٹیل تک پورے سپلائی چین پر ٹیکس عائد کرسکیں گے۔

☆ خدمات پر ٹیکس عائد کرنے کا اختیار ملے گا جو اب تک صرف مرکزی حکومت کے پاس تھا۔ اس سے ریاست کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

☆ جی ایس ٹی چونکہ منزل مقصود پر مبنی کنزمپشن ٹیکس ہے اس لئے زیادہ کھپت کرنے والی ریاستوں کے حق میں ہے۔

☆ ملک کے مجموعی سرمایہ کاری کا ماحول بہتر ہوگا جس سے فطری طور پر ریاستوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

☆ بڑی حد تک یکساں ایس جی ایس ٹی اور آئی جی ایس ٹی شرحوں کی وجہ سے پڑوسی ریاستوں اور بین ریاستی اور ریاست کے اندر فروخت پر مراعات میں کمی آئے گی۔

☆ ٹیکس دہندگان کی طرف سے قانون پر زیادہ عمل کرنے کے سبب ریاستوں کی مالی آمدنی میں بہتری آئے گی۔

موجودہ صورت حال: ☆ اس تاریخی بالواسطہ ٹیکس اصلاح آئینی (122ویں ترمیمی) بل (جسے مختصر

میں سی اے بی کہا جائے گا) پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا۔ راجیہ سبھا نے اسے 3 اگست 2016 کو اور لوک سبھا نے 8 اگست 2016 کو منظوری دی۔

☆ سی اے بی کو پندرہ سے زیادہ ریاستوں نے منظوری دے دی جس کے بعد عزت مآب صدر نے اس آئینی ترمیمی (ایک سو ایک ویں ترمیم) قانون 2016 کی 8 ستمبر 2016 کو توثیق کر دی۔ اس کے بعد جی ایس ٹی کونسل کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا اور جی ایس ٹی سے متعلق امور کا فیصلہ کرنے کے لئے آئینی ادارہ کا وجود عمل میں آیا۔

☆ 16 ستمبر 2016 کو حکومت ہند نے سی اے بی کے تمام دفعات کو نافذ کرنے کے سلسلے میں نوٹیفکیشن جاری کیا۔ اس نوٹیفکیشن میں ان دفعات کے نفاذ کے لئے وقت کی آخری حد ایک سال یعنی 15-9-2017 مقرر کی گئی تاکہ جی ایس ٹی کو پوری طرح نافذ کیا جا سکے۔

جی ایس ٹی کونسل کی میٹنگیں: سی اے بی کے تحت اعلیٰ ترین فیصلہ ساز ادارہ جی ایس ٹی کونسل کی اس کے قیام کے بعد سے اب تک تیرہ میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ جی ایس ٹی کونسل کی مختلف میٹنگوں میں لئے جانے والے چند اہم فیصلے درج ذیل ہیں:

☆ جی ایس ٹی کونسل میں کام کاج کے لئے ضابطہ عمل ☆ جی ایس ٹی کے نفاذ کے لئے نظام الاوقات

☆ ریاستوں کے لئے جی ایس ٹی پر محصول سے چھوٹ کی حد 20 لاکھ روپے ہوگی سوائے مخصوص زمرہ کے ریاستوں کے، جن کا ذکر آئین کی دفعہ 279 اے میں کیا گیا ہے، ان کے لئے یہ دس لاکھ روپے ہوگی۔

☆ کمپوزیشن اسکیم سے فائدہ اٹھانے کی حد 50 لاکھ روپے ہوگی۔ سروس فراہم کرنے والے اور چند دیگر کو کمپوزیشن اسکیم سے باہر رکھا گیا ہے۔

☆ جی ایس ٹی کے نفاذ کی وجہ سے ریاستوں کو ہونے والی آمدنی میں نقصان کے ازالہ کے لئے پانچ سال کی مدت مقرر کی گئی ہے۔ اس کے لئے 2015-16 میں ہونے والی آمدنی کو بنیاد مانا جائے گا اور اس پر 14 فی صد کی مقررہ ترقی شرح کا اطلاق ہوگا۔

☆ رجسٹریشن، ادائیگی، ریٹرن، ریفنڈ اور انوائس، ڈیبٹ / کریڈٹ نوٹس کے سلسلے میں جی ایس ٹی ضابطوں کے مسودہ کو منظوری، جس میں ضرورت پڑنے پر چیئرمین کی رضامندی سے معمولی تبدیلیاں کی جا سکتی ہیں۔ ☆ موجودہ ٹیکس انسینٹیو اسکیم کے تحت بالواسطہ ٹیکس

کی ادائیگی سے مستثنیٰ تمام اداروں کو جی ایس ٹی نظام میں ٹیکس ادا کرنا ہوگا اور کسی بھی طرح کی مراعات کو جاری رکھنے کا فیصلہ متعلقہ ریاستی یا مرکزی حکومت کرے گی۔ اگر ریاستی یا مرکزی حکومت موجودہ چھوٹ یا مراعات اسکیم کو جاری رکھنے کا فیصلہ کرتی ہے تو اس پر ری امبرسمنٹ میکانزم کے ذریعہ عمل کیا جائے گا۔

☆ ٹیکس شرح کے چار سطحوں 5 فی صد، 12 فی صد، 18 فی صد اور 28 فی صد کی منظوری۔ اس کے علاوہ استثنائی اشیاء کا بھی ایک زمرہ ہوگا اور بعض اشیاء مثلاً لگزری کار، بوتل بند مشروبات، پان مصالحہ اور تمباکو مصنوعات پر 28 فی صد سے زیادہ ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

☆ سنٹرل گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (سی جی ایس ٹی) بل 2017، انٹیگریٹیڈ گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (آئی جی ایس ٹی) بل 2017 یونین ٹریٹوری گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (یوٹی جی ایس ٹی) بل 2017 اور گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (ریاستوں کو معاوضہ) بل 2017 کو لوک سبھا نے 29 مارچ 2017 کو اور راجیہ سبھا نے 6 اپریل 2017 کو منظوری دے دی۔ جی ایس ٹی کونسل نے درج ذیل ضابطوں کے مسودہ کو 31 مارچ 2017 کو منظوری دی اور اب انہیں عوامی دسترس میں رکھ دیا گیا ہے۔

☆ رجسٹریشن کے ضابطے

☆ ریٹرن کے ضابطے

☆ انوائس کے ضابطے

☆ ریفنڈ کے ضابطے

☆ ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کے ضابطے

☆ ویلویشن (اشیاء اور خدمات کی سپلائی کی قدر کا تعین) کے ضابطے

☆ ٹرانزیشن کے ضابطے

☆ کمپوزیشن کے ضابطے

جی ایس ٹی کے نفاذ کی راہ میں درج ذیل چیلنجز درپیش ہیں:

☆ جی ایس ٹی کو یکم جولائی 2017 سے نافذ کرنے کا چیلنج

☆ ریاستی قانون ساز اسمبلیوں کے ذریعہ مسودہ قانون کی منظوری

☆ ٹیکس سسٹم بالخصوص ریاستوں میں انفرااسٹرکچر اور ٹکنالوجی کا اپ گریڈیشن

☆ صنعت و تجارت کے آئی ٹی کا اپ گریڈیشن

اب سب سے زیادہ زور ملک بھر میں تمام فریقین اور عوام کے درمیان بیداری پیدا کرنے پر ہوگا تاکہ جی ایس ٹی کے بارے میں نیز تجارت، قیمتوں بالخصوص روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں اور روزگار کے مواقع پر پڑنے والے ان کے اثرات کے بارے میں اگر کسی طرح کے اشکالات اور کنفیوزن ہوں تو ان کو دور کیا جا سکے۔ چھوٹے تاجروں اور کاروباریوں کو جی ایس ٹی کے بارے میں اور اس سے متعلق قوانین کے سلسلے میں پوری طرح بتانے کی ضرورت ہے۔ انہیں یہ بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ وہ اب اپنا ٹیکس ریٹرن کیسے جمع کریں گے اور ان پٹ ٹیکس کریڈٹ کا دعویٰ کیسے کریں گے۔ حکومت نے اس سب سے بڑے ٹیکس اصلاح کو یکم جولائی 2017 سے نافذ کرنے کا پورا عزم کر رکھا ہے۔

☆☆☆

محمد جاوید

اقلیتی نوجوانوں کے لئے فلاحی اقدامات

حکومت اقلیتی فرقہ کے نوجوانوں کی ترقی اور فلاح کے لئے کئی طریقوں سے کام کررہی ہے اور اسے عملی جامہ پہنانے میں وزارت سرگرم ہے۔ وزارت کے ذریعہ شروع کئے گئے پروگراموں میں اقلیتوں کو تعلیمی اعتبار سے با اختیار بنانا، علاقے کی ترقی، اقتصادی طور پر بااختیار بنانا، خواتین کو بااختیار بنانا، کمزور اقلیتی برادریوں کی ترقی اور اقلیتی طبقے کے اداروں کو مستحکم کرنا شامل ہے۔ فلاحی اسکیمیں ترجیح کے طور پر نافذ کی جارہی ہیں تاکہ ان کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اقلیتوں تک پہنچے۔ حکومت اقلیتی برادری کے نوجوانوں کو ہنرمندی کی تعلیم دے کر انہیں بااختیار بنارہی ہے۔

اقلیتی امور کی وزارت اقلیتوں کی فلاح اور ہمہ جہت ترقی کے لئے سرگرداں ہے۔ وزارت اقلیتی فرقہ کے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے لئے مختلف قسم کے کورسز اور ہنرمندی کی اسکیمیں چلارہی ہے۔ اقلیتی وزارت کے مطابق گزشتہ تین سال کے دوران تقریباً 40 فی صد خواتین سمیت 5.2 لاکھ سے زائد نوجوانوں کو 578 کروڑ روپے کی لاگت سے اقلیتی امور کی وزارت کی روزگار سے وابستہ ہنرمندی کی تربیت کی مختلف اسکیموں کے تحت فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ سیکھو اور کماؤ کے تحت دو لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو روزگار سے جڑی ہنرمندی کی تربیت اور روزگار فراہم کیا گیا ہے۔ اس پر 300 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ ہوئے ہیں۔ نئی روشنی کے تحت 1.99 لاکھ خواتین کو مختلف لیڈر شپ ترقیاتی تربیت فراہم کی گئی ہے اور نئی منزل اسکیم کے تحت تربیت اور روزگار کے مواقع کیلئے 70 ہزار نوجوانوں کو فائدہ پہنچایا گیا۔ اقلیتی طبقوں کے ہزاروں اسکولوں اور مدرسوں کو گزشتہ تین سال کے دورن 3-ٹی ٹیچرس، ٹفن اور ٹوائلٹس کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ یہ ان تعلیمی اداروں میں ایسے تعلیمی ادارے بھی شامل ہیں، جنہیں گردواروں کے ذریعے چلایا جاتا ہے اور جو جینی، پارسی اور بودھ برادری کے ذریعے چلائے جاتے ہیں۔

اقلیتوں کو سماجی اقتصادی طور پر بااختیار بنانے کے پیش نظر حکومت نے اقلیتی امور کی وزارت کے بجٹ میں 2017-18 کا اضافہ کیا گیا ہے، جو 4195.48 کروڑ روپے ہے جو 2016-17 کے بجٹ کے مقابلے 368.23 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ 2012-13 میں وزارت کا بجٹ 3135 کروڑ روپے تھا 2013-14 میں یہ 3511 کروڑ روپے تھا 2014-15 میں یہ 3711 کروڑ روپے اور 2015-16 میں یہ بجٹ 3713 کروڑ روپے تھا۔ انہوں نے کہا کہ 2017-18 کا بجٹ 70 فیصد ان پروگراموں اور اسکیموں پر خرچ کیا جائے گا جن کا مقصد اقلیتوں کو تعلیمی اعتبار سے بااختیار بنانا اور ہنرمندی کو فروغ دینا ہے۔

دستکاروں اور ہنرمندوں کے لئے امکانات کے نئے دروازے کھولنے کے لئے اقلیتی امور کی وزارت نے ایک مربوط اسکیم 'استاذ' شروع کی ہے۔ اس کا مقصد پشت در پشت چلی آرہی ہنرمندیوں کو بچانا ہے۔ روایتی فنون اور دستکاری کے حق میں امکانات کے نئے دروازے کھولنے کے لئے یہ اسکیم بہت اہم ہے۔ اس کا آغاز قالین اور ساڑیوں کے لئے ہندستان کے مشہور مقام بنارس سے ہوا جو وزیراعظم نریندر مودی کا پارلیمانی حلقہ انتخاب بھی ہے۔ اس اسکیم کے ذریعہ اقلیتی فرقے کے نوجوانوں اور خاص طور پر لڑکیوں کو بلا امتیاز تعلیم اور روزگار کے حصول کو یقینی بنایا جارہا ہے اور انہیں کاروباری مواقع فراہم کئے جارہے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ ہنر بھی تعلیم و تربیت کا حصہ ہے اور حکومت ہند نے روایتی فنون میں مہارت اور کاروباری ہنرمندی کے فروغ کے لئے اقلیت رخی اسکیم 'استاذ' شروع کی۔ اس کے لئے 17 کروڑ روپے سے زائد مختص کئے گئے ہیں۔ وزارت اس کوشش کے ذریعہ نہ صرف روایتی فنون کو زندہ رکھنا چاہتی ہے بلکہ وابستگان کے لئے انہیں بہترین ذریعہ آمدنی بھی بنانا چاہتی ہے۔ بعض حلقوں کی طرف سے خاندانی طور پر ایسی ہنرمندی سے وابستہ بچوں کو بچہ مزدور قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے جو ٹھیک نہیں۔ ہر ہنر ایک علم ہے اور اسے سیکھنا اور اس میں مہارت حاصل کرنا حصول علم کی طرح

مضمون نگار آزاد قلم کار ہیں۔

سود مند ہے۔اس سے اقلیت بالخصوص مسلمانوں کو اس سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔اقلیتی امور کی وزارت نے اس اسکیم کو محتاط طور پر مرتب کیا ہے اور اس کے بجٹ کو تقاضوں سے پوری طرح مربوط رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ایک سے زیادہ وزارتوں اور اداروں کو اس اسکیم سے وابستہ کرنے کا ارادہ ہے تاکہ دستکاروں اور دوسرے ہنر مندوں کے لئے امکانات کے نئے در وا ہوں اور قومی معیشت کے فروغ میں ان کا کردار اور نمایاں ہو سکے۔" استاد' ایک ایسا پلیٹ فارم ہے، جہاں سے ملک کی روایتی آرٹ، کرافٹ کے بہترین ورثے کو فروغ اور محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے ہنر مندوں اور فنکاروں کی صلاحیت کی تعمیر میں ہر ممکن مدد کرنے کا کام ہوگا۔اس کے علاوہ فنکاروں اور دستکاروں کی طرف سے بنائی گئی نایاب چیزوں کو انٹرنیٹ کی مدد سے دنیا بھر کے بازاروں میں پہنچانے کا کام کرے گا۔ ہندوستان کے فنکاروں و دستکاروں کے پاس جو ہنر ہے، وہ پوری دنیا میں کہیں بھی دیکھنے کو نہیں ملتا۔اب نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہتھیار نہیں، قلم اور ایسی ٹیکنالوجی ہوگی، جس سے ان کی ہمہ جہت ترقی ہوگی۔

اس کے علاوہ حکومت نے نئی روشنی نامی اسکیم شروع کی ہے۔اسکیم کا مقصد اقلیتی خواتین میں اعتماد پیدا کرنا اور انہیں خود مختار بنانا ہے اور اس کیلئے تمام سطحوں پر سرکاری نظاموں، بینکوں اور دیگر اداروں سے رابطے اور بات چیت کے لئے انہیں معلومات اور تکنیک فراہم کی جاتی ہے۔

رواں سال سے کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام کے تحت اقلیتی سائبر گرام یوجنا شروع کی گئی ہے۔محکمۂ الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹکنالوجی کی کامن سروس سینٹر (سی ایس سی) اور ای-گورننس سروسز انڈیا لمیٹڈ کے تعاون سے ملک کے 196 اضلاع میں اقلیتوں کی کثیر آبادی والے 710 بلاکوں اور اقلیتوں کی کثیر آبادی والے 66 قصبوں میں اقلیتوں کے لئے ڈیجیٹل خواندگی کی شروعات کی گئی ہے۔وزارت نے پہلے ہی ریاست مغربی بنگال میں 244 سائبر مدرسہ شروع کیا ہوا ہے۔ اقلیتوں کی کثیر آبادی والے بلاکوں/قصبوں اور آس پاس کے علاقوں کے مدرسوں میں الگ سے سائبر گرام پروگرام شروع کیا جائے گا۔جن وکاس کاریہ کرم (کثیر شعبہ جاتی ترقی کے پروگرام) کے تحت جن منصوبوں کو منظوری دی گئی ہے، انہیں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ بااختیار کمیٹی انہیں منظوری دیتی ہے اور ان کا جائزہ لیتی ہے۔ اقلیتی امور ان کی وزارت نے کہا ہے کہ وہ رواں سال دو اسکیموں کا آغاز کرے گی۔استاد سمّان سمارو پنڈت دین دیال اپادھیائے کی صد سالہ سالگرہ تقریب کے دوران شروع کیا جائے گا۔اس کے تحت اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے فنکاروں اور دستکاروں کو اعزاز سے نوازا جائے گا۔ دوسری اسکیم مہم تعلیم سے متعلق ہے، جسے 15 اکتوبر 2017 کو سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی سالگرہ پر لانچ کی جائے گی۔ یہ مہم 18-2017 کے دوران شروع ہوگی اور اس کیلئے 100 اضلاع کی نشاندہی کی گئی ہے۔حکومت 3-ای تعلیم روزگار اور ایمپاورمنٹ (بااختیار) کے ذریعے اقلیتوں کے غریب پسماندہ اور کمزور طبقوں کو ترقی کے دھارے میں لانے میں کامیاب رہی ہے۔اقلیتوں کو بااختیار بنانے سے ان میں ترقی اور اعتماد کا ایک ماحول پیدا ہوا ہے۔غریب نواز اسکل ڈیولپمنٹ سینٹر استاد، نئی منزل، نئی روشنی، سیکھو اور کماؤ، پڑھو پردیس، پروگریس پنچایت، ہنر ہاٹ، کثیر مقصدی،"سد بھاؤ منڈپ، پی ایم کا نیا 15 نکاتی پروگرام کثیر سیکٹروں، ترقیاتی پروگرام، لڑکیوں کیلئے، بیگم حضرت محل اسکالر شپ جیسی اسکیموں پروگراموں نے اقلیتی طبقوں سے تعلق رکھنے والے ہر ضرورت مند شخص کی ترقی کو یقینی بنایا ہے۔

وزارت کے مطابق مودی حکومت اقلیتی طبقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے تئیں عہد بستہ ہے اور اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اقلیتی امور کی وزارت پانچ عالمی درجے کے تعلیمی ادارے قائم کر رہی ہے، جو ملک بھر میں تکنیکی، طبی، آیوروید، یونانی وغیرہ کے شعبوں میں تعلیم فراہم کریں گے۔10 جنوری 2017 کو ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی گئی تھی تاکہ ان مقامات سمیت ایک روڈ میپ (خاکہ) تیار کیا جا سکے، جہاں یہ ادارے قائم کئے جائیں گے۔یہ کمیٹی جلد اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔وزارت کا نشانہ ہے کہ 2018 سے ان اداروں میں تعلیمی سال شروع ہو۔ہم نے ان اداروں میں لڑکیوں کے لئے 40 فی صد ریزرویشن کی تجویز رکھی ہے۔آنے والے مہینوں میں اقلیتی اکثریت والے علاقوں میں تقریباً 100 نو ودے ودیالیہ طرز کے اسکول بھی کھولے جائیں گے۔غریب طبقوں سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کیلئے بہتر تعلیم کو یقینی بنانے کیلئے ایک مہم تحریک تعلیم شروع کی جارہی ہے۔اس کے تحت ہر ضرورت مند شخص کو وسائل اور سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ حکومت نے مئی میں تین سال مکمل کر لئے ہیں۔گزشتہ تین سال کے دوران وزارت نے 33 ڈگری کالجز، 1102 اسکول بلڈنگ (عمارت)، 15869 اضافی کلاس کمرے، 676 ہوسٹلز، 97 آئی ٹی آئی، 16 پولی ٹیکنک، 1952 پینے کے پانی سہولتیں، 8532 آنگن واڑی سینٹرس، 2090 صحت مراکز، 223 سد بھاؤ منڈپ (گزشتہ چھ ماہ کے دوران)، 18 گورکل طرز کے رہائشی اسکول (آخری چھ ماہ میں) جیسے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے پروجیکٹس تیار کئے ہیں۔ان کے علاوہ 47986 پکے مکانات پی ایم آواس یوجنا کے تحت تعمیر کئے گئے ہیں۔

گزشتہ تین سال کے دوران 1.82 کروڑ طلباء کو 4740 کروڑ روپے مالیت کی اسکالر شپ دی گئی۔ مقابلہ جاتی امتحانات کیلئے مفت کوچنگ اسکیم کے تحت 327.5 طلبا کو 116 کروڑ روپے دئے گئے۔جبکہ بیگم حضرت محل اسکالر شپ کے تحت 138426 لڑکیوں میں 166 کروڑ روپے تقسیم کئے گئے۔ان تمام اسکالر شپ کی رقم فائدے کی براہ راست منتقلی، ڈی بی ٹی کے ذریعے طلباء کے بینک کھاتوں میں براہ راست منتقل کر دی گئی ہے۔تاکہ کسی طرح کی کوئی ہیرا پھیری کی گنجائش نہ رہ جائے۔

ہنر مندی کی ترقی کے پروگرام کو وسعت دینے کے لئے، نیشنل مائنورٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فینانس کارپوریشن (این ایم ڈی ایف سی) کے تحت 10 نومبر 2014 کو" ایم اے این اے ایس (مولانا آزاد نیشنل اکیڈمی فار اسکلز) نامی ادارہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔اس

کی اہم کام ہندوستان کے اندر اور بیرون ملک اقلیتی نوجوانوں کو روزگار دلانے کے لئے ان کی مہارت کو بہتر بنانا ہے۔ ایم اے این اے ایس نے نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این ایس ڈی سی) اور سیکٹر اسکل کونسلز آف ہیلتھ، سیکوریٹی، لیدر، لوجسٹکس اور میڈیا اینڈ انٹرٹینمنٹ کے ساتھ ایک مفاہمتی عرضداشت پر دستخط کیا ہے۔ حال ہی میں اس کا ایک علاقائی دفتر چنئی میں کھولا گیا اور جلد ہی ممبئی، کولکاتہ اور گوہاٹی میں مزید علاقائی دفاتر کھولنے کا منصوبہ زیرغور ہے۔

وزارت نے اقلیتوں کی فلاح کے لئے سب سے اہم تعلیمی پروگرام (اسکالرشپ/ فیلوشپ/ مفت کوچنگ) کو اہمیت دی ہے۔ اس نے اس کے لئے (10 ویں سے پہلے دسویں کے بعد اور میرٹ کی بنیاد پر اسکالرشپ) کے دوران اسکالرشپ اسکیم کے تحت اقلیتی برادری کے طالب علموں کے لئے 2033 کروڑ میں روپے میں سے 1244 کروڑ روپے جاری کیے گئے ہیں۔ اسکالرشپ اسکیم کے نفاذ کو پوری طرح شفاف بنانے کے

لئے آن لائن کا طریقہ اپنایا گیا ہے جس سے تمام شراکت داروں کے رول اور ذمہ داری کو صاف ستھرے ڈھنگ سے بیان کیا جاسکے۔

میٹرک کے بعد اسکالرشپ اسکیم پر آن لائن عملدرآمد کے لئے آن لائن اسکالرشپ مینجمنٹ سسٹم (او ایس ایم ایس) تیار کیا گیا ہے جبکہ میرٹ کم مینس (ایم سی ایم) پر مبنی اسکالرشپ 2010-11 سے طلباء کو دی جارہی ہے۔ میٹرک کے بعد اسکالرشپ، ایم سی ایم اسکالرشپ اسکیموں کے تحت طالب علموں کے بینک اکاؤنٹ میں براہ راست اسکالرشپ کی منتقلی (ڈی بی ٹی) کی جارہی ہے۔ پڑھو پردیس-منصوبہ کے تحت بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے قرض کے سود میں چھوٹ اور مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ بھی دیا جارہا ہے۔ وزارت میٹرک سے قبل اسکالرشپ اسکیم کے تحت براہ راست اسکالرشپ کی منتقلی کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ چونکہ چھوٹے بچوں کا اپنا اکاؤنٹ نہیں ہوتا ہے اس لئے ''جن دھن یوجنا'' کے تحت ان کے والدین کے اکاؤنٹ کو جوڑا جائے گا۔

علاوہ ازیں وزارت کے تحت آنے والا ایک خود مختار ادارہ مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن (ایم اے ای ایف) اقلیتی برادری کی 35000 باصلاحیت لڑکیوں کو ہر سال اسکالرشپ دیتا ہے۔ 12 ویں منصوبہ کے دوران مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا فنڈ 750 کروڑ روپے سے بڑھا کر 1250 کروڑ روپے کردیا گیا ہے۔ مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن نجی تعلیمی اداروں کو تعلیمی ڈھانچے کی ترقی کے لئے مدد بھی فراہم کرتا ہے۔

وزارت کی نئی اسکیم ''پڑھو-پردیس'' کے تحت اقلیتی طلبہ کو بیرون ملک اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دئے جانے والے قرض کے سود میں چھوٹ بھی دی جاتی ہے۔ 2014-15 کے دوران کینرا بینک کے ذریعہ اسے نافذ کیا گیا۔ 19 دسمبر 2014 تک 573 طالب علموں کے لئے 2.28 کروڑ روپے جاری کئے گئے۔ وزارت اقلیتی برادری کے طالب علموں کے لئے ہائر سروسز اور پیشہ ورانہ کورسوں کے لئے مفت کوچنگ کی تیاری میں مدد فراہم کررہی ہے۔ 2007-08 سے اب تک مختلف شہرت کے حامل اداروں میں 50853 طالب علموں کو کوچنگ دستیاب کرایا گیا ہے۔

اقلیتی برادری کے طلباء کو یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی)، اسٹاف سیلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) اور ریاستی پبلک سروس کمیشن (ایس پی ایس سی) کے ابتدائی امتحانات میں حصہ لینے کے لئے مالی امداد بھی فراہم کی جاتی ہے۔ 2013 میں سول سروسز کے امتحان میں 12 امیدوار منتخب ہوئے جنہیں وزارت نے امداد فراہم کی تھی۔ 2014-15 کے دوران 19 دسمبر 2014 تک، یو پی ایس سی/ ایس ایس سی اور ریاستی سروس کمیشنوں کے ابتدائی امتحانات پاس کرنے کے لئے کل 444 طالب علموں کو مالی امداد دی گئی اور 128.50 لاکھ روپے جاری کئے گئے۔

وزیرخزانہ نے 10 جولائی 2014 کو اپنی بجٹ تقریر میں حکومت کی طرف سے اقلیتوں کو ترجیح دینے کی ایک نئی اسکیم کا اعلان کیا تھا، جسے یو ایس ٹی ٹی اے ڈی (روایتی آرٹس/ دستکاری کی ترقی کے لئے مہارت اور تربیت کو اپ گریڈ کرنا) کا نام دیا گیا۔ اسے حکومت نے 2014-15 میں اقلیتوں کے روایتی آرٹس/ دستکاری اور بیش بہا وراثت کو محفوظ کرنے کے لیے منظوری دے دی۔ اس سے بہتر ذریعہ معاش اور محنت کے وقار کو یقینی بنانے کے لئے روایتی کاریگروں اور دستکاروں کو مدد مل سکتی ہے۔ وزارت ان اقلیتوں کے لئے جو روایتی آرٹس / دستکاری میں لگے ہوئے ہیں ان کی مدد کے لئے ایک ای-بزنس پورٹل بنائے گی۔

امید کی جاتی ہے کہ ان تمام اقدامات سے اقلیتی فرقہ کے نوجوانوں کو ہر سطح پر مدد ملے گی اور ان کی زندگی میں خوش حالی آئے گی۔ نتیجتاً ملک میں خوش حالی آئے گی اور بے روزگاری کا مسئلہ بھی حل ہوگا۔ ☆☆☆

محمد رضوان

نوعمر افراد کی فلاح کے لئے سکشم یوجنا

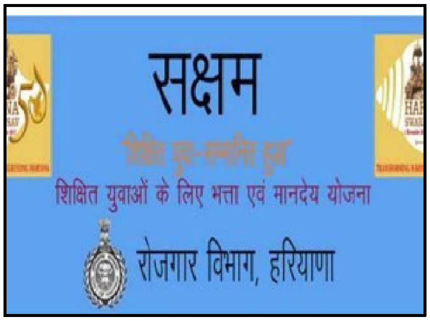

ہمیں نوجوانوں میں جمہوری اقدار پیدا کرنی چاہئیں جو ہمارے ملک کے مالامال تنوع، نظریات کی کثرت اورمتضاد یا مختلف قسم کے خیالات کو ایک ساتھ جلا دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیکولرزم کا نظریہ ہماری قوم کے شعور کی گہرائی میں پیوست ہے۔ اسے نوجوانوں کے ذہنوں میں مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ایک ہم آہنگ سماج تشکیل دیا جاسکے۔

سال 2011 کی مردم شماری کے مطابق 10 سے لے کر 19 سال کی عمر تک کے گروپ میں 253 ملین نوعمر افراد ہیں جو ہندوستان کی مجموعی آبادی کے پانچویں حصے سے کچھ زیادہ پر مشتمل ہیں۔انہیں غذائیت، تعلیم، مشورے اور رہنمائی کی ضرورت ہے تاکہ ان کی نشوونما کو یقینی بنایا جاسکے۔ ہمہ گیر اقتصادی ترقی کے لئے اس گروپ کی صلاحیت کے پیش نظر ان کی تعلیم، صحت اور ترقی کے سلسلے میں سرمایہ کاری کرنا بہت اہم ہے۔

حکومت نے اس کی اہمیت کو سمجھا اور اس نے نوعمروں کی فلاح و بہبود اور انہیں بااختیار بنانے کے لئے متعدد اسکیمیں وضع کیں۔بچیوں کو خودکفیل بنانے کے لئے حکومت نے سبلا نامی اسکیم شروع کی تھی۔ اسی طرز پر خواتین اور بہبود اطفال کی وزارت نے بچوں کو بااختیار بنانے کے لئے ایک جامع اسکیم سکشم یوجنا شروع کی ہے جس کا مقصد تمام بچوں کو اس لائق بنانا ہے کہ وہ اپنے آپ کو سماج سے الگ تصور نہ کریں۔ان کے اندر فروغ ہنرمندی اور ان کی صحت کی اصلاح اس کے خاص مقاصد ہیں۔

سکشم یوجنا کا مقصد بچوں کی ہمہ گیر ترقی کو فروغ دینا ہے تاکہ جب وہ بڑے ہوں تو ان میں خودانحصاری پیدا ہو، صنفی حساسیت جاگے اور وہ ملک کے اچھے شہری بنیں۔ یہ یوجنا اسکول اور اسکول نہ جانے کے نوعمر بچوں کو ہدف بنا کر پیش کی گئی ہے۔ 11 سے 18 سال تک کے بچوں کو دو زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ایک زمرہ 11 سے 14 سال کا ہے اور دوسرا 14 سے 18 سال کا ہے۔ ابتدا میں سکشم یوجنا سات ریاستوں کے 20 منتخبہ اضلاع میں لاگو کی گئی تھی۔ اس یوجنا کا مقصد سالانہ 6 لاکھ بچوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔

اس یوجنا کے تحت بچوں کو ٹریننگ 'فروغ ہنرمندی' جنسی حساسیت، خواتین کا احترام اور صحت میں سدھار جیسے عوامل کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔اس کے تحت گاؤں میں نوعمروں کے صحتی مسائل کے بارے میں نوعمر لوگوں، ان کے والدین اور ان کا خیال رکھنے والے دیگر لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔واضح رہے کہ نوعمری بچپن سے بلوغیت میں داخل ہونے کا ایک زمانہ ہے جس میں تیزی کے ساتھ جسمانی، حیاتیاتی اور ہارمونی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جن کے نتیجے میں فرد میں نفسیاتی، سماجی، رویہ جاتی اور جنسی بلوغ پیدا ہوتا ہے۔اس عہد میں خاص طور سے آئرن کے لئے غذائی ضروریات میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔انیمیا کم غذائیت اور خوراک میں کم آئرن لینے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ نوعمروں میں صحت کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔صحت و خاندانی بہبود کی وزارت نے ہفتہ وار آئرن اور فولک ایسڈ کھلانے کا پروگرام شروع کیا ہے تاکہ نوعمروں میں غذائی انیمیا ہونے اور اس کی شدت میں کمی لائی جاسکے۔ایک رپورٹ کے مطابق کم عمری میں غذائیت کی کمی کی وجہ سے بچپن میں جسمانی اور ذہنی نشوونما کم ہوتی ہے۔مثال کے طور پر اس نشوونما کے رکنے سے ترقی پذیر ملکوں میں اسکول جانے کی عمر سے پہلے 147 ملین سے زیادہ بچے متاثر ہوتے ہیں۔ملک میں غذائیت کی کمی کے مسئلے کو ختم کرنے کے لئے بہت سی کوششیں کی جارہی ہیں۔حکومت ان اسکیموں اور پروگراموں پر عمل درآمد کرنے والے متعدد محکموں اور وزارتوں کے ساتھ صف اول میں رہی ہے جو غذائیت پر براہ راست یا غیر

مصنف ایم بی اے ہیں اور مختلف موضوعات پر لکھتے ہیں۔

براہ راست اثر ڈالتے ہیں۔

حکومت نوعمروں کی ترقی اور انہیں بااختیار بنانے کے لئے پرعزم ہے۔ ملک کو ترقی کے راستے پر لے جانے کے لئے ضروری ہے کہ نوعمروں میں ذمہ داری کے احساس کو جگایا جائے۔ انہیں خواتین کا احترام کرنے کی بھی تربیت دی جائے تا کہ وہ بڑے ہوکر بہتر شہری بن سکیں۔ اس اسکیم سے صنفی تناسب کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

نوعمروں کی مجموعی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے ان میں جمہوری اقدار پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ صدر جمہوریہ نے 'نوجوان اور قوم کی تعمیر' کے موضوع پر طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں نوجوانوں میں جمہوری اقدار پیدا کرنی چاہئیں جو ہمارے ملک کے مالا مال تنوع، نظریات کی کثرت اور متضاد یا مختلف قسم کے خیالات کو ایک ساتھ جلا دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیکولرزم کا نظریہ ہماری قوم کے شعور کی گہرائی میں پیوست ہے۔ اسے نوجوانوں کے ذہنوں میں مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ایک ہم آہنگ سماج تشکیل دیا جا سکے۔ ایک جامع اور شمولیت والے سماج کی تشکیل میں صنفی برابری بھی لازمی ہے۔ جب تک خواتین بھی قوم کی تعمیر کے عمل میں برابر کی حصہ دار نہیں ہوں گی، اس وقت تک تمام کوششیں نامکمل رہیں گی۔ عورتوں کے تئیں احترام کا جذبہ ہمارے بچوں، ہمارے گھروں اور تعلیمی اداروں میں پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

سکشم یوجنا کا مقصد ہی یہی ہے کہ نوعمروں کو منصوبہ بند اور مرحلہ وار طریقہ پر ٹریننگ دی جائے اور انہیں بااختیار اور خودکفیل بنانے کے لئے راستے ہموار کئے جائیں۔ ان کے اندر خوداعتمادی پیدا کی جائے۔ نوجوانوں میں ہنرمندی کو فروغ دینا آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ بڑھتی ہوئی بے روزگاری سے نجات پانے کا یہ سب سے کارگر اور موثر آلہ ہے۔ یوم آزادی کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ اگر ہمیں اپنے ملک کی ترقی کو فروغ دینا ہے تو ہمارا مشن

ہنرمند ترقی و فروغ ہنرمند ہندوستان ہونا چاہئے۔ اس مشن کے تحت حکومت نے چار کلیدی اقدامات کئے۔ ہنرمندی کے فروغ کا قومی مشن' ہنرمندی کے فروغ اور انٹرپرینئر شپ کے لئے قومی پالیسی' پردھان منتری کوشل یوجنا اور ہنرمندی کے سلسلے میں قرض کی اسکیم۔ درحقیقت ہندوستان میں لیبر فورس کا بڑھتا ہوا سائز ہنرمندی کے فروغ کی فوری ضرورت کا متقاضی ہے۔

حکومت نوجوانوں میں فروغ ہنرمندی پر خاص توجہ دے رہی ہے کیوں کہ جب ایک شخص کے اندر مہارت پیدا ہو جاتی ہے تو پھر اسے نوکری کی تلاش میں در در نہیں بھٹکنا پڑتا۔ حکومت کی کوشش ہے کہ وہ اس کام کو مزید وسعت دے اور اس سمت میں اس نے بہت تیزی سے کام کیا ہے۔ کیوں کہ میک ان انڈیا کو کامیاب بنانے کے لئے اسکل انڈیا یعنی ہنرمند ہندوستان ضروری ہے۔ ہنرمندی کے فروغ کے وزیر نے اس سلسلے میں کہا کہ ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے مجموعی گھریلو پیداوار میں مینوفیکچرنگ کے تعاون کو بڑھانے کی شدید ضرورت ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جب اس سیکٹر میں ہنرمند افرادی قوت دستیاب ہو۔ ہنرمندی کے تعلق سے انہوں نے مختلف ریاستوں کے ذریعہ کئے جانے والے اقدام کی تعریف کی۔ ظاہر ہے کہ سکشم یوجنا اسی سلسلے کا ایک قدم ہے۔ جب بچے ابتدا سے ہی کسی فن میں مہارت حاصل کرلیں گے تو وہ آگے چل کر خودکفیل بن جائیں گے نہیں انہیں ملازمت تلاش کرنے میں مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

حکومت نے پورے ملک میں 1500 کثیر رخی ہنرمندی کے تربیتی اداروں کے قیام کا فیصلہ کیا ہے، جس کے لئے بجٹ 17-2016 میں 17000 کروڑ روپے علیحدہ مختص کئے گئے ہیں۔ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ وہ پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا کے ذریعے صنعت کاری کو نوجوانوں کی دہلیز پر پہنچا سکے۔ اسکل انڈیا مشن کا مقصد آبادی کے فوائد حاصل کرنا ہے۔ اس کے آغاز سے نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ مشن نے تربیت فراہم کرنے کا ایک مناسب ماحول تیار کیا ہے اور 76 لاکھ نوجوانوں کو تربیت دینے کا ایک ماحول تیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے صنعت اور تعلیمی اداروں کے ساتھ ساجھیداری میں ہنرمندی کے فروغ کا سرٹیفکٹ دینے کے لئے ایک نیشنل بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ہم نے پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا کے تحت آئندہ برسوں کے دوران ایک کروڑ نوجوانوں کو تربیت دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حکومت کا مقصد لوگوں میں ہنرمندی اور انہیں بااختیار بنا کر غریبی کا خاتمہ کرنا ہے۔ مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ غریبی تشدد کی بدترین قسم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غریبی اور محرومی کے خاتمے کو حکومت نے سب زیادہ ترجیح دی ہے۔ حکومت نے مالی شمولیت اور سماجی سیکورٹی کے ذریعہ اس مقصد کو حاصل کرنے کا عزم کیا ہے۔ اس سلسلے میں پردھان منتری جن دھن یوجنا کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ یہ اسکیم بہت کامیاب ہوئی اور کروڑوں بینک کھاتے کھولے گئے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ بیشتر غریب جن کے ابھی تک

بینک میں کھاتے نہیں تھے کھل گئے اور ایک طرح سے انہیں سماجی تحفظ حاصل ہوا۔

یوں تو حکومت نے عوامی فلاح کے لئے کئی اسکیمیں شروع کی ہیں جن میں سب سے اہم ہے بیٹی بچاؤ' بیٹی پڑھاؤ۔ اس اسکیم کو ملکی پیمانے پر بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا' پردھان منتری جیوتی بیمہ' اٹل پنشن یوجنا شامل ہے جو سماج کے محروم طبقہ کے لئے وضع کی گئی ہیں۔

اس سلسلے میں پیش قدمی کرتے ہوئے اقلیتی امور کی وزارت نے بھی اقلیتی نوجوانوں با اختیار بنانے کے لئے کئی اسکیمیں شروع کی ہیں جن میں نئی منزل اور استاد نامی اسکیمیں قابل ذکر ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق رواں مالی سال میں تقریباً 20 ہزار بچے نئی منزل اسکیم کے تحت تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

شکشم یوجنا کے تحت معذور طلبہ کو آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعہ منظور شدہ اداروں میں ڈپلوما اور انڈر گریجویٹ کورسز میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے سالانہ 30,000 روپے کی اسکالرشپ بھی دی جاتی ہے۔ ☆☆

ہند۔کوریا کے مابین قرارداد پر دستخط

☆ ہند۔کوریا (آر او کے) نے بحری جہاز کی تعمیر میں دفاعی صنعت کے تعاون کیلئے مفاہمت کی بین حکومتی قرارداد پر دستخط کئے۔ اس مفاہمتی قرارداد پر ہندوستان کی طرف سے دفاعی پروڈکشن کے سکریٹری اشوک کمار گپتا اور دفاعی ساز و سامان کے حصول اور پروگرام انتظامیہ (ڈی اے پی اے) کے وزیر چانگ میونگ جن نے آر او کے کی طرف سے دستخط کئے۔ مفاہمتی قرارداد سے حکومت ہند کے میک ان انڈیا اقدام میں مدد ملے گی۔ مفاہمتی قرارداد کے خاص نکات اس طرح ہیں: جمہوریہ بھارت اور جمہوریہ کوریہ کے درمیان دفاعی صنعت کے تعاون کو فروغ دینا اور مستحکم کرنا۔ دونوں ممالک خاص پروجیکٹوں پر عمل درآمد میں شراکت داری کیلئے تنظیموں کی سفارش کریں گے۔ تعاون کے پروجیکٹوں کیلئے جن تنظیموں کی سفارش کی گئی ہے وہ خصوصی پروجیکٹوں پر عمل درآمد کے مقصد سے علیحدہ معاہدے کر سکتی ہیں (ٹھیکے دے سکتی ہیں) اس مفاہمتی قرارداد پر عمل دونوں ملکوں کی طرف سے دستخط کی تاریخ سے شروع ہوگا اور ابتدا میں یہ پانچ سال تک جاری رہے گا۔ نیز یہ ایک وقت میں مزید پانچ سال کیلئے خود بخود قابل توسیع ہوگا۔ بین حکومتی مفاہمتی قرارداد کا تصور دونوں ملکوں کے درمیان' خصوصی اہم شراکت داری' کے تحت پیش کیا گیا تھا، جیسا کہ بھارت کے وزیر اعظم اور آر او کے کے صدر کے درمیان مئی 2015 میں بات چیت کے بعد مشترکہ بیان میں اعلان کیا گیا تھا۔

دونوں ملکوں نے' خصوصی اہم شراکت داری' پر عمل درآمد کیلئے اس بات سے اتفاق کیا تھا کہ دونوں ملک دفاعی شعبے میں اپنے بحری جہاز کے کارخانوں کے درمیان مزید تعاون کو فروغ دیں۔ اس کے مطابق بحری جہازوں کی تعمیر میں دفاعی صنعت کے تعاون کے سلسلے میں بین حکومتی مفاہمتی قرارداد پر دستخط کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ سیکیورٹی سے متعلق کابینہ کمیٹی (سی سی ایس) نے آر او کے کے ساتھ مفاہمتی قرارداد پر دستخط کی منظوری دے دی اور اس نے ہندوستان شپ یارڈ لمیٹڈ (ایچ ایس ایل) وشاکھا پٹنم کو بھارت کی طرف سے نامزد کرنے کیلئے دستخط کی بھی منظوری دی تاکہ ان دونوں کے درمیان شراکت قائم ہو سکے۔ آر او کے، اس عرصے میں شراکت داری کیلئے اپنی طرف سے سفارش کردہ تنظیم کا نام ظاہر کرے گی۔ کوریا کے بحری جہاز کے سفارش کردہ کارخانے کے ساتھ تعاون سے، ایچ ایس ایل اپنی سہولیات کو جدید بنا سکے گا اور بحری جہازوں کی تعمیر کے پروجیکٹوں پر مقررہ وقت کے اندر اندر اور مناسب لاگت کے ساتھ عمل کر سکے گا۔ ایچ ایس ایل، بحری جہازوں کی تعمیر میں بہترین طور طریقے اختیار کر سکے گا جس کی بنیاد پر پروجیکٹ کا مؤثر بندوبست کیا جا سکے گا۔ مجوزہ شراکت داری کے نتیجے میں ایچ ایس ایل کی پروڈکشن کے بارے میں امید ہے کہ اس میں خاطر خواہ ترقی ہوگی جس کی وجہ سے روزگار کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ نیز یہ کہ کوریا کے سفارش کردہ شراکت دار کے ساتھ صلاح و مشورے میں یہ منصوبہ بنایا گیا کہ میٹریل اور ساز و سامان کی زیادہ تر سپلائی کیلئے اندرون ملک ذرائع؟ وینڈرز کی نشاندہی کی جائے، جن کی بحری پروجیکٹوں کے تعاون میں ضرورت ہوگی۔ لہٰذا خطے میں بحری کلسٹر کے فروغ کا راستہ ہموار ہوگا۔

☆☆☆

بڑھتے قدم
(ترقیاتی خبرنامہ)

سول سروسز ڈے کے موقع پر سول ملازمین سے وزیراعظم کا خطاب

☆وزیراعظم نریندر مودی نے گیارہویں سول سروسز ڈے کے موقع پر سول ملازمین سے خطاب کیا اور انہیں ایوارڈز عطا کئے۔سول سروسز ڈے کو نئے سرے سے خود کو وقف کرنے کا عمل قرار دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ سول ملازمین اپنی صلاحیتوں، طاقتوں، چیلنجوں اور ذمہ داریوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج کے حالات دو دہائی پہلے کے حالات سے پوری طرح مختلف ہیں اور اگلے چند برسوں کے دوران حالات میں مزید تبدیلی اور بہتری آئے گی۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ پہلے حکومت سامان اور خدمات کی واحد فراہم کنندہ تھی جس کے سبب کسی کی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنے کیلئے کافی گنجائش تھی۔لیکن اب لوگوں کو اچھی طرح پتہ ہے کہ نجی سیکٹر حکومت سے زیادہ بہتر خدمات فراہم کرنے کی پیشکش کرتا ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ متعدد شعبوں میں اب متبادل کے موجود رہنے کے سبب حکومت کے افسران کی ذمہ داری اب کافی بڑھ گئی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ان کی ذمہ داریوں میں یہ اضافہ کام کے اعتبار سے نہیں ہوا ہے بلکہ چیلنج کے لحاظ سے ہوا ہے۔وزیراعظم نے مسابقتی کی اہمیت پر زور دیا کیونکہ یہ معیار میں تبدیلی لانے کا ضامن ہے۔انہوں نے کہا کہ جلد ہی حکومت کا طرز عمل تنظیم کار سے مجاز اور مختار بنانے والا ہو جائے گا۔

مسابقہ کا یہ چیلنج مزید بڑھے گا اور نئے مواقع پیدا ہوں گے۔وزیراعظم نے کہا کہ متعدد سرگرمیوں میں حکومت کی غیر موجودگی محسوس ہونی چاہئے۔اسی طرح متعدد سرگرمیوں میں حکومت کی موجودگی کو بوجھ نہیں سمجھنا چاہئے۔انہوں نے سرکاری افسران سے کہا کہ وہ اس سلسلے میں کوشش کریں۔سول سروسز ڈے ایوارڈز کیلئے درخواستوں میں زبردست اضافے کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ پوری توجہ معیار کو بہتر بنانے پر اور مہارت کو ایک عادت بنانے پر ہونی چاہئے۔واضح رہے کہ پچھلے سال سروس سروسز ڈے کے موقع پر ایوارڈز کیلئے 100 سے بھی کم درخواستیں موصول ہوئی تھیں جبکہ اس سال 500 سے زائد درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔وزیراعظم نے سینئر افسران سے زور دے کر کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تجربہ بوجھ نہیں ہے اور نوجوان افسروں کے اختراعی کاموں کیلئے مانع نہیں ہے۔وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ گمنامی یعنی نام کو ظاہر نہ کرنا سول سروسز کی بڑی طاقتوں میں سے ایک ہے۔انہوں نے افسران کو خبردار کیا کہ سوشل میڈیا کا استعمال ان طاقتوں میں زوال کا سبب نہ بنے۔اگرچہ سوشل میڈیا اور موبائل گورننس کو حکومت کی اسکیموں اور فوائد سے لوگوں کو جوڑنے کیلئے بڑھاوا دیا جا رہا ہے۔"ریفارم، پرفارم اور ٹرانسفارم" کے تناظر میں گفتگو کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ریفارم یعنی اصلاح کیلئے سیاسی جذبے کی ضرورت ہے، لیکن پرفارم یعنی کارکردگی دکھانا جو اس پورے عمل کا ایک اہم حصہ ہے۔سول ملازمین کی طرف سے آنا چاہئے جبکہ ٹرانسفارمیشن یعنی تبدیلی لوگوں کی شرکت سے ممکن ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ سول ملازمین اس بات کو ضرور یقینی بنائیں کہ تمام فیصلے قومی مفادات کو مدنظر رکھ کر کئے گئے ہیں اور کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت یہی چیز ان کے مطمح نظر رہنی چاہئے۔اس بات کو یاد کرتے ہوئے کہ سال 2022 ہندوستان کی آزادی کا 75 واں سال ہوگا۔انہوں سول ملازموں سے زور دے کر کہا کہ وہ مجاہدین آزادی کے خوابوں کو پورا کرنے کیلئے متحرک ایجنٹ کا کردار نبھائیں۔

اپریل 2017 میں سیاحت کے ذریعے غیرملکی زرمبادلہ کی آمدنی

☆سیاحت کی وزارت ریزرو بینک آف انڈیا کی ادائیگی کے توازن میں سفر کے موضوع کے تحت بھارت میں ماہانہ سیاحت کے ذریعے غیرملکی زرمبادلہ کی کمائی (ایف ای ای) کے اعداد وشمار روپئے اور ڈالر دونوں طرح سے جاری کرتی ہے۔2016 اور جنوری سے مارچ 2017 تک ایف ای ای کے اعداد وشمار میں 2016 میں بیرونی سیاحوں کی آمد کے طریقے پر نظر ثانی کی گئی ہے۔اپریل 2017 میں اور جنوری سے اپریل 2017 کے دوران سیاحت سے بھارت میں ایف ای ای کے تخمینے کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔ بیرونی زرمبادلہ کی کمائی (ایف ای ای) سیاحت کے ذریعے (روپئے میں)

☆اپریل 2017 میں ایف ای ای کا تخمینہ 14692 کروڑ روپئے رہا جبکہ اپریل 2016 میں یہ 11495 کروڑ روپئے اور اپریل 2015 میں 10091 کروڑ روپئے تھا۔

☆اپریل 2017 میں 2016 کے مقابلے ایف ای ای میں اضافہ 27.8 فیصد ہے، جبکہ یہ 2015 کے مقابلے 2016 میں 13.9 فیصد تھا۔☆جنوری تا اپریل 2017 کے عرصے میں ایف ای ای کا تخمینہ 61605 کروڑ روپئے رہا جو جنوری تا اپریل 2016 کے مقابلے 18.9 فیصد زیادہ ہے۔ جنوری تا اپریل 2016 ایف ای ای 51812 کروڑ روپئے رہا تھا۔

بیرونی زرمبادلہ کی کمائی بذریعہ سیاحت (امریکی ڈالر میں) ☆اپریل 2017 میں امریکی ڈالر میں ایف ای ای 2.278 ارب ڈالر رہی جبکہ اپریل 2016 میں یہ 1.726 ارب ڈالر تھی۔ اپریل 2015 میں یہ 1.609 ارب ڈالر تھی۔☆اپریل 2017 میں امریکی ڈالر میں ایف ای ای اپریل 2016 کے مقابلے 32 فیصد زیادہ رہی جبکہ اپریل 2016 میں 2015 کے مقابلے 7.3 فیصد زیادہ تھی۔

☆جنوری تا اپریل 2017 ایف ای ای 9.275 ارب ڈالر رہی جو جنوری تا اپریل 2016 کے مقابلے 20.5 فیصد زیادہ ہے۔

☆☆☆☆